

مُحَمَّدُ عَلِيٌّ اَللَّهُ  
رَسُولُ اللَّهِ

حاس موضوع پر لچکپ اور پرمغز مکالمہ

سوالاً  
جواباً

# اسلامی عقائد

بنیادی



اقام  
قاری محمد اکرم غفرلہ  
مدرسہ نیفیض القرآن اوڈھرووال

## فہرست مضمایں

نمبر شار	آئینے کے کتاب	صفہ نمبر
1	تغیریط	2
2	پیش لفظ	4
3	اسلام کے بنیادی عقائد	8
4	اللہ تعالیٰ کے متعلق عقائد	13
5	چند کفریہ عقائد	21
6	پیغمبروں سے متعلق عقائد	25
7	یوم آخرت کے متعلق عقائد	37
8	فرشتوں کے متعلق عقائد	44
9	کتابوں کے متعلق عقائد	47
10	تقدير کے متعلق عقائد	57
11	مجزات کے متعلق عقائد	61
12	قیامت کے متعلق عقائد	63
13	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے متعلق عقائد	74
14	اویاء اللہ کے متعلق عقائد	88
15	چند متفرق عقائد	93

## تقریظ

**حضرت مولانا محمد عبدالعمر صاحب مدظلہ**

استاذ الحدیث مدرسہ اطہار الاسلام جامعۃ امدادیہ چکوال

راہ گذرتے آپ نے کبھی بلند و بالا عمارتوں کا وسیع جال اور اس پر انسانی ہاتھوں کی صفائی اور کارگیری کا نظارہ تو کیا ہوگا اور قطار اندر قطار سر سبز و شاداب نیلے پیلے گل ہبھیلے پھولوں، پھلوں اور پتوں پتیوں سے بجے درخت بھی دیکھے ہوں گے اور خدائی جبروت کے خلقی ترجمان، جھاڑیوں اور طویل القامت درختوں سے لداۓ لداۓ بلند و بالا پہاڑوں کو بھی ملاحظہ کیا ہوگا اور ایک لمحہ کے لئے آپ کے اٹھتے قدم رک بھی گئے ہوں گے اور آپ کی زبان نے بے اختیار ”سبحان! تیری قدرت“ کا ترانہ بھی کایا ہوگا لیکن آپ نے ایک لمحہ کے لئے یہ بھی کبھی سوچا کہ ان بلند و بالا انسانی قلعوں کی تمام تر دلکشی، آسانوں سے باقی کرتے رفع الجثہ درختوں کی ہمہ قسم کی شادابی اور دیوقامت پہاڑی سلسلوں کی تمام تراخانوں کا اصل محرک اور باعث کون ہے؟ تو سن لیں: ان تمام تمظاہر جمال کی رنگینیوں کا اصل محرک زمین کی تہیوں میں غرق اور پہاڑ وہ بنیاد ہے جس پر نظامِ ہستی کے یہ بڑے بڑے مظاہر اپنے پورے قد کے ساتھ ایستادہ ہیں۔ اگر وہ بنیاد اور جڑ نہ ہوتی تو زمین اپنی تمام تر و نقوں سے محروم ہو کر رہ جاتی۔

بس یہی مثال روحاںی دنیا کی بھی ہے اس کی بھی سر بفالک عمارتیں ہیں بلند و بالا درخت ہیں اور دیوقامت پہاڑیں، جتنے بھی اعمال خیر ہیں ان کی یہی حیثیت ہے۔ نماروزہ زکوٰۃ اور حج کے علاوہ عدل انصاف، حسن خلق، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، جہاد، دعوت تھصیل علم و ترکین نفس یعنی تزکیہ روحانیات کی یہ در بادنیا آنکھوں کو نہ صرف نظر آتی ہے بلکہ نگاہوں

کو حیرہ کر کے رکھ دیتی ہے۔ ان کی بھی بنیاد اور جڑ ہے جس کو عقیدہ، نظریہ اور ایمان کہتے ہیں، ایمان چونکہ جڑ اور بنیاد ہے اس لئے وہ خود نظر نہیں آتا ہاں اس کے چہار طرف پھیلے مظاہر ضرور نظر آتے ہیں اور یاد رہنا چاہئے کہ جیسے دنیوی عمارت بغیر بنیاد کے ایستاد نہیں رہ سکتیں بعینہ ایمان کی عمارت بھی بغیر بنیاد یا کمزور بنیاد کے کبھی سیدھی کھڑی نہیں ہو سکتی۔

ایمان اور درست عقیدہ کے بغیر جو طبقے سماجی نیکیاں کمانے میں مصروف ہیں ان کی نیکیوں کی عمران کی اپنی عمر سے زیادہ ہرگز نہیں ہو سکتی جوں ہی ان کی آنکھیں بند ہو گی سوائے اندر ہیرے اور تاریکی کے ان کی جھوٹی میں کچھ بھی نہیں ہو گا۔ کیونکہ عقیدہ اساس ہے اس کے بغیر کسی بڑی سے بڑی نیکی کا سیدھا کھڑا ہونا ہی مشکل ہے۔ اس لئے صحت عقیدہ کا لائزام ہر اس شخص پر لازم ہے جس کے ہوش و حواس سلامت ہیں، علماء کرام و مشائخ عظام قبل اللہ مسامعِ ہم نے اس موضوع پر بھرپور توجہ فرمائی اور عقائد کے تحفظ کے لئے ناقابل فراموش خدمات انجام دی ہیں۔

بزادِ رحم جناب قاری محمد اکرم حظوظ اللہ کی یہ تازہ تصنیف بھی اسی موضوع پر ہے، یوں تو آپ کی کمی ایک کتب عوام میں قبولیت حاصل کر پہنچی ہیں لیکن مجھے آپ کی اس تازہ کوشش نے بہت متاثر کیا ہے، آسان لہجہ شستہ کلامی دھیما انداز پوری کتاب میں سمندر کی الہروں کی طرح روای ہے ورنہ کلامی مسائل ایسے سخت جان ہیں کہ ان میں جمال کی بجائے جلال ہی حاکم نظر آتا ہے۔ مصنف زیدِ مجدد سے قرابتداری کے علاوہ ایک اہم رشتہ یہ بھی ہے کہ موصوف جناب والدِ ماجد سلیم اختر رحمۃ اللہ علیہ کے لا نق شاگرد ہیں اس لئے ان کی تحریرات میں ایک اپنائیتی محسوس ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جو ان سال متصف کی اس کوشش کو قبول فرمائیں اپنی طیزی را ایں سیدھی کرنے کی بہت اور توفیق نصیب فرمائیں: آمین۔

ناچیز محمد عبدالعز

## پیشِ لفظ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى أَشْرَفِ الْأَنْبٰياءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلٰى  
آلٰهٗ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَمَنِ اتَّبَعَهُمْ إِلٰى يَوْمِ الدِّينِ ۝

عقیدہ مسلمان کی ایک بنیادی اور ہمدردی ضرورت ہے یہ مسلمان کی وہ ضرورت ہے جو نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج سے بھی پہلے آتی ہے اس کا درجہ صدقہ و خیرات اور بھلائی کے تمام کاموں سے بھی قبل ہے۔ عقیدہ وہ چیز ہے جس سے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، چہاد، صدقہ و خیرات دیگر بھلائی کے کام ایسے سب تیک اعمال اللہ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ کی عبادت بنتے ہیں، یہاں تک کہ بھلائی کے وہ عام کام بھی، جن پر کم و بیش دنیا کا ہر مذہب اور ہر اخلاقی فلسفہ زور دیتا ہے، وہی عام کام ”خدا کی بندگی“ بن جاتے ہیں۔

یعنی وہ چیز اگر ہونے لگتے سمجھو دیا میں آدمی کے آئے کا مقصد پورا ہوا، وہ مقصد جو باری تعالیٰ نے فرمایا: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّٰنَ وَالْإِنْسَٰنَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝  
”اور میں نے جنات اور انسانوں کو اس کے سوا کسی اور کام کیلئے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری عبادت کریں۔“

لیکن اللہ درب العزت اس کو بندگی بہ شمار کریں گے جب بندہ اس کے متعلق اپنا تصور درست کرے اور اپنے دل و دماغ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی وہ حیثیت طے کرے جو خدا تعالیٰ کے لاائق مقام ہے، یعنی خالص اسی کی عبادت کرے، اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراۓ۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقاءَ رَبِّهِ فَلِيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحًا وَلَا يَشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝ (الکھف\_۱۰)

”لہذا جس کسی کو اپنے مالک سے جاتے کی امید ہو، اُسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے، اور اپنے مالک کی عبادت میں کسی اور کوششیک نہ ٹھہراۓ۔“

یعنی اللہ وحدہ لا شریک له کے متعلق انسان نے اگر اپنا تصور ہی درست نہیں رکھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھ کر رب کائنات کی وہ حیثیت ہی نہیں مانی جس کو منوانے کے لئے رب

ذوالجلال کے نبی و رسول آتے رہے تو اس کے بناء اگر وہ نیکی کے کچھ اعمال کرنے بھی لگتا ہے تو وہ انسان کے حق میں فائدہ مند بہر حال نہ ہوں گے۔ ایک شخص چاہے جتنے بھی اعمال صاحب کرتا ہے وہ عبادت خداوندی کی وصف سے خالی ہی رہیں گے۔

خدا کا بندے سے مطالبہ ہے کہ سب سے پہلے اس کی بابت اپنا اعتقداد درست کرے۔ اعمال قبول ہونے کے لئے اس کی باقاعدہ شرط ہے، رب تعالیٰ کی اس شرط کو پورا کئے بغیر آدمی اگر بے حد و حساب نیکیاں بھی کر لے تو وہ بندے کے اپنے ہی نش کی تکمیل ہوں گی یا زیادہ سے زیادہ اس کو دنیا میں فائدہ پہنچانے والی کوئی چیز ہوگی۔ خدا تعالیٰ جل شانہ کو خوش کرنے والی اور آخرت میں ساتھ دینے والی چیز بہر حال نہیں۔

اس لیے کہ انسانی شخصیت کا اظہار کردار سے ہوتا ہے۔ کردار کا سرچشمہ اعتقدادات ہیں۔ جب تک اعتقدادات صحیح نہ ہوں، عادات و اطوار صحیح نہیں ہو سکتے۔ افکار کی تبدیلی سے اعمال میں انقلاب پیدا ہوتا ہے۔ اسلام کا نظام عقائد صحیح افکار و اعتقدادات کا دوسرا نام ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہ ہو، نہ کردار بن سکتا ہے اور نہ شخصیت کی تغیر ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ پر ایمان کے بغیر زندگی محور سے محروم ہو جاتی ہے اور در بد رحکیلے پھرتی ہے۔ دراصل آخرت پر ایمان بھی اللہ تعالیٰ جل شانہ پر ایمان ہی کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہی سے زندگی کے متان پر ایمان پیدا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ کیسے گوارا کر سکتا ہے کہ اچھے اور برے اعمال کرنے والوں سے ایک جیسا سلوک ہو۔

کیونکہ شرک کے متعلق حق تعالیٰ جل شانہ کا ارشاد ہے کہ وہ اسے معاف نہیں کرتے باقی جس گناہ کو چاہیں معاف فرمادیتے ہیں۔ جیسا کہ اس کی یہ ہے کہ شرک سے انسان کی شخصیت منقسم ہو جاتی ہے اور جو شخص منقسم ہو جائے نہ اس کی تغیر ہو سکتی ہے اور نہ اسے استحکام نصیب ہو سکتا ہے۔ ایمان باللہ انسان کو مضبوط اور مسکم کردار ادا کرتا ہے۔ اسی طرح ایمان بالآخرت اس کے اندر حیات انسانی کے تسلسل اور اعمال کے متان پر یقین پیدا کر کے اس کو احساس ذمہ داری سے سرشار ہنا تا ہے۔ آخرت اور اللہ پر ایمان کے بغیر اعمال را کھکی طرح کم وزن ہو جاتے ہیں جنہیں خواہشات نفسانی کی آنندھیاں ادھر ادھر اڑاتی پھرتی ہیں۔ ایمان بالرسول احساس ذمہ داری کو عملی

قالب میں ڈھالنے اور عظیم کردار کا نقشہ سامنے لانے میں رہنمائی کرتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ عقائد کے ذریعے سے وہ اپنی شخصیت، اپنے مقام اور اپنے فرائض سے آشنا ہو جاتا ہے۔

چونکہ ایمان و عقیدہ کا انسان کے عمل و کردار سے انتہائی گہر اتعلق ہے یہاں تک کہ بعض علماء نے ایمان و عمل کو ایک ہی چیز قرار دیا اور ایک عظیم گروہ نے عمل کو ایمان حقیقت کا جزو و تسلیم کیا، کتاب و سنت کی بے شمار نصوص سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اعمال کے لئے جڑ کی حیثیت رکھتا ہے، صحیح عقیدہ اور کامل ایمان سے اخلاق حسنہ اور پاسیدار صلاح کردار صحیح عقیدہ و ایمان کے بغیر متصور نہیں۔

قرآن حکیم کے تمام ادعا و نواہی کے سیاق و سماق میں ایمان کا ذکر اس بنا پر فرمایا گیا ہے اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اچھے اعمال کا اثبات جن کے لئے کیا گیا ہے اور برے اخلاق و اعمال کی نفی جن سے فرمائی گئی ہے انہیں عموماً مومن کے لفظ سے تعبیر کیا گیا۔

ایمان کی اسی اہمیت کی وجہ سے علمائے امت فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ساری عمر اعمال اچھے کرتا رہے لیکن اس کے عقائد یا ان میں سے کوئی ایک عقیدہ بھی درست نہ ہو تو روزی قیامت اس کے سارے اعمال غارت ہو جائیں گے۔ عقیدہ کو درست کئے بغیر نیک اعمال قبول ہونے کی آس لگانا تو ہے ہی خام خیالی، گناہوں کی بخشش تک اللہ تعالیٰ کے ہاں عقیدہ کو درست کئے بغیر ممکن نہیں۔ الغرض! شرک سے دستبردار ہوئے بغیر آدمی کی "تینیاں قبول ہوتا" تو بہت بڑی بات ہے "گناہ معاف ہونے کی درخواست بھی اس کے ہاں نہیں سنی جاتی یہ بات اس ذاتی باری نے اپنی کتاب میں نہایت واضح اور ہر شک و شبہ سے بالاتر کر رکھی ہے۔

عقیدہ کا سنور جانا وہ چیز ہے جس سے آپ کی نماز روزہ دیگر اعمال عبادت میں وہ حرمت اگریز صفت آجائی ہے کہ یہ اعمال اپنے اوپر آسمان کا کوئی ایک دروازہ بند نہ پائیں اور عرش تک ان کی راہ میں کوئی چیز حائل نہ ہو پھر خدا تعالیٰ کے ہاں یہ اعمال "قولیت" پا کر سبھر کر دیئے جائیں اور قیامت تک کے لئے سنبھال کر رکھے جائیں گے۔

آپ غور کریں تو "صحیح اعقاد" انسان کی سب سے بڑی اور سب سے پہلی ضرورت ہے میکی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسولوں نے سب سے پہلے اور سب سے بڑھ کر اس پر زور لگایا اور اسی کو اپنی محنت اور جدوجہد کا اصل میدان بنایا۔

جب انسان کا عقیدہ ٹھیک درست ہوگا تو وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی چاہے گا صرف اسی سے ادراں کے احکامات وہدایات پر چلنے میں نفع و خیر کی امید رکھے گا اور صرف اس سے ادراں کے قانون و حکم کی خلاف ورزی سے ڈرے گا اور صرف اسی سے مانگے گا اس طرح اس کے طبع و خوف، امید و یقین کا مرکز و مرجع اور معبد صرف ایک اللہ رب العالمین کا ہو کر رہ جاتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے قانون کے مقابلے میں دوسروں کے قوانین پر اعتماد کر کے مطمئن ہو جاتا ہے یا اللہ تعالیٰ کے سوا دوسروں کو ذرہ برابر بھی نفع و نقصان کا مالک سمجھتا ہے تو وہ شخص دعویٰ ایمان کے باوجود ایمان سے خالی اور اپنے دعویٰ ایمان میں جھوٹا ہے۔ جیسا کہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ نے فرمایا:

زبان سے کہہ بھی دیا لا لالا تو کیا حاصل  
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں  
خلاصہ کلام یہ ہے کہ عقیدہ سنوار لینا ایک پاکیزگی اور آرائشگی پالینے کا نام ہے جس سے آدمی خدا کے ہاں قبول ٹھہرتا ہے۔ آدمی خود جب خدا کے ہاں قبول ہوتا ہے تو اس کے نیک اعمال بھی خدا کے ہاں قبول ہوئے بغیر رہتے نہیں۔

”بنیادی اسلامی عقائد“ پر یہ مکالمہ دعویٰ ایمان کو جلا بخششے اور مضبوط بنانے کی ایک کوشش ہے اللہ رب ذوالجلال میری اس کاوش کو انسانیت کے لیے مشعل راہ بنانے اور میرے لئے، میرے والدین، اساتذہ کرام، میرے بیوی بچوں اور بہن، بھائیوں کے لئے نجات کا سبب اور ذریعہ بنادے۔ اور بالخصوص !مشق و مہربان، دوست بھائی حضرت مولانا محمد عبدالغفران صاحب زید مجدد جنہوں نے اپنے انہائی ہی تیمتی اوقات میں سے وقت نکال کر مجھے جیسے جہل و اجہل کی حقیری کاوش کو بالاستیعاب ملاحظہ فرمایا کہ رہت افزاںی و حوصلہ افزاںی اور اس کی نوک پاک درست کر کے تکمیل کو پہنچایا جو کہ آپ کے سامنے ہے۔ سب معاونین کو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی خصوصی رحمتوں کے سامنے تلے جگہ عنایت فرمائے۔ میری اس کاوش و کوشش میں کوئی حسن و خوبی ہے تو وہ اللہ وحدہ لا شریک له کا خاص فضل و عنایت ہے اور اگر کوئی کمی ہے تو وہ مجھنا چیز کی جانب سے ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ ہمارے گناہ معاف کر کے اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عنایت فرمائیں۔

والسلام! محمد اکرم ۲۷ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

## اسلام کے نبیادی عقائد

۵..... شاگرد: استاد گرامی! اسلام کے نبیادی عقائد کے بارے میں بتائیے! وہ کیا ہیں؟

☆..... استاد: اسلام کے نبیادی عقائد پانچ ہیں۔

(۱)..... اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ (۲)..... اس کے ملائکہ یعنی فرشتوں پر ایمان لانا۔ (۳)..... اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانا۔ (۴)..... اللہ تعالیٰ کے نبیوں پر ایمان لانا (۵)..... روز آخرت پر ایمان لانا۔

ان پانچ امور کے اندر اسلام کے تمام عقائد و نظریات آجاتے ہیں۔ مثلاً: ”تقدیر“ یہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے لامحہ و علم و حکمت و قدرت کے ساتھ لازم ہے اس کا انکار العیاذ باللہ، اللہ تعالیٰ کے علم و حکمت اور قدرت کو محروم کرنا ہے۔

۶..... شاگرد: استاد گرامی! ایمان کا مطلب کیا ہے؟

☆..... استاد: ایمان تین چیزوں کا نام ہے۔

”نمبر ۱..... زبان کا اقرار۔ نمبر ۲..... دل کی تصدیق۔ نمبر ۳..... اور اعضاء کا عمل۔“

یعنی زبان سے ایمان کے تمام ارکان کا اقرار کرنا اور دل سے ان کی تصدیق کرنا۔ مثلاً اللہ تعالیٰ جل شانہ کی روپیت، الوہیت اور اس کے اسماء و صفات میں اس کی واحدانية کا زبان سے اقرار کرنا اور دل میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ اکیلا ہی ساری کائنات کا خالق و مالک اور عبادت کے لائق ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی طرح وہ اپنے اسماء و صفات میں بھی یکتا اور اکیلا ہے۔ اور جس کا ذکر ایمان محل میں بھی ہے:

امْنُتْ بِاللَّهِ كَمَا هُوَ بِاسْمَاهِ وَصَفَاتِهِ وَقَبِلْتُ جَمِيعَ أَخْكَامِهِ إِقْرَارًا مِّنَ الْلَّسَانِ  
وَتَصْدِيقًا بِالْقَلْبِ ۵

میں ایمان لا یا اللہ پرجیسا کہ وہ اپنے ناموں اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے قبول کیا اُس

کے سارے حکموں کو، زبان سے اقرار کرتا ہوں اور دل سے تصدیق کرتا ہوں۔

اسی طرح ایمان کی تعریف میں دل کے اعمال بھی شامل ہیں: اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا، اس سے ڈرنا، اسی کی طرف رجوع کرنا اور اس پر توکل کرنا وغیرہ۔

ایمان باللہ کی بھل صورت جس کے اقرار بالہسان اور تصدیق بالقلب کو دخول اسلام کی پہلی اور لازمی شرط قرار دیا گیا ہے۔ کلمہ لا الہ الا اللہ یعنی دل سے اس امر کی تصدیق اور زبان سے اس امر کا اعتراف کہ اللہ بھروسہ ایک ہستی کے اور کوئی معبد نہیں ہے جس کا نام اللہ ہے۔

☆..... ارشادِ خداوندی ہے:

**وَلِكُنَ الْبَرَّ مِنْ أَمْنَ بِاللَّهِ . ”بَلَّكَهُ نَكِلَّ يَهُ ہے کہ لوگ ایمان لائیں اللہ پر“**

☆..... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

**الْأَيْمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَا لَتَحْكِمَهُ وَتُكْبِهِ وَرَسُولُهُ وَالْيَوْمُ الْآخِرُ وَتُؤْمِنَ بِالْفَقْدُرِ خَيْرِهِ وَشَرِهِ . (مسلم)** ایمان یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ جل شانہ پر ایمان لائیں اور اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر قیامت کے دن پر اور اچھی بری تقدیر پر۔

مطلوب یہ ہے کہ اسے ان تمام اچھی صفات سے جن کی وضاحت قرآن اور صاحب قرآن نے فرمادی ہے پوری طرح متصف مانا جائے۔

ان اختیارات کو اسی کلیئے مخصوص سمجھا جائے جو ان صفتوں کے لازمی تقاضے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان حقوق کو بھی اسی کلیئے خاص مانا جائے جو ان صفات سے فطری طور پر وابستہ ہیں اور جن کے مانے بغیر ان صفتوں کا مانا جانا بے معنی ہو جاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ایمانیات کے بغیر نہیں اور حسن عمل کا کوئی امکان نہیں۔

چند سیدھے سادھے اصول جو تمام ہنفی چائیوں اور واقعی حقیقتوں کا خلاصہ اور جو ہر ہیں ان کا نام عقیدہ اور ان پر یقین کرنے کا نام ایمان رکھا گیا ہے۔

○..... شاگرد: استادِ گرامی! کیا ایمان صرف زبان کے اقرار اور دل کی تصدیق ہی کا نام ہے؟  
☆..... استاد: ایمان صرف زبان کے اقرار کر لینے اور دل سے تصدیق کرنے ہی کا نام نہیں بلکہ اس

کے ساتھ ساتھ عمل صالح بھی ضروری ہے اور چونکہ ایمان کے فہمن میں اعمال بھی شامل ہیں اس لئے عمل صالح کرنے سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور نافرمانی کرنے سے ایمان میں کمی واقع ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن مجید کی متعدد آیاتِ کریمہ میں ان لوگوں کو جنت کی خوشخبری سنائی ہیں جو ایمان والے اور عمل صالح کرنے والے ہوں۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! اعضاء کے اعمال کون سے ہیں؟

☆.....استاد: اعضاء کے اعمال میں ایک تعداد اعمال ہیں جن کا تعلق اتنا شال اور امر میں سے ہے یعنی ان احکامات پر عمل کرنا جو اللہ تعالیٰ جل جلالہ یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صادر فرمائے، مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد وغیرہ۔

اور نو اہی یعنی ان اعمال سے پہنچا جن سے اللہ تعالیٰ نے یا اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اور نو اہی میں سب سے پہلے شرک سے منع کیا گیا ہے۔

اسی طرح معاصی (اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں) سے اجتناب کرنا بھی ایمان میں شامل ہے۔

بخاری میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”کوئی زانی اس حالت میں زنا نہیں کر سکتا کہ وہ مومن ہو، اور کوئی چور اس حالت میں چوری نہیں کر سکتا کہ وہ ایمان والا ہو، اور کوئی شرابی اس حالت میں شراب نوشی نہیں کر سکتا کہ وہ مومن ہو۔“ (بخاری ۲۲۷۵)

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! شرک کی تعریف اور اس کی قسموں کے متعلق وضاحت فرمادیں؟

☆.....استاد: کسی کو اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات یا عبادت میں شریک سمجھنا شرک ہے۔ اور شرک کی بنیادی تین قسمیں وہ یہ ہیں۔

**شرک فی الذات:** ☆.....مثلاً یہ سمجھے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ معبود خدا ہے اسی طرح کوئی اور بھی ہے۔ جیسا کہ یہودیوں عیسائیوں، ہندوؤں کا عقیدہ ہے یہ شرک فی الذات ہے۔

**شرک فی العبادت:** ☆.....یہ عقیدہ رکھنا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے اسی کیلئے نذر و نیاز دی جاتی ہے اسی طرح کسی اور کیلئے بھی عبادت، سجدہ، نذر نیاز جائز ہے۔ یہ شرک

فی العبادات ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ جل شانہ کے علاوہ کسی کو وجودہ کرنا، چاہے وہ تنظیمی ہی ہو یا کسی کیلئے نذر نیازنا جائز ہے۔

☆..... ارشاد خداوندی ہے: وَمَا أَهِلٌ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ۔ (المائدة)

اور (تم پر حرام کر دیئے گئے وہ جانور جو غیر اللہ کے نام پر ذبح کئے گئے) میں داخل ہے۔

شرک فی الصفات: ☆..... اللہ تعالیٰ جل شانہ کی صفات میں شرک یہ بھی ہے کہ یہ عقیدہ رکھے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ جل شانہ روزی رسال، حاجت روا، مشکل کشا، و تکریر، بیٹا بیٹی دینے والا، شفایا دینے والا، عزت ذات زندگی موت دینے والا ہے اسی طرح کا اختیار کسی اور کو بھی ہے۔ چاہے وہ فرشتہ ہو یا کوئی نبی، ولی یا پھر، زندہ یا مردہ یا مورتی کسی کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھنا شرک فی الصفات کہلاتا ہے جو واضح طور پر شرعاً حرام ہے۔

☆..... حدیث میں وارد ہے: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَّفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ۔ (مکلوہ ص ۲۹۶) فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی تحقیق اس نے شرک کیا۔

5..... شاگرد: استاذ گرامی! مشرک کا انعام کیا ہوگا؟

☆..... استاد: مشرک اگر بغیر توبہ کے مرجائے تو اُس کی کبھی بھی بخشش نہ ہوگی بلکہ وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں مشرک پوری کائنات میں سب سے بُرے ہے۔

☆..... ارشاد خداوندی ہے: إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكُونَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدُوهُنَّ فِيهَا طَوْأَلُوكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ (سورۃ البیتہ) تحقیق اہل کتاب سے جہنوں نے کفر کیا اور جو مشرک ہوئے وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے بھی لوگ کائنات میں سب سے بُرے ہیں۔

☆..... ایک اور ارشاد پاک میں ہے: إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْفُرُ أَنْ يُشْرِكَ بِهِ (النساء)

تحقیق اللہ تعالیٰ اس بات کو کبھی معاف نہ کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے۔

علوم ہوا کہ ایمان ہمارے تمام اعمال کی اساس ہے جس کے بغیر ہر عمل بے بنیاد ہے۔ ایمانیات یا عقائد کا دین کی بنیاد ہونا ایک ایسی واضح بات ہے جو سب جانتے ہیں۔ ایمانیات

”علم“ ہیں اور باقی ساری چیزیں ”عمل“ ہیں اور علم عمل پر ہمیشہ مقدم ہوتا ہے۔ عمل کی حیثیت ایک درخت کی اور علم کی حیثیت نبی کی ہے۔ جس طرح نبی کے بغیر درخت کا وجود ممکن نہیں، تھیک اسی طرح علم کے بغیر عمل بھی وجود میں نہیں آ سکتا۔ اس لئے جب تک ایمانیات و عقائد وجود میں نہ آ جائیں، اس وقت تک باقی اسلام کے وجود میں آنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہُ وَسَلَّمَ نے ایک جامع نصیحت فرمائی:

”قُلْ امْنُتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَقْرَمْ“ ”تو کہہ میں اللہ پر ایمان لا یا پھر استقامت اختیار کر“  
۵.....شاگرد: استاد گرامی! جزاک اللہ خیر اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں سمجھ نصیب فرمائ کر عمل کی توفیق

دیں۔ اب آپ دعا فرمادیں؟

☆.....استاد: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بَانَ لَكَ الْحَمْدُ لِإِلَهٍ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْمَنَانُ بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَلِكَ الْجَلَلُ وَالْأَكْرَامُ يَا حَمْدُكَ يَا قَيْوُمُ۔ (نسائی، ابو داؤد، ترمذی)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ إِلَيْهِ الْمَحَمَّدِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِلَيْهِ الْمَحَمَّدِ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ“ ۹  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اللَّهُمَّ زِدْنِي عِلْمًا وَلَا تُرِغِّبْ قَلْبِي  
بَعْدَ اَهْدِيَتِي وَهَبْ لِيْ مِنْ لَذْنِكَ رَحْمَةً طِإِنْكَ أَنْتَ الْوَهَابُ۔ (دبلیمی)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهَدَى وَالسَّدَادَ۔ (مسلم)  
سُبْخَنَ رَبِّ الْعَزَّةِ عَمَّا يَصْفُونَ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۵ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
رَبِّ الْعَالَمِينَ ۵ (سورہ صافات)



## اللہ تعالیٰ جل شانہ سے متعلق عقائد

○..... شاگرد: استادِ گرامی! کیا یہ کائنات خود بخود میں آئی ہے؟

☆..... استاد: کائنات کی تحقیق اور اس کا عجیب و غریب نظم و نسق اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی قدرت کا عظیم شاہکار ہے اور جو آدمی بھی غور و فکر اور سوچ بچار کرے گا وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی واحدانیت کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔

یہ میں وآسمان سورج اور چاند، حیوانات، نباتات و جمادات اور لیل و نہار کا بڑا دقیق نظام، کیونکہ کوئی پیغمبر بھی خود بخود میں نہیں آتی بلکہ وہ کسی بنانے والے کی محتاج ہوتی ہے اس لئے اس بات پر ایمان لانا ضروری ہے کہ یہ کائنات اور اس کا سارا نظام خود بخود میں نہیں آیا بلکہ اس کو بنانے والی بھی کوئی ذات موجود ہے اور وہ ”اللہ تعالیٰ جل شانہ“ کی ذات پاک ہے۔

○..... شاگرد: استادِ گرامی! اللہ تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کو اور کیا عقیدہ رکھنا چاہیے؟

☆..... استاد: اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ مسلمانوں کو ایک عقیدہ یہ بھی رکھنا چاہیے کہ وہ اللہ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اس جیسا کوئی نہیں وہ سب سے نزلا ہے سب اچھی اچھی باتیں اور خوبیاں اس میں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ ہیں گی اس کی کوئی خوبی کسی جانبیں سکتی اس میں کوئی برائی اور عیب نہیں وہ سب عیوبوں سے پاک ہے۔

ایک مسلمان اگر تھوڑا سا غور و فکر کرے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی واحدانیت کے بے شمار دلائل نظر آئیں گے۔ اور اس غور و فکر سے اس کے علم کو پختگی حاصل ہوگی۔ اور اس کا یقین بڑھ جائے گا کہ پاری تعالیٰ اپنی ربوبیت والوہیت میں یکتا و لا ثانی ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔

☆..... قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ أَللَّهُ الصَّمَدُ ۝

آپ فرمادیجئے کہ اللہ ایک ہے اللہ بنے نیاز ہے۔

☆..... اور فَمَا يَأْلِيمُنَّ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۝ (شوری آیہ ۱۱)

ترجمہ: اس کا کوئی مثل نہیں ہے

۵..... شاگرد: استاد! اللہ کی قدرت کے بارے میں ایک مسلمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

☆..... استاد: ہر مون مسلمان پر یہ عقیدہ رکھنا لازم ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ تمام جہانوں کا مالک ہے ساری کائنات کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے از سر نو پیدا کیا وہ کسی سے مشورہ کا محتاج نہیں ہے۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی اس کو روک نہیں سکتا وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

☆..... ارشاد خداوندی ہے:

**فاطر السموات والارض** (سورۃ فاطر آیہ ۱) میں آسان کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

۵..... شاگرد: استاد! گرامی!! صفات الہیہ کے متعلق ایک مسلمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

☆..... استاد: ہر مون مسلمان پر لازم ہے کہ یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ ہی خالق و مالک ہے اسی کے پاس تمام جہانوں کے اختیارات ہیں وہی رزق دیتا ہے، بیٹھ بیٹھ وہی عطا کرتا ہے۔ وہی عالم الغیب اور عتارکل اور ہر جگہ موجود ہے۔ ان صفات میں اس کا کوئی شریک نہیں۔

☆..... ارشاد خداوندی ہے:

**اللَّهُ خَالقُ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَكَفِيلٌ** ۵۰ (الله، مقابلہ السموات

والارض) (سورۃ المرآۃ نمبر ۲۲)

اللہ ہی ہر شے کا خالق ہے وہی ہر چیز کا عہدانا ہے اسی کے پاس زمین و آسان کی چاہیاں ہیں۔

☆..... اور ارشاد پاک ہے: یَهُبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَّا ثَا وَيَهُبُ لِمَنْ يَشَاءُ الدُّكُورُ (شوری)

وہ جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے جس کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔

☆..... ایک اور ارشاد ہے: وَهُوَ مَعْلُومٌ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ (سورۃ الحمد آیہ ۲)

تم جہاں کہیں بھی ہو وہ (اللہ تعالیٰ) ہر وقت تمہارے ساتھ ہے۔

۵..... شاگرد: استاد! گرامی! اللہ تعالیٰ کب سے ہیں؟ کیا ان کی کوئی اولاد بھی ہے یا نہیں؟

☆..... استاد: وہ بھیشہ سے ہے اور وہ اللہ بھیشہ رہے گا اس کو کبھی موت نہیں آئے گی وہ جس کو چاہتا ہے زندہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے موت دیتا ہے اس کو کوئی موت نہیں دے سکتا وہ جس کو چاہتا ہے

اولاد دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اولاد نہیں دیتا، اس کی کوئی اولاد نہیں وہ بھی کسی کی اولاد نہیں، اس نے کسی کوئی نہیں جنا اور اس کو کسی نے نہیں جنا اس کی کوئی بی بی بھی نہیں۔ جیسا کہ سورہ اخلاص میں ہے: **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ أَللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ ۝ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ ۝** ”اے نبی کہہ دے کہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے اس سے کوئی پیدا نہیں ہوا اور وہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں ہے۔“

۵..... شاگرد: استاد گرامی! کیا اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرح ہاتھ پاؤں وغیرہ رکھتے ہیں؟ ایک مسلمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

☆..... استاد: اللہ تعالیٰ جل شانہ کا مخلوق کی طرح جسم اور اعضاء نہیں ہے (جیسے ہاتھ، پاؤں، چہرہ پنڈلیاں اور انگلیاں وغیرہ سے پاک ہیں) دوسروں کی طرح اللہ تعالیٰ جل شانہ کا جسم اور بدن نہیں ہے۔ دنیا، جہان میں جو کچھ ہوتا ہے سب اس کے حکم سے ہوتا ہے، اس کا حکم نہ ہو تو ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا وہ سب چیزوں کو تھامے رکھتا ہے، آسمانوں، زمینوں کا برابر انتظام کرتا رہتا ہے وہ کبھی تھکتا نہیں، اس کو نہیں بھی نہیں آتی، او نہ بھی نہیں آتی، وہ کبھی کسی چیز سے غافل اور بے خبر نہیں ہوتا اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اس کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی فائدہ ہوتا ہے اس کا کوئی کام بے کار نہیں ہوتا۔ ۵..... شاگرد: استاد گرامی! آپ نے کہا ہے جو کچھ ہوتا ہے اس کے حکم سے ہوتا ہے؟ کیا اللہ پر بھی کوئی حاکم ہے؟

☆..... استاد: اللہ تعالیٰ جل شانہ سب پر حاکم ہے اس پر کوئی حکم چلانے والا نہیں سب پر لازم ہے کہ اس کی تابعداری کریں وہ کسی کا پابند اور تابعدار نہیں اس کے ذمے کوئی چیز لازم نہیں وہ جو کچھ کرے اس کی مہربانی اور فضل ہے۔

وہ سب بادشاہوں کا بادشاہ ہے سب چیزوں کا مالک ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جس کو چاہے بادشاہ بنا دے جس کو چاہے فقیر کر دے، جس کو چاہے عزت دی دے جس کو چاہے بے عزت کر دے کوئی اس کو روک ٹوک کرنے والا نہیں ہے سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں اور اس کو کسی چیز کی حاجت نہیں۔

☆..... ارشاد خداوندی ہے: لَا يُسْتَلِّ عَمًا يَقْعُلُ (سورۃ الانبیاء آیہ ۲۳)

جوہ رکتا ہے کوئی اس سے پوچھنہیں سکتا۔

○..... شاگرد: استاد گرامی! اللہ تعالیٰ بتیں کیسی کرتے ہیں؟

☆..... استاد: اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے، سنتا ہے، بتیں فرماتا ہے لیکن اس کی بتیں ہم لوگوں کی طرح نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے کلام (باتوں) میں سچا اور واقع کے مطابق ہے اور اس کے خلاف عقیدہ رکھنا بلکہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں جھوٹ کا وہ رکھنا بھی کفر ہے۔

○..... شاگرد: استاد گرامی! کیا ہر چیز اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے؟ ایک مسلمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟  
استاد: ایک مومن مسلمان یہ عقیدہ رکھے کہ کوئی چیز اس کے قبضے سے باہر نہیں، ہماری تصورتی، یہاڑی، زندگی، موت، روزی اور اولاد سب اسی کی دی ہوئی ہیں وہ ہر چیز کو جانتا ہے اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے وہ سب کچھ دیکھتا ہے اور سب کچھ سنتا ہے وہ ایک کی دل کی بات جانتا ہے۔  
آسمانوں کے اوپر کی، زمینوں کے نیچے کی اور سمندروں کے تہر کی ایک ایک چیز کا اس کو علم ہے۔

☆..... ارشاد خداوندی ہے: إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (سورۃ فاطر آیہ ۱)

تحقیق اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکتا ہے۔

○..... شاگرد: استاد گرامی! کیا اللہ بندوں پر ظلم کرتا ہے؟ ایک مسلمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟  
☆..... استاد: ایک مومن مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت ہی زیادہ مہربان ہے، اگر اس کے کسی بندے سے زیادتی یا قصور بھی ہو جاتا ہے تو اس کو معاف کر دیتا ہے وہ ہماری غلطیوں کے باوجود ہماری مرادیں پوری کرتا ہے اور ہماری تکلفوں کو بھی دور کرتا ہے۔

○..... شاگرد: استاد گرامی! کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ انصاف کرے گا؟

☆..... استاد: اللہ تعالیٰ جل شانہ بہت زیادہ انصاف اور فضل کرنے والے ہیں اللہ تعالیٰ جس طرح بندوں کے خالق و مالک ہیں بندوں کے افعال کے بھی خالق ہیں البتہ بندوں کے بعض افعال اخطر اری ہیں جن میں بندے کے ارادہ و اختیار خواہش اور رغبت کا خل نہیں ہوتا اور کچھ افعال اختیاری ہیں جن میں بندے کا طبعی شوق و رغبت یا طبعی نفرت و کراہت دخل ہوتا ہے، ان اختیاری افعال میں

بندہ اپنے اختیار سے جو بھی نیک کام کرتا ہے اس پر اس کو جو رُثاب ملے گا اور جو برا کام کرنے کا اس پر اسے سزا ملے گی، یہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا عدل ہے البتہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے فضل سے جس کنہا ہگار کو چاہے گا معاف فرمادے گا اللہ تعالیٰ جل شانہ ہی سے ہدایت اور مغفرت مانگئی چاہئے۔

۵..... شاگرد: استادِ گرامی! کیا اس کائنات میں جو کچھ ہوتا ہے یا ہو گا اس کا اللہ تعالیٰ جل شانہ کو پہلے سے علم ہے؟

☆..... استاد: اس کائنات میں جو کچھ بھی ہوتا ہے سب کو اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے جاننے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے تقدیر اس کا نام ہے اور بری چیزوں کے پیدا کرنے میں بہت سے پوشیدہ راز ہیں جن کو ہر ایک نہیں جانتا۔

۶..... شاگرد: استادِ گرامی! کیا اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا حکم بھی دیا ہے جو اس کے بندوں سے نہ ہو سکے؟  
☆..... استاد: اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے بندوں کو کسی ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے۔

۷..... شاگرد: استادِ گرامی اگر کوئی اللہ تعالیٰ جل شانہ کے برابر کسی کو سمجھے تو اس کا کیا حکم ہے؟  
☆..... استاد: وہ مشرک تو ہے ہی کہ کسی کو اللہ کے برابر سمجھے اور اس کے مقابل جانے لیکن شرک بس اسی پر موقوف نہیں ہے بلکہ شرک یہ بھی ہے جو چیزیں اللہ نے اپنی ذات والا صفات کے لئے مخصوص فرمائی ہیں اور بندوں کے لیے بندگی کی علامتیں قرار دی ہیں انہیں غیروں کے لئے بجالا یا جائے، شرک کی کوئی صورتیں ہیں مثلاً:

(۱)..... اللہ کی ذات میں کسی کو شریک تھہرانا۔ عیسائیوں اور محبیوں کی طرح دویاز ائمہ خداماننا۔  
(۲)..... کسی بھی بندے کے لیے ان غیب کی باقتوں کا علم اللہ تعالیٰ کی عطا سے ماننا جن کے بارے میں قرآن و حدیث میں تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سوا ان کو کوئی نہیں جانتا۔ مثلاً: یہ علم کہ قیامت کب آئے گی؟ وغیرہ وغیرہ

(۳)..... کسی بندے میں تصرف و قدرت کو اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھے اور ساتھ یہ مانے کہ اس کا کسی کو نفع یا نقصان پہنچانا، اللہ تعالیٰ کی مرضی اور ارادہ کا پابند ہے، رکوع سجدہ وغیرہ جیسے افعال کسی مخلوق کے لئے عبادت کے طور پر نہیں بلکہ صرف تعظیم کے طور پر کرنا اس کو ”فقیہ شرک“ کہتے ہیں، پھر

شریک کرنے میں نبی، ولی، جن، شیطان وغیرہ سب برا بر ہیں جس سے بھی یہ معاملہ کیا جائے گا شرک ہو گا اور شرک کرنے والا مشترک ہو گا۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! کیا یا رسول اللہ مدد، یا غوث الاعظم مدد، یا علی مدد کہنا بھی شرک میں داخل ہے؟

☆.....استاد: مجی ہاں! کیونکہ جب نصرت و مدد اس ذات وحدہ لاشریک لہ کے قبھہ قدرت میں ہے تو اس ذات پاک جل جلالہ سے مدد مانگنا چاہیے، انبیاء و اولیاء نے بھی ہر مشکل میں اسی ذات پاک سے مدد مانگی تو جعلی مولوی اور پیر صاحبان کا یا رسول اللہ مدد، یا علی مدد، یا غوث الاعظم مدد کارثا کا ناشکم پروری کے لیے سادہ قسم کے مسلمانوں کو دھوکہ میں رکھنے کے علاوہ کچھ نہیں۔

☆.....ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝

اور نہیں مدد آتی مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے جو کہ غالب ہے حکمت والا ہے۔

☆.....ایک مقام پر ارشاد ہے: وَلَا تَنْدُعْ مَعَ اللَّهِ إِلَهُهَا أَخْرَى لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ۔

اور نہ پکارو خدا تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ کسی اور کوشکل کشaman کر، اس لئے کہ اللہ کے بغیر کوئی مشکل حل نہیں کر سکتا۔

☆.....اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: «کہ اگر تجھے کسی چیز کا سوال کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ سے کرو اگر مدد مانگنا ہو تو بھی صرف اللہ ہی سے مدد مانگ!»۔ (ترمذی)

☆.....اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا ہے:

اللَّهُمَّ لَا مَا نَعَيْتُ لَمَّا أَعْطَيْتَ وَلَا مُفْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ.

”اے اللہ! جس کو تو دیدے اسے روکنے والا کوئی نہیں اور جس سے تو روک دے اسے دینے والا کوئی نہیں۔

معلوم ہوا کہ تمام خزانے خواہ رزق کے ہوں یا صحت و تندرتی کے یا ان کے علاوہ تمام کے تمام اللہ بزرگ برتر کے قبھہ قدرت میں ہیں۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! حاجت روائی کے لیے غائبانہ پکار کے لائق کون ہے؟ اور ایک مسلمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

☆..... استاد: ہر مومن کا یہ عقیدہ ہوتا چاہئے کہ حاجتِ روانی کیلئے غائبانہ پکار کے لائق صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے علاوہ کسی اور کو غائبانہ پکارنا تو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنا اور اپنے لئے جہنم کا راستہ ہموار کرنا ہے۔

☆..... جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَقَالَ رَبُّكُمْ اذْعُونُنِي أَسْتَجِبْ لِكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِنِي سَيَدِدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ (المون آیہ ۲۰)

”اور تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ (غیروں کو حواس کیلئے مت پکارو بلکہ صرف) مجھ کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا۔ تحقیق وہ لوگ جو میری عبادت (اور مجھے پکارنے) سے سرتاسری کرتے ہیں۔ (بلکہ میرے علاوہ غیروں کو پکارتے ہیں) وہ عنقریب ذمیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔“

○..... شاگرد: استاد گرامی! حقیقی مشکل کشا کون ہے؟ اور اس سے متعلق انسان کا کیا عقیدہ ہوتا چاہیے؟

☆..... استاد: ہر مومن مسلمان پر لازم ہے کہ یہ عقیدہ رکھے کہ ساری مخلوق کے لیے مشکل کشا صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ذات پاک ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے علاوہ کوئی حقیقی مشکل کشا نہیں۔

☆..... ارشادِ خداوندی ہے: أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرُ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَعْلَمُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ طَاءِ إِلَهٍ ”مَعَ اللَّهِ طَ“ (انمل آیہ نمبر ۲۳)

جھلا کون ہے جو پریشان حال کی دعاء سنتا اور (اسکی فریاد کو بہتچتا ہے) جب وہ اس کو پکارے اور دور کرتا ہے (اس سے نقصان کو، اور کون ہے جو خلیفہ بناتا ہے تم کو زمین کا، کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی اور معبدو ہے؟ (یقیناً نہیں))

شاگرد: استاد گرامی!! کیا دعا میں کسی نیک عمل یا کسی نبی یا ولی کا وسیلہ پکڑنا جائز ہے؟

استاد: ہر مومن مسلمان کا یہ عقیدہ ہوتا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے دعاء کرنے کیلئے کسی نیک عمل کا وسیلہ پکڑنا یا کسی نبی یا اولیاء اللہ اور بالخصوص حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے دعاء کرنا جائز بلکہ قبولیت کے زیادہ قریب ہے۔

☆..... ارشادِ خداوندی ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّقُولَهُ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ (المائدہ)

”اے ایمان وال تو قوی اختیار کرو اور اس تک وسیلہ ڈھونڈو۔“

☆ ..... اور ایک نامیں صحابی کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح دعا سکھائی:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَتَوَجَّهَ إِلَيْكَ بِنَيْسَكَ مُحَمَّدًا نَبِيًّا الرَّحْمَةَ.

”اے اللہ میں تمھے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں تیرے نبی حضرت محمد

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نبی رحمۃ کے وسیلے سے۔“ (معارف القرآن صفحہ ۱۲۸ ج ۳)

..... شاگرد: استاذ! گرامی! آپ کی گفتگو کا حاصل یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ پر ایمان لانے کا جو حقیقی مقصد اور تقاضا ہے اس کا سمجھنا اور اس کے مطابق زندگی کا نقشہ مرتب کرنا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ اس کے خلاف عمل کرنے کا نتیجہ سوائے ناکامی اور نامرادی کے اور کچھ بھی نکلتا۔ دعا فرمادیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں ایمان والی زندگی اور موت نصیب فرمادے۔

استاذ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، أَنْ تَغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنِّي أَنْكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔ (ابو دائود، نسائی)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِ الْعَالَمِينَ حَمِيرِكَ مُحَمَّدَ وَإِلَهِ صَلَاتَةَ أَنْتَ لَهَا أَهْلٌ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ كَذَالِكَ ۝ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صِحَّةَ فِي إِيمَانِ وَإِيمَانًا فِي حُسْنِ خُلُقٍ وَنَجَاحًا تَبْعِدُهُ، فَلَا حَاجَةَ لِرَحْمَةِ مِنْكَ وَخَافِيَةَ وَمَغْفِرَةَ مِنْكَ وَرَضْوَانًا۔ (نسائی)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلاً مُتَقَبِّلًا۔ (ابن ماجہ)  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسْكِينِ وَأَنْ تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي وَأَذْارِذُثْ بَقْوَةَ فُتْنَةَ فَوَقَنِي غَيْرَ مُفْتُونِ فِيهِ وَاسْأَلُكَ حُجْكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقْرَبُ إِلَيْ حُجْكَ۔ (ترمذی، حاکم)

سُبْحَنَ رَبِّ الْعَزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (سورہ صافات)



## چند کفر یہ عقائد

۵..... شاگرد: استاد گرامی! اگر کوئی آدمی اللہ اور اس کے رسول کی کسی بات میں شک کرے کیا اس کا ایمان سلامت رہے گا؟

☆..... استاد: ایمان اس وقت درست ہوتا ہے جب کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سب باتوں کو سچا سمجھے اور ان سب کو مان لے۔ اللہ اور رسول کی کسی بات میں شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کا نہ ماق اڑانا ان سب باتوں سے ایمان ختم ہو جاتا ہے۔

۵..... شاگرد: استاد گرامی! اگر کوئی قرآن و حدیث کی کسی بات کا انکار کرتے تو؟

☆..... استاد: قرآن اور حدیث کے کھلے اور واضح مطلب کو نہ مانتا اور اس میں اپنے مطلب کے معانی گھر نا بد دینی کی علامت ہے۔ دین میں میں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت فرض اور عدم اطاعت نافرمانی و گناہ ہے، مگر نافرمانی کے مراتب متعدد ہیں جس طرح ایمان لانے کے بعد خدا تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کی تقلیل نہ کرنا اور گناہوں سے نہ پچھا معصیت ہے، اسی طرح خدا تعالیٰ جل شانہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتوں کو اپنی اغراض کے مطابق بنالیسا اور ان کے اصل کلام کو اصل مفہوم و مقصد سے پھرا کر اپنے مقصد پر منطبق کرنا بھی نافرمانی ہے اور معصیت ہے، اسی کو الحاد کہتے ہیں۔

☆..... ارشاد باری تعالیٰ ہے: إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِيَ أَيْتَمَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ط

”جو لوگ ہماری آئیوں کے بارے میں ٹیڑھا راستہ اختیار کرتے ہیں، وہ ہم سے چھپ نہیں سکتے۔“

۵..... شاگرد: استاد گرامی! کوئی گناہ کے کام کو جائز اور حلال سمجھنے تو کیا اس کا ایمان سلامت رہے گا؟

☆..... استاد: گناہ کو جائز اور حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے اول تو گناہ کے قریب بھی نہ جانا چاہئے لیکن اگر بد نجتی سے اس میں مبتلا ہیں تو اس گناہ کو گناہ ضرور سمجھیں اور اس کی برائی اور اس کا

حرام ہونا دل سے نہ کالیں ورنہ ایمان سے ہاتھ دھوپیٹھیں گے۔

۵..... شاگرد: استادِ حجی! کسی کا نام لے کر اس کو کافر کہنا جائز ہے؟

☆..... استاد: کسی کا نام لے کر اس کو کافر کہنا یا اللہ عن کرنا بڑا گناہ ہے۔ ہاں! یوں کہہ سکتے ہیں ظالموں پر لعنت، جھوٹوں پر لعنت، یا جن لوگوں کا نام لے کر اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے یا ان کے کافر ہونے کی اطلاع دی ان کو کافر یا ملعون کہنا گناہ نہیں۔

۵..... شاگرد: استادِ گرامی! کیا کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا جائز ہے؟

☆..... استاد: کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور ان کا یقین کر لینا کافر ہے۔ بلکہ یہ عقیدہ رکھیں کہ غیب کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا، البتہ انبیاء کرام علیہم الصلواتُ والسلام کو وحی سے اور اولیاء اللہ علیہم کو کشف اور الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے بعض باتیں معلوم ہو جاتی ہیں لیکن یہ باتیں علم الغیب نہیں بلکہ انباء الغیب (غیب کی خبریں) کہلاتی ہیں۔

۵..... شاگرد: استادِ گرامی! پھر عالم الغیب کے متعلق ایک مسلمان کا کیا عقیدہ ہو ناچاہیے؟

☆..... استاد: ہر مومن مسلمان پر لازم ہے کہ یہ عقیدہ رکھے کہ عالم الغیب ہو ناصرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عالم الغیب نہیں جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ شرک فی الصفات کا مرتكب ہوا۔ البتہ کسی کے پاس غیب کی خبروں کا ہونا اس کے منافی نہیں۔ جیسے: آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار غیب کی خبریں بتلائی تھیں۔

☆..... ارشادِ خداوندی ہے:

**فَلَمْ يَعْلَمْ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبُ إِلَّا اللَّهُ** (سورۃ النمل)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمادیجھے کہ آسمان و زمین میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ علم غیب کوئی نہیں جانتا۔

☆..... ایک اور ارشاد پاک ہے:

**وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَا سُتُّخَرُثُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَنَى السُّوءُ.**

”آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمادیجھے کہ اگر میں علم غیب جانتا ہوتا تو میں بہت ساری

خیر و بھلائی جمع کر لیتا اور مجھے کبھی بھی کوئی تکلیف (یا پریشانی) نہ پہنچ سکتی۔” (سورہ الاعراف)  
۵.....شاگرد: استاد! گرامی! اختار کل کون ہے؟ اس کے بارے میں ایک مسلمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

☆.....استاد: ہر مومن مسلمان پر لازم ہے کہ یہ عقیدہ رکھے کہ تمام قسم کے نفع و نقصان کا مالک اور ہر چیز کا مالک و اختار صرف اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ذات پاک ہے، کوئی بھی اس اختیار میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کا شریک نہیں ہے جس نے کسی کو شریک سمجھا وہ شرک فی الصفات کا مرتكب ہوا۔  
☆.....ارشاد خداوندی ہے:

**قُلْ مَنِ بَيَّدَهُ مَلْكُوتُثُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ يُحِيرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ سَيَقُولُونَ لِلَّهِ طَقْلُ فَانِّي تُسْخَرُونَ ۝ (المونون)**

”آپ ان سے فرمائیے (اور پوچھئے) کہ وہ کون ذات ہے جس کے قبضے میں ہر چیز کا اختیار ہے وہی پناہ دیتا ہے اور اس کے مقابلے میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا اگر تم جانتے ہو تو وہ جواب دیں گے (صرف) اللہ ہی ہے (جو ان اختیارات کا مالک ہے) پھر تم کہاں جادو زدہ ہوئے پھرتے ہو؟۔“

۵.....شاگرد: استاد! گرامی! اسلام کے عملی نظام میں پہلی اور بنیادی چیز کیا ہے؟  
☆.....استاد: اسلام کے پورے عقائدی اور عملی نظام میں پہلی اور بنیادی چیز ایمان باللہ ہے۔ باقی جتنے اعتقادات و ایمانیات ہیں سب اسی ایک اصل کی تکمیلی فروع ہیں۔ اور جتنے اخلاقی احکام اور تمدنی قوانین ہیں سب اسی مرکز سے قوت حاصل کرتے ہیں۔ ملائکہ پر اس لئے ایمان ضروری ہے کہ وہ خدا کے ملائکہ ہیں (خداوند تعالیٰ کی طرف سے بعض اہم ذمہ داریاں ادا کرنے پر مامور ہیں اور وہی لانے میں بھی ایک خدائی واسطہ ہیں۔) کتابوں پر اسلئے ایمان ضروری ہے کہ وہ خدا کی نازل کی ہوئی ہیں، رسولوں پر اس لئے ایمان ضروری ہے کہ وہ خدا کے بھیجے ہوئے ہیں، یوم آخرت پر اس لئے ایمان ضروری ہے کہ وہ خدا کے انصاف کا دن ہے۔ فرانس اس لئے فرانس ہیں کہ خدا نے ان کو مقرر کیا ہے، حقوق اس لئے حقوق ہیں کہ وہ خدا کے حکم پر مبنی ہیں۔ غرض ہر چیز جو اسلام

میں ہے خواہ عقیدہ ہو یا عمل، اس کی بنا صرف ایمان باللہ پر قائم ہے۔ اس ایک مرکز سے ہٹتے ہی یہ سارے کاسار اظہام درہم ہو جاتا ہے۔ بلکہ سرے سے اسلام ہی کسی چیز کا نام نہیں رہتا۔

۔ تعلیم مذہبی کا خلاصہ یہی تو ہے

سب مل گیا اسے جسے اللہ مل گیا

..... شاگرد: حضرت استاد جی! آپ کو اللہ تعالیٰ جزاۓ خیر عطا فرمائے آپ نے قرآن و سنت کی روشنی میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے متعلق عقائد کے بارے میں میری رہنمائی فرمائی اور عقائد کی اہمیت بیان کر کے میرے دل سے جہالت و غفلت کے پردے ہٹا دیے اللہ تعالیٰ مجھے اور بھولی ہوئی تمام انسانیت کو عمل کی توفیق دیں، دعا کرو دیں اللہ تبارک و تعالیٰ ایمان پر ثابت قدم رہنے کی توفیق بخشیں۔

☆..... استاد: اللَّهُمَّ فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالَمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبُّ كُلِّ  
شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ  
الرَّجِيمِ وَشَرِّ كِهِ، وَأَنْ نَقْرَفَ عَلَى أَنفُسِنَا سُوءًا أَوْ نَجْرُهُ إِلَى مُسْلِمٍ (ابو داؤد)  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضَى لَهُ .

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا لَا يَرْتَدُ وَنِعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَمَرَاقِفَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَعْلَى دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ الْخَلِيلِ (نسائی، ابن حبان، حاکم)  
اللَّهُمَّ رَحْمَنْكَ أَرْجُو فَلَا تَكْلُبْ إِلَيْ نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَاصْلِحْ لِي شَانِي كُلَّهُ،  
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ (ابو داؤد، ابن حبان احمد)

اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهْنِنَا وَاغْطِنَا وَلَا تَحْرِمنَا وَابْرُزْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا  
وَأَرْضِنَا وَأَرْضَ عَنَّا (ترمذی، احمد، حاکم، نسائی)

سُبْحَنَ رَبِّ الْعَزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
رَبِّ الْعَلَمِينَ ۝



## پیغمبروں سے متعلق عقائد

۵.....شاگرد: استادبھی! پیغمبر کے کہتے ہیں؟

☆.....استاد: اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنے بندوں کو سیدھا راستہ بتانے اور بری باتوں سے بچانے کے لئے کچھ انسان مقرر کئے ہیں ان کو پیغمبر نبی اور رسول کہتے ہیں، یہ سب گناہوں سے پاک ہوتے ہیں پس ہوتے ہیں، کمی جھوٹ نہیں بولتے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے تمام حکم اس کے بندوں کو سنادیتے ہیں ان میں کمی زیادتی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا کوئی حکم نہیں چھپاتے۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! نبی اور رسول میں کچھ فرق ہے یادوں کے ایک ہی معنی ہیں؟

☆.....استاد: نبی اور رسول میں تھوڑا سا فرق ہے وہ یہ کہ رسول تو اس پیغمبر کو کہتے ہیں جس کو نبی شریعت یا کتاب دی گئی ہوا اور نبی ہر پیغمبر کو کہتے ہیں چاہے اسے نبی شریعت اور کتاب دی گئی ہو یا نہ دی گئی ہو بلکہ وہ پہلی شریعت اور کتاب کا تابع ہو۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! کیا کوئی آدی اپنی کوششوں اور عبادات سے نبی بن سکتا ہے؟

۵.....استاد: نہیں بلکہ جسے اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہی بنائے وہی بنتا ہے۔ مطلب یہ کہ نبی اور رسول بننے میں آدی کی کوشش اور ارادے کو دخل نہیں اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے یہ مرتبہ عطا کیا جاتا ہے۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! رسول اور نبی کتنے ہیں؟

☆.....استاد: دنیا میں جس قدر پیغمبر آئے ان کی صحیح گنتی اور تعداد اللہ تعالیٰ جل شانہ ہی جانتا ہے۔ ہم کو یہ یقین کرنا اور ایمان لانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے جتنے نبی سمجھے ہیں ہم سب ان پر ایمان لاتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ جل شانہ کا بندہ اور نبی سمجھتے ہیں اور ان سب کو سچا جانتے ہیں چاہے ان کے نام اور تعداد معلوم ہو یا نہ ہو۔

۵.....شاگرد: استادبھی! ان پیغمبروں میں سب سے پہلے پیغمبر کون ہیں؟

☆.....استاد: ان میں سے سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! حضرت استادِ جی! ان پیغمبروں میں آخری پیغمبر کون ہیں؟

☆.....استاد: سب سے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا پیغمبر نہیں آئے گا۔ قیامت تک جس قدر مخلوق ہوگی آپ سب کیلئے پیغمبر ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں خاتم النبیین بنا کر مبعوث فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کے سلسلے کی تکمیل ہو گئی۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے انبیاء علیہم السلام پر یہ امتیاز عطا فرمایا کہ پہلے جوانبیناء علیہم السلام تشریف لاتے تھے، وہ عموماً کسی خاص قوم کے لئے اور خاص جگہ کے لئے اور خاص زمانے کیلئے ہوتے تھے۔

لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ حل شانہ نے کسی خاص قوم، کسی خاص قبیلے اور کسی خاص جگہ کے لئے نبی نہیں بنایا، بلکہ پوری دنیا، پوری انسانیت اور قیامِ قیامت تک تمام زمانوں کے لئے نبی بنایا ہے۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے اعلیٰ و افضل ہیں؟ ایک مسلمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

☆.....استاد: ہر مومن مسلمان پر لازم ہے کہ عقیدہ رکھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری کائنات میں اللہ کے بعد سب سے افضل و اولیٰ ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

☆.....حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

آنَ سَيِّدُ الْأَذْمَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (بخاری و مسلم)

”میں قیامت کے دن تمام اولاد امام کا سردار ہوں گا۔“

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت جس کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہو وہ بیان فرمادیجئے؟

☆.....استاد: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیشتر خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ایک عضو مبارک کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا ہے یہ بھی اندازِ محبت ہے۔ چنانچہ چہرہ انور کا ذکر ہے۔ اس طرح فرمایا: قَدْنَرَى تَقْلِبَ وَجْهَكَ

فِي السَّمَاءِ آنکھوں کے بارے میں فرمایا وَلَا تَمَدَّنْ عَيْنِيَكَ زبان کے متعلق فرمایا فَإِنَّمَا يَسْرُنَاهُ بِلِسَانِكَ ہاتھ اور گردان کا ذکر فرمایا وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَى عَيْنِكَ اور پشت اور سینہ کے متعلق فرمایا اللَّمُ نَشَرَ لَكَ صَدْرَكَ O وَضَعْنَا عَنْكَ وِرْدَكَ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ O دل مبارک کے متعلق فرمایا نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَى قَلْبِكَ (مناوی شرح شماں، حوالہ تراشے از مولانا تقی عثمانی مدظلہ ص ۵۲)

○.....شاگرد: استاد گرامی! پیغمبروں میں کچھ مشہور پیغمبروں کے نام بتا دیں؟

☆.....استاد: چند مشہور پیغمبروں کے نام یہ ہیں:

(○.....حضرت شیعث علیہ السلام ○.....حضرت ادریس علیہ السلام ○.....حضرت نوح علیہ السلام - ○.....حضرت ابراہیم علیہ السلام ○.....حضرت اسماعیل علیہ السلام ○.....حضرت اخنون علیہ السلام ○.....حضرت یعقوب علیہ السلام ○.....حضرت یوسف علیہ السلام ○.....حضرت داؤد علیہ السلام ○.....حضرت سلیمان علیہ السلام ○.....حضرت ایوب علیہ السلام ○.....حضرت موسیٰ علیہ السلام ○.....حضرت ہارون علیہ السلام ○.....حضرت ذکریا علیہ السلام ○.....حضرت یحییٰ علیہ السلام ○.....حضرت الیاس علیہ السلام ○.....حضرت اسیح علیہ السلام ○.....حضرت یونس علیہ السلام ○.....حضرت لوط علیہ السلام ○.....حضرت صالح علیہ السلام ○.....حضرت ہود علیہ السلام ○.....حضرت شعیب علیہ السلام ○.....حضرت عیسیٰ علیہ السلام -

○.....شاگرد: استاد گرامی! کیا اورت بھی نبی ہو سکتی ہے؟  
☆.....استاد: نبی ہمیشہ مرد ہوتا ہے عورت نبی نہیں بن سکتی اور جنات کے لئے بھی انسان ہی نبی ہوتا ہے۔

○.....شاگرد: استاد گرامی! کیا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کے بعد اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

☆.....استاد: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا اور کذاب ہے کیونکہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے جو کوئی نبوت کا دعویٰ کرے اسکونہ مانے کیونکہ ایسا شخص شریعت کی نظر میں جھوٹا، کذاب اور کافر ہے۔

۵..... شاگرد: استادِ گرامی! یک مسلمان کا ختم نبوت کے متعلق کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

☆..... استاد: ہر مومن مسلمان پر لازم ہے کہ یہ عقیدہ رکھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ جل شانہ کے آخری نبی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا اور جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا وجال ہے اور اس جھوٹے وجال کی تصدیق کرنے والے یا اس کو اچھا اور نیک شخص سمجھنے والے دارہ اسلام سے خارج ہیں۔

☆..... اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَلِكُنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّنَ (الاحزاب)

(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں۔

☆..... فرمان رسول! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ سَيُّكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّنَ لَا نَبِيٌّ بَعْدِي۔ (مسلم ابو داؤد)

”حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایسے 30 جھوٹے پیدا ہوں گے کہ ان میں سے ہر ایک اپنے آپ کو نبی سمجھے گا۔ حالانکہ میں خاتم النبین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔“

۵..... شاگرد: استادِ گرامی! قادیانیوں کے متعلق پاکستان اسمبلی نے کیا فیصلہ دیا تھا؟

☆..... استاد: ۱۹۷۲ء کو پاکستان اسمبلی نے مرزائیوں قادیانیوں کو خارج از اسلام کا فرماور خارج از جماعت مسلمین قرار دیا اس سے قبل ۱۹۷۲ء پر میں اپریل ۱۹۷۲ء کو رابط عالم اسلامی نے مکہ مکرمہ میں مرزائیوں قادیانیوں کے کفر کا مشتبہ فعلہ کیا لہذا مرزائی قادیانی بالاتفاق کافر ہیں۔ ان کا ذیجہ حرام ہے ان سے میل جوں، یعنی دین، اور جمیع تعلقات منوع ہیں، کیونکہ یہ زنداقی ہیں جو عام کافروں سے زیادہ خطرناک ہیں، اور مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کرنا جائز نہیں۔

قادیانی عام کافروں سے زیادہ خطرناک اس لیے ہیں کیونکہ یہ خود کو مسلمان ظاہر کر کے

اسلام کی جڑیں کامنے ہیں۔ قادیانی یہود و نصاریٰ کی مشترکہ محتنوں اور سرمایہ کی نیاد پر وجود میں آنے والی وہ جماعت ہے جو پاکستان اور اسلام دشمنی میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

لہذا اگر کوئی مسلمان کسی قادیانی مرزائی سے تعلق رکھتے تو قیامت کے دن رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کیا منہ دکھائے گا۔ نیز شیزاد مصنوعات، ذائقہ گھنی وغیرہ نہیں چھوڑے گا تو روز مشریعوض کوثر کی امید خطرے میں پڑ جائے گی۔

۵..... شاگرد: استاد گرامی! جو شخص نبی کو اپنے بڑے بھائی کے مرتبہ جیسا سمجھے اس کا کیا حکم ہے؟

☆..... استاد: جو شخص اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تم پر پس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو وہ علمائے امت کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۵..... شاگرد: استاد گرامی! کیا انیمیاۓ کرام علیہم السلام وفات کے بعد بھی اپنی مبارک قبروں میں اس

☆..... استاد: انیمیاۓ کرام علیہم السلام کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے اور قیامت تک کے لئے نجات کا مدار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر ہے۔

☆..... شاگرد: استاد گرامی! کیا انیمیاء علیہم السلام کی نیند عالم انسانوں کی طرح ہے؟

☆..... استاد: نیند کی حالت میں انیمیاء علیہم السلام کی آنکھیں تو سوتی ہیں مگر وہ نہیں سوتا اس لئے ان مبارک ہستیوں کا خواب بھی وہی کے حکم میں ہے اور نیند کے باوجود انیمیاء کرام علیہم السلام کاوضو باقی رہتا ہے۔

۵..... شاگرد: استاد جی! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی وسعت اور مقام و مرتبہ کیا ہے؟

☆..... استاد: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں مخلوق میں سے کوئی بھی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علمی مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا ہے، نہ مقرب فرشتہ نہ نبی و رسول اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اولین و آخرین کاظم عطا ہوا ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہر وقت ہر چیز کاظم ہو۔

۵..... شاگرد: استاد گرامی! شخص یہ کہے کہ شیطان کا علم نبی کے علم سے زیادہ ہے اس کا کیا حکم ہے؟

☆..... استاد: شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں (مشائشیطان) کا علم ان بیاء علیہم السلام سے زیادہ ہے وہ دارہ اسلام سے خارج ہے۔

☆..... شاگرد: استاد گرامی! کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں؟

☆..... استاد: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حیات جسمانی مثل حیات دنیوی کے ہے بلا مکفٰہ ہونے کے اور یہ صرف روح مبارک کی زندگی نہیں جو سب آدمیوں کو حاصل ہے۔ اسی طرح دیگر ان بیاء کے رام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی اپنی قبروں میں حیات ہیں اس حیات کے مختلف نام ہیں حیات دنیوی، حیات جسمانی، حیاتِ حسی، حیات برزخی، حیات روحانی۔

۵..... شاگرد: استاد جی حیات ان بیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ایک مسلمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

☆..... استاد: ہر مومن مسلمان پر لازم ہے کہ یہ عقیدہ رکھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام ان بیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور اسی دنیاوی جسم کے ساتھ صحیح سلامت موجود ہیں۔ زمین ان کے اجسام مبارکہ میں کچھ تغیر پیدا نہیں کر سکتی۔

☆..... حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔ (تسکین الصدور)

”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان بیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔“

☆..... ایک اور ارشاد مبارکہ میں ہے:

فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاهُ، فِي قُبُورِهِمْ يُصَلَّوُنَّ۔

”فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تمام ان بیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں

میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔“

۵..... شاگرد: استادِ گرامی! زیارتِ روضۃ الطہر کا طریقہ کیا ہے؟

☆..... استاد: بہتر یہ ہے کہ روضۃ پاک کے چہرہ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور یہی حکم دعا مانگنے کا بھی ہے۔

۵..... شاگرد: استادِ گرامی! کیا زیارتِ روضۃ پاک کا ثواب بھی ہے؟

☆..... استاد: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۃ پاک کی زیارت کرنا بہت بڑا ثواب ہے بلکہ واجب کے قریب ہے اگرچہ سفر کرنے اور جان و مال کو خرچ کرنے سے نصیب ہو۔ نیز سفر مدینہ کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ ہی مسجد نبوی اور دیگر مقامات کی بھی نیت کرے بلکہ بہتر یہ ہے کہ خالص قبر شریف کی نیت کرے کیونکہ اس میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم زیادہ ہے۔

۵..... شاگرد: استادِ گرامی! روضۃ الطہر کی فضیلت کیا ہے؟

☆..... استاد: زمین کا وہ حصہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ کو مس کئے ہوئے ہے سب سے افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش وکری سے بھی افضل ہے۔

۵..... شاگرد: استادِ گرامی! کیا کوئی مسلمان نبی کی قبر پر بحمد و دعے سکتا ہے؟

☆..... استاد: بالکل نہیں! کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: **قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى إِنَّهُمْ قَبُورٌ أَنْبِيَاءَ إِنَّمَا هُمْ مَسَاجِدٌ** (بخاری اص ۷۷)

”حضرور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو یہود و نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبور کو بحمد و دعے بنا لیا۔“

۵..... شاگرد: استادِ گرامی! کیا دعاء میں انبیاء اور اولیاء کا وسیلہ جائز ہے؟

☆..... استاد: دعاء میں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کا وسیلہ جائز ہے ان کی حیات میں بھی اور وفات کے بعد بھی، مثلاً یوں کہے کہ یا اللہ! میں بوسیلہ فلاں بزرگ دعا کی قبولیت چاہتا ہوں۔

۵..... شاگرد: استاد گرامی! کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت بحق ہے؟

☆..... استاد: ہر مسلمان پر لازم ہے کہ یہ عقیدہ رکھ کے قیامت کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت بحق ہے، بغیر شفاعت کے کوئی بھی جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ حتیٰ کہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے بعد ہی جنت میں تشریف لے جائیں گے، صحیح بخاری و صحیح مسلم میں تفصیلی حدیث شفاعت موجود ہے۔

☆..... ارشاد خداوندی ہے: ولسوٹ یعنی طیک رٹک فترضی (اٹھی آیت ۵)

”اَمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ آپُ کارب آپ کو عنقریب وہ کچھ دے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہو جائیں گے۔“

۵..... شاگرد: استاد گرامی! کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کر سکتا ہے؟

☆..... استاد: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرنا اور یہ کہنا بھی جائز ہے کہ حضرت میری مفترضت کی شفاعت فرمائیں۔

۵..... شاگرد: استاد گرامی! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر شریف میں ہمارا درود خود سنتے ہیں؟

☆..... استاد: اگر کوئی شخص آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس سے صلوٰۃ وسلام پڑھے تو اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود نفس نیش سنتے ہیں اور دور سے پڑھے ہوئے صلوٰۃ وسلام کو فرشتے آپ علیہ اصلوٰۃ وسلام تک پہنچاتے ہیں۔

۵..... شاگرد: ایک امتی کو لتنا درود پڑھنا چاہئے؟

☆..... استاد: ایک امتی کو رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہئے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے اور نہایت اجر و ثواب کا باعث ہے کثرت کے ساتھ صلوٰۃ وسلام پڑھنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب اور شفاعت کے حصول کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اور افضل درود شریف وہ ہے جس کے لفظ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منقول ہوں اور سب سے افضل درود۔

☆..... ”درود ابراہیمی ہے۔“

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى الِّإِلَيْهِ مُحَمَّدٌ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى الِّإِلَيْهِ مُحَمَّدٍ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ طَالَّهُمْ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى الِّإِلَيْهِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى الِّإِلَيْهِ مُحَمَّدٍ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ طَ

”اے اللہ رحمت سچنگ مصلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پرجیسا کرنے رحمت سمجھی ہے ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر تحقیق تو تعریف کے لائق بزرگی والا ہے اے اللہ برکت نازل فرمادی مصلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد پرجیسا کرنے برکت فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر تحقیق تو تعریف کے قابل بزرگی والا ہے۔“

اور مسئلہ یہ ہے کہ زندگی میں ایک مرتبہ کم از کم صلوٰۃ وسلم پڑھنا فرض ہے اور جب مجلس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک آئے تو ایک دفعہ صلوٰۃ وسلم پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب ہے۔

۵..... شاگرد: استادِ گرامی! کیا ہمارے اعمال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوتے ہیں؟  
 ☆..... استاد: رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں اور صلوٰۃ وسلم پہنچایا جاتا ہے، صلوٰۃ وسلم پہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاق دیتے ہیں۔

۵..... شاگرد: استادِ جی! کیا ذکر رسول! صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کوئی دن یاد قوت مقرر ہے؟  
 ☆..... استاد: ہر وقت یہ ذکر کیا جاسکتا ہے بلکہ وہ تمام حالات جن کا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا سمجھی تعلق ہے ان کا ذکر نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب عمل ہے چاہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کا ذکر ہو یا کسی اور حالت کا تذکرہ ہو۔

۵..... شاگرد: استادِ گرامی! انیاءِ علیہم السلام کے خواب مبارکہ کا کیا مقام و مرتبہ ہے؟

☆..... استاد: انیاءِ علیہم السلام کے خواب بھی وحی کے حکم میں ہوتے ہیں۔

☆..... رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”رُؤُيا الْأَنْبِياءِ وَحْيٌ“ کنبیوں کا خواب وحی ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری)

۵..... شاگرد: استادِ گرامی! مجرمہ کیا ہوتا ہے؟

☆..... استاد: اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے پیغمبروں کی سچائی ثابت کرنے کے واسطے ان کے ہاتھوں سے کبھی کبھی ایسی مشکل اور انوکھی باتیں ظاہر کر دیتا ہے جو دنیا کے دوسراے لوگ نہیں کر کے دکھا سکتے، ایسی باتوں کو مجہزہ کہتے ہیں۔

5..... شاگرد: استادِ گرامی! مجہراتِ انبیاء میں سے کوئی ایک بتا دیں؟

☆..... استاد: انبیاء علیہم السلام کے مجہرات مثلاً موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ بن جانا، حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مردوں کا زندہ کرنا اور رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں پشت کی جانب سے ویسا ہی دیکھتے تھے جیسا کہ سامنے کی جانب سے دیکھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے صفوں کو سیدھا کیا کرو کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ (صحیح بخاری)

5..... شاگرد: استادِ گرامی! نبیوں کے علم کا مقام و مرتبہ کیا ہے؟

☆..... استاد: ہر نبی اپنے زمانے میں شریعت مطہرہ کا سب سے بڑا عالم ہوتا ہے اور ہر نبی کو لوازم نبوت کے علوم سارے کے سامنے عطا ہوتے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اولین و آخرین کے اور تمام مخلوقات سے زیادہ علوم عطا کئے گئے۔

اس لیے اس بات کا قائل ہونا کہ فلاں شخص کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے یا علوم نبوت یعنی علم دین کو باقی علوم فنون کے مقابلے میں گھٹایا سمجھنا، یا علمائے دین کو بوجہ علم دین کی تحریر کرنا کفر ہے۔

5..... شاگرد: استادِ گرامی! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معراج شریف کے بارے میں ایک مسلمان کو کیا عقیدہ رکھنا چاہیے؟

☆..... استاد: معراج کے متعلق ہر مومن مسلمان پر لازم ہے کہ یہ عقیدہ رکھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے معراج جسمانی کرایا۔ ایک ہی رات میں آپ نے اپنے جسد غرضی کے ساتھ حالت بیداری میں مکہ مکرمہ سے بیت المقدس پھر ساتوں آسمانوں سے ہوتے ہوئے سدرا لنتیہی تک پہنچنے اور آگے جہاں تک اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے۔ (مسلم بخاری)

☆..... ارشادِ خداوندی ہے: **بَسْبَعَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيَّلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى (بُنی اسرائیل)**

”پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے بندے کو ایک ہی رات میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی طرف۔“

○..... شاگرد: استادِ گرامی! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت و رسالت کے متعلق قرآن میں بھی کوئی ثبوت ہے یا نہیں؟ بحیثیت مسلمان کیا عقیدہ رکھنا چاہیے؟

☆..... استاد: ہر موسم مسلمان پر لازم ہے کہ یہ عقیدہ رکھے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری کائنات کے نبی اور رسول ہیں اور جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا انکار کیا اس کا ایمان نہیں ہے۔

☆..... ارشادِ خداوندی ہے:

**وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَآفِةً لِلنَّاسِ بِشَيْرًا وَنَذِيرًا ۝ (سورۃ سباء آیہ ۲۸)**

”هم نے آپ کو تمام انسانیت کیلئے خوبخبری دینے والا اور ذرانتے والا بنا کر بھیجا۔“

☆..... ایک اور ارشاد ہے:

**قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ۝ (سورۃ الاعراف آیہ ۱۵۸)**

”آپ فرمادیجھے کہاے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔“

○..... شاگرد: استادِ گرامی! انیاء پر ایمان لانے کا فائدہ اور اس کے اثرات کیا ہیں؟

☆..... استاد: انیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کی وجہ سے انسان کی زندگی میں تبدیلی آئے گی اور اس کی پوری زندگی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریقے کے مطابق ہوگی اس میں وہ شخص نفع و خیر کو دیکھے گا اور پائے گا اور جو آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات اور حکامات کا اتباع نہیں کرے گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یقین ثابت ہیں تو یہ ایمان نہیں بلکہ ایمان کا زعم و خیال ہے ایسا شخص صرف خوش فہمی میں بنتا ہے، حالانکہ فلاج و کامیابی کو دار و مدار ایمان پر ہے ہے کہ زعم و خیال پر۔

۵ ..... شاگرد: استاد جی! دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرمائیں اور ہم سب کوئی کوتیق عطا فرمائیں۔

☆ ..... استاد: اللہمَ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِإِنَّى أَشْهُدُ أَنِّي أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُواً أَحَدٌ۔ (ترمذی، ابو داؤد)  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَآلَ مُحَمَّدٍ كَمَا رَحْمَتَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ" مُجِيدٌ" ۵  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْفَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَيْهِمْ وَانْفُسَهِمْ عَلَى عَلْوَكَ وَعَدْ وَهُمُ اللَّهُمَّ أَعْنَ الْكُفَّارَ الَّذِينَ يَصْدُونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَيَكْلِبُونَ رُسُلَكَ وَيَقْاتِلُونَ أَرْلِيَاتَكَ اللَّهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلْمَاتِهِمْ وَزَلْلُ الْفَدَاءِ مَهُمْ وَأَنْزِلْ بَيْهُمْ بِأَسْكَ الَّذِي لَا تَرْدُهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ۔ (بیہقی)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتُوَجَّهُ إِلَيْكَ بَنِيَّكَ مُحَمَّدَ نَبِيَ الرَّحْمَةِ يَامُحَمَّدٌ إِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لَتَقْضِي لِي، اللَّهُمَّ فَشَفِعْ فِي۔ (ترمذی، نسائی)  
 سُبْحَنَ رَبِّ الْعِزَّةِ مُوْهِرَةِ الْمُرْسَلِينَ ۵ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۵ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۵



## یوم آخرت کے متعلق عقائد

۵۔ شاگرد: استادِ گرامی! یوم آخرت کے کہتے ہیں؟

☆ ..... استاد: دنیاوی زندگی کی انہا اور اس کے بعد دوسرے جہان پر داخل ہونے پر پختہ عقائد رکھنے کا نام یوم آخرت ہے جو موت سے شروع ہو کرتیا ملت کے آنے، پھر اٹھائے جانے، حشرنش، جزاء و سزا اور لوگوں کو جنت یا جہنم میں داخل ہونے تک یعنی یوم آخرت سے مراد موت کے بعد کی زندگی ہے اسی لئے اس کو حیات آخرت اور دوسری آخرت بھی کہا گیا ہے۔

یہ دنیا جس میں ہم اپنی یہ زندگی گزار رہے ہیں اور جس کو اپنی آنکھوں، کانوں، حواس وغیرہ سے محسوس کرتے ہیں، جس طرح یہ ایک واقعی حقیقت ہے، اسی طرح آخرت بھی جس کی اطلاع اللہ کے سب پیغمبروں نے دی ہے، وہ ایک قطعی اور تینی حقیقت ہے۔

۶۔ شاگرد: استادِ گرامی! آخرت کے مقابلہ میں دنیا کا جو درج ہے اور دنیا کے مقابلہ میں آخرت کا جو مقام ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے پیغمبروں اور اس کی نازل کی ہوئی کتابوں کے ذریعہ ہمیشہ انسانوں کی اس غلطی اور کمزوری کی اصلاح کی کوشش ہوتی رہی ہے اور آخرت کے مقابلہ میں دنیا کا جو درج ہے اور دنیا کے مقابلہ میں آخرت کا جو مقام ہے وہ واضح کیا جاتا رہا ہے کیونکہ پوری دنیا بمقابلہ آخرت نہایت قلیل و مختصر ہے کہ ساری دنیا آخرت کے مقابلہ میں یک دن کی مثل بھی نہیں ہے، اور حساب کے اعتبار سے تو یہ نسبت ہونا بھی مشکل ہے، کیونکہ آخرت دائیٰ ہے جس کی کوئی انہا اور انقطاع نہیں، انسانی دنیا کی عمر تو چند لاکھ سال ہی بتلائی جاتی ہے، اگر زمین و آسمان کی تحقیق سے حساب لگائیں تو چند لاکھ سال ہو جائیں گے، مگر پھر ایک محدود مدت ہے، غیر محدود اور غیر متناہی سے اس کو کوئی بھی نسبت نہیں ہوتی۔ مگر اکثر لوگوں سے مسلسل پچگانہ حرکت ہوتی رہی ہے۔ جیسا کہ رب تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

**بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى ۝ إِنَّ هَذَا لِفِي الصُّحْفِ  
الْأُولَى ۝ صُحْفُ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى ۝**

”لیکن تم لوگ دُنیوی زندگی کو مقدم رکھتے ہو، حالانکہ آخرت کہیں زیادہ بہتر اور کہیں زیادہ پائیدار ہے یہ بات یقیناً پھطلے (آسمانی) صحیفوں میں بھی درج ہے، ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں۔“  
یہ بھی ملاحظہ رہے کہ قرآن و حدیث میں جس دنیا کی مدت کی گئی ہے وہ آخرت کے مقابل  
والی دنیا ہے، اس لئے دنیا کے کاموں کی جو مشغولیت اور دنیا سے جو تشقیق فکر آخرت کے تحت ہوا اور  
آخرت کا راستہ اس سے کھوٹا نہ ہوتا ہو وہ مذموم اور منوع نہیں ہے بلکہ وہ تو جنت تک پہنچنے کا زینہ اور  
آخرت کا حصہ ہے۔

ان حقائق کو سچے دل سے تسلیم کرنا آخرت پر ایمان کے مفہوم میں شامل ہے۔

(۱).....انسان کی پیدائش ایک متعین مقصد کے تحت ہوئی ہے وہ ایک ذمہ دار ہستی ہے  
اس کے خالق نے اسے ایک مکمل ہدایت نامہ دے کر پیدا کیا ہے اس کے مطابق عمل کرنا ہی حق اور  
نیکی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

**الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَلْتُو كُمْ أَيُّكُمْ أَخْسَنُ عَمَلاً ۚ وَهُوَ الْعَزِيزُ  
الْغَفُورُ ۝** ”جس نے موت اور حیات کو اس لئے پیدا کیا کہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے اپنے کام  
کون کرتا ہے اور وہ غالب (اور) بخشش والا ہے۔ (سورۃ الملک)

(۲).....انسان کی زندگی موت کے ساتھ ختم نہیں ہو جاتی بلکہ اس کے بعد مسلسل باقی  
رہنے والی ہے ایک دن ایسا آئے گا جب اللہ تعالیٰ جل شادہ کی حکمت مشیت کے مطابق زمین  
و آسمان کا یہ سارا کارخانہ توبالا کر دیا جائے گا اور اس زمین پر ایک جاندار بھی زندہ نہ رہے گا قرآن  
کی اصطلاح میں اسے قیامت کہتے ہیں۔

(۳).....قیامت کے بعد وہ سارے جاندار اس دن کے آنے تک پیدا ہو کر منے  
والے ہیں، دوبارہ حُسم و جان کے ساتھ زندہ کر کے اٹھائے جائیں گے، اسے ”حشر“ کہتے ہیں۔  
۲.....حشر کے بعد ہماری زندگی کا دوسرا دور شروع ہو گا اس دور کی ابتداء اس بات سے

ہوگی کہ ہم اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عدالت میں پیش کئے جائیں گے اور وہ ہماری زندگی کے پہلے دور کا حساب لے گا جس خوش نصیب کا عمل باوزن ثابت ہو گا اس کی زندگی کا یہ دوسرا دور بسر کرنے کے لئے نعمتوں بھری جگہ عطا ہوگی اس کا نام جنت ہے جس بد نصیب کا معاملہ اثنا ہو گا اسے زندگی کا یہ دوسرا دور بسر کرنے کے لئے ایک ایسی جگہ دی جائے گی جو ناقابلی بیان اذیتوں اور تکلیفوں کی جگہ ہوگی اس جگہ کا نام جہنم ہے۔

مومن ہونے کے لئے یہ ناگزیر ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ جل شانہ پر ایمان لا یا جائے، اسی طرح آخرت پر بھی ایمان لا یا جائے، اس کی وجہ یہ ہے کہ آخرت کا آنا بھی دراصل اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفتیں کا ہی ایک ضروری تقاضا ہے، مثلاً صفتِ عدل کا، اس کی قدر شناسی کا، قیامت کے نہ آنے اور انسانی اعمال کی جزاں منے کی شکل میں یہ بات محض ایک بے بنیاد بن کر رہ جاتی ہے کہ اس دنیا کا پیدا کرنے والا عادل اور حکیم ہے رحیم اور شکور ما لک ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآن کا شاید ہی کوئی صفحہ ایسا ہو جو اس دوسری زندگی کے ذکر سے خالی ہو اور صاف صاف کہا گیا ہے کہ جو شخص اس اخروی زندگی پر ایمان نہیں لاتا اس کے اعمال غارت ہو جاتے ہیں۔

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِإِيمَانِهَا وَلَقَاءَ الْأَغْرِيَةِ حَبَطَتْ أَغْمَالُهُمْ ط

”اور پہلوگ جنہوں نے ہماری آئیتوں کو اور قیامت کے پیش آنے کو جھٹلا یا ان کے سب کام غارت گئے۔“ (سورہ الاعراف آیت نمبر ۱۲۷)

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! آخرت پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟

☆.....استاد: آخرت پر ایمان لانے کا مطلب مرنے کے بعد زندگی اور دوبارہ زمین سے اٹھائے جانے کو تسلیم کرنے اور اپنے ہر قول و فعل اور نیت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہونے کو مانتا ہے۔ جس طرح انسان دنیا میں ہمیشہ نہیں رہتا اسی طرح یہ دنیا کا نظام بھی ہمیشہ کے لیے نہیں بلکہ اس نظامِ عالم کے لئے بھی ختم ہونے کا ایک وقت مقرر ہے اور یہ مقررہ وقت پر درہم برہم ہو جائے گا اور اس وقت مقررہ کو قیامت کہا جاتا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک دوسرے عالم میں اس پوری نوع انسانی کو جوابتداء سے قیامت

تک زمین پر پیدا ہوئی تھی، یہ وقت اٹھائے گا اور سب کو جمع کر کے ان کے اعمال کا حساب لے گا اور ہر ایک کو اس کے کئے کا پورا پورا بدلہ ملے گا اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کی رو سے جو لوگ یہ کل آئیں گے، تو وہ جنت کی دائیٰ خوشیاں حاصل کریں گے اور جو لوگ اس فیصلے کی رو سے مجرم ہبھیریں گے وہ جہنم میں چینک دیئے جائیں گے۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! مرنے کے بعد کیا احوال پیش آتے ہیں؟

☆.....استاد: جب کوئی شخص مر جاتا ہے خواہ دفایا جائے یا نہ دفایا جائے اس کے پاس دو فرشتے منکر اور نکیر پوچھتے ہیں کہ تیرا پروردگار کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ اگر مردہ ایماندار ہوتا ہے اور صحیح صحیح جواب دیتا ہے تو اس کے لئے ہر طرح کا راحت و آرام ہے اس کی قبر میں جنت کی طرف کھڑکی کھول دیتے ہیں جس سے ٹھنڈی ہوا میں اور خوبیوآتی رہتی ہے اور وہ مزے میں پڑا سوتا رہتا ہے۔ اگر وہ مردہ ایمان دار نہیں ہوتا تو وہ یہی کہتا رہتا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہیں۔ اس پر قیامت تک عذاب ہوتا رہتا ہے۔

مرنے کے بعد روزانہ صحیح و شام مردے کو اس کا جنت اور دوزخ کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ جنتی کو جنت دکھا کر خوش خبری دی جاتی ہے اور دوزخی کو دوزخ دکھا کر اس کی حرست اور تکیف بڑھائی جاتی ہے۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! جنت کی سب سے بڑی نعمت کون سی ہے؟

☆.....استاد: جنت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ جل شانہ کا دیدار ہے جو جنتیوں کو نصیب ہو گا اس کی لذت کے مقابلہ میں ساری نعمتیں یقین معلوم ہوں گی، اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنی رحمت سے ہم سب کو یہ نعمت عطا فرمائے۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! کیا مرنے والے کو کوئی یہی کام کر کے اس کا ثواب پہنچا سکتے ہیں؟

☆.....استاد: جی ہاں! مردے کے رشتے دار، دوست احباب قرآن مجید، درود شریف، کلمہ شریف اور کلمات طیبات وغیرہ پڑھ کر، خیرات صدقہ کر کے، کسی بھوکے کو کھانا کھلا کے، یا کسی ننگلہ کو کپڑا پہننا کے کوئی کنوں، بیتیم خانہ، مسجد بنانے کے یا مسجد میں صفائی، لکڑیاں، لوٹی یا کسی درسگاہ میں قرآن

مجید یاد یعنی کتاب وغیرہ دے کر یا اور کوئی ثواب کا کام کر کے ان جیسی تمام چیزوں کا ثواب اس مرنے والے کو پہنچ جاتا ہے اور اس کو بہت فائدہ ہوتا ہے، اگر وہ نیک تھا تو اس کے درجے بلند ہو جاتے ہیں اور اگر کٹھا گار تھا تو اس کے عذاب میں کمی ہو جاتی ہے۔ اس ثواب پہنچانے کو ایصال ثواب کہتے ہیں۔ شریعت میں اس کا ثواب پہنچانے کے لئے کوئی خاص وقت یا دن یا تاریخ یا مہینہ یا کوئی خاص عمل اور صورت مقرر نہیں ہے جس وقت دل چاہے جس نیکی کو کر کے ثواب پہنچا دیا جائے۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! ایصال ثواب کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ اور طریقہ کیا ہے؟

☆.....استاد: جو لوگ ایمان کی حالت میں فوت ہو جائیں اُن کیلئے دعاء و ایصال ثواب کرنا صرف جائز ہی نہیں بلکہ مسنون ہے۔ احادیث مبارکہ میں اس کی ترغیب اور کثیر واقعات آئے ہیں۔ لہذا جو شخص ایصال ثواب کا انکار کرے وہ احادیث مبارکہ کا منکر ٹھہرے گا۔ لیکن مردے کو ثواب اسی صورت میں پہنچے گا جب یہ عمل شریعت کے مطابق ہوگا۔ نئے خود ساختہ طریقوں کو متعین کر کے ایصال ثواب کرنا مردے کو کچھ فتح نہ دے گا۔ اور خرج کرنے والے کو بھی مال ضائع کرنے اور شہرت حاصل کرنے کے سوا کچھ باتوں نہیں آئے گا لہذا یہ جانا چاہئے کہ وہ طریقہ سب سے افضل اور زیادہ باعث ثواب ہو گا جو ریا کاری، دکھلوادے سے دور اور فقراء کیلئے زیادہ فتح بخش ہو۔

☆.....چنانچہ صدقہ خیرات میں سب سے افضل ہے کہ بغیر کسی کو بتلانے نقدی رقم مستحقین کو پہنچا دے۔

☆.....دوسر ا طریقہ یہ ہے کہ کسی کو بتلانے بغیر مستحقین کی ضروریات مثلًا راش، کپڑا دوائی وغیرہ خرید کر اُن تک پہنچا دے۔ نہ ان پر احسان جتنا نہیں اپنچاۓ۔

☆.....تیسرا طریقہ یہ ہے کہ خود ہی کچھ پڑھ کر نیت کر لے کہ یا اللہ اس عمل کا ثواب فلاں کو پہنچا دے۔ تو وہ پہنچ جاتا ہے۔ باقی اس میں نہ کسی کو بلا نے کی ضرورت ہے نہ ملک کرنے کی نہ واسطہ ڈھونڈنے کی اور نہ ہی لوگوں کو بتلانے کی کہ ہم نے یہ کچھ بھیجا ہے۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! کیا مرنے کے بعد پھر زندہ کیا جائے گا؟

☆.....استاد: جب ساری مخلوق مر جائے گی اور اللہ تعالیٰ جل شانہ سب کو دوبارہ زندہ کرنا چاہے گا

تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حکم سے حضرت اسرائیل علیہ السلام صور میں پھونک ماریں گے اس سے تمام عالم پھر پیدا ہو جائے گا، مردے زندہ ہو جائیں گے اور سب کے سب قیامت کے میدان میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سامنے اکٹھے حاضر ہوں گے۔ حساب لیا جائے گا، ترازو و مقرر کی جائے گی نیکیوں کا نامہ، اعمال ان کے داہنے پا تھیں اور گھنہ کاروں کا باہمیں پا تھیں میں دیا جائے گا۔ اجھے برے عمل ترازو میں تو لے جائیں گے ہر شخص کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا، پل صراط پر چلنا پڑے گا۔ نیک لوگ اس کو پار کر کے جنت میں پہنچ جائیں گے اور بد دین لوگ پھسل کر دوزخ میں گرجائیں گے۔

5 شاگرد: استاد گرامی! کیا یوم آخرت پر ایمان لانا بھی اسلام کے اركان میں سے ہے؟  
 ☆..... استاد: یوم آخرت پر ایمان لانا ان اركان میں سے ہے جن کے بغیر انسان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا اور جو شخص ان میں سے کسی ایک کا انکار کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

عقیدہ آخرت کی اسی اہمیت و افادیت کے پیش نظر اس عقیدہ پر ایمان و ایقان رکھنا ایک مسلمان کے لئے ناگزیر ہے اور جب تک اس پر ایمان نہ لائے کوئی انسان مسلمان نہیں ہو سکتا بلکہ مسلمان تو خیر بڑی چیز ہے جو یہ ہے کہ آخرت کا انکار انسان کو انسانیت سے گرا کر جیوانیت سے بدرت درجہ میں لے جاتا ہے اور سچی بات تو یہ ہے کہ ایمان باللہ کے بعد یہ دوسرا زبردست قوت ہے جو انسان کو قوانین اسلامی کے اتباع پر ابھارتی ہے۔

اسلام: جن تعلیمات پر مشتمل ہے اصولی اور عملی حیثیت سے ان کی اہمیتوں کے درجے الگ الگ ہیں، جائزہ بتاتا ہے کہ ان عقائد میں سب کی اہمیت یکساں نہیں بلکہ بعض کی زیادہ ہے اور بعض کی کم شروع کے تین عقائد بنیادی اہمیت کے ماںک ہیں اور باقی دراصل انہی تینوں کے لازمی تقاضوں یا شاخوں کی حیثیت رکھتے ہیں ایمان باللہ، ایمان بالآخرت، ایمان بالرسالت آخرت پر ایمان اسلام کے اہم ترین عقائد میں سے ہے جس پر قرآن نے ایمان باللہ کے بعد سب سے زیادہ زور دیا ہے یوں تو آخرت کا عقیدہ تقریباً تمام مذاہب میں کسی نہ کسی صورت میں موجود ہے مگر اسلامی تعلیمات نے جس وضاحت اور تفصیل کے ساتھ اس پر روشنی ڈالی ہے وہ بے مثال ہے۔

5 شاگرد: استاد گرامی! آخرت پر ایمان لانے والے کی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

☆..... استاد: آخرت پر ایمان لانے والا ایک ذمہ دار شخص ہوتا ہے۔

وہ غریبوں، مسکینوں، بے کسوں کا خیال رکھتا ہے، اور ہر ذی حق کو اس کا حق پورا پورا دیتا اور دلوتا تا ہے۔ اور وہ ہر اس بات کو اور اس کام کو اختیار کرتا ہے جو اس کی اخروی زندگی کے لئے مفید ہوں گے اور وہ اس ایسے کاموں اور باتوں سے پرہیز کرتا ہے جس سے اس کی آخرت کی زندگی پر زد پڑتی ہو اگرچہ دنیا کی زندگی میں اسے کسی قول یافل کی وجہ سے بڑی راحت و عزت اور لذت اور بڑا مال و دولت ہاتھ میں آنے کا یقین ہوتا بھی وہ ایسے کاموں سے اجتناب کرتا ہے۔  
 آخرت پر ایمان رکھنے والا انتہائی مخلص ہوتا ہے وہ ریا کاری جیسے امراض میں قطعاً گرفتار نہیں ہوتا کیونکہ وہ جو کار خیر بھی کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور آخرت کے لئے کرتا ہے۔ تو پھر اس ریا کاری کی کیا گنجائش۔

اسلام نے یوم آخرت کے عقیدہ کو اپنے ضابطہ اخلاق اور نظام شرعی کے لئے ایک زبردست پشت پناہ بنایا ہے اس کا ضابطہ اور نظام اپنی بقاء اور استحکام کیلئے ادی طاقت اور حاکمانہ اقتدار کا محتاج نہیں بلکہ وہ اس ایمان کے ذریعے انسان کے نفس میں ایسے طاقت و ضمیر کی تشكیل کرتا ہے جو کسی بیرونی لاج اور خوف کے بغیر انسان کو اپ سے آپ نیکوں کی طرف راغب کرتا ہے۔

۵..... شاگرد: استاد گرامی! دعا فرمادیجیے! کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر چلائے۔  
 ☆..... استاد: سُبْحَنَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ. (نسانی) اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ (وَعَلَيْهِ السَّلَامُ) وَأَنْزِلْهُ الْمَقْدُدَ الْمُقْرَبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَأَرْضَ عَنَا وَتَقَبَّلْ مِنَا وَأَذْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِنَا مِنَ النَّارِ وَأَضْلِعْ لَنَا شَانَنَا كُلَّهُ. (ابو داؤد) رَبِّ الْغَفْرَانِ وَأَرْحَمِنِي السَّبِيلَ الْأَقْوَمَ. (احمد)  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَأَذْخِلْنِي الْجَنَّةَ. (طبرانی) سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصْفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝



## فرشتوں کے متعلق عقائد

۵.....شاگرد: استاد گرامی! فرشتے کون ہیں اور ان کی تعریف کیا ہے؟

☆.....استاد: فرشتے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ایک مخلوق ہے جو نور سے پیدا ہوئے ہیں ان کو ہماری نظروں سے چھپا دیا گیا ہے، ہم ان کو نہیں دیکھ سکتے ان کو ملائکہ یعنی فرشتے کہتے ہیں وہ نہ مرد ہیں نہ عورت ہیں ان میں شادی پیاہ اور اولاد نہیں ہوتی۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! فرشتے کیا کرتے ہیں؟

☆.....استاد: اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کو بہت سے کاموں میں لگا رکھا ہے وہ کبھی اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے حکم کے خلاف نہیں کرتے، اللہ رب العزت نے جس کام میں انہیں لگا دیا ہے اس میں لگرہتے ہیں۔ وہ خواہشوں اور گناہوں سے پاک ہیں وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! فرشتے کتنے ہیں؟

☆.....استاد: فرشتوں کی گنتی اللہ تعالیٰ جل شانہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہاں اتنا ہمیں معلوم ہے کہ فرشتے بہت ہیں اور ان میں سے چار فرشتے متقرب اور مشہور ہیں۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! وہ چار فرشتے کون سے ہیں؟ اور ان کے کیا کیا کام ہیں؟

☆.....استاد: ان میں سے ایک حضرت جبرایل علیہ السلام جو اللہ تعالیٰ جل شانہ کے پیغمبروں کے پاس اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے پیغام اور حکم لایا کرتے تھے۔ بہت سے فرشتے ان کے ماتحت ہیں جب کافروں کی گنگوں سے لڑتے تھے تو حضرت جبرایل علیہ السلام اپنے ساتھ فرشتوں کو لے کر کافروں سے لڑنے اور پیغمبروں کی مدد کرنے کے لیے آیا کرتے تھے کبھی کبھی اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ان کے ہاتھوں کافروں پر عذاب بھی بھیجا اور وہ کافر اجڑنے اور بتاہ و بر باد ہو گئے۔

دوسرے حضرت میکائیل علیہ السلام جو روزی پکچانے اور بارش کا انتظام کرنے پر مقرر ہیں ان کے ماتحت بھی بے شمار فرشتے ہیں کچھ فرشتے بادلوں کا انتظام کرتے ہیں، کچھ ہواؤں کا، کچھ دریاؤں کا، کچھ نہروں اور تالابوں پر مقرر ہیں۔

تیرے حضرت عزرائیل علیہ السلام جو لوگوں کی روچیں قبض کرتے ہیں بے شمار فرشتے ان کے بھی ماتحت ہیں یہ جس فرشتے کو چاہتے ہیں کسی کی جان نکالنے کے لیے بیکھج دیتے ہیں اور نیک لوگوں کی جان نکالنے والے فرشتے الگ ہیں اور برے لوگوں کی جان نکالنے والے فرشتے الگ ہیں۔ چوتھے حضرت اسرافیل علیہ السلام جو قیامت کے دن صور پھونکیں گے جس سے تمام دنیا نما ہو جائے گی پھر دوبارہ صور پھونکیں گے تو سب دوبارہ زندہ ہو جائیں گے۔

یہ چار فرشتے اللہ کے مقرب اور بہت زیادہ مقام و مرتبے والے ہیں ان چاروں فرشتوں کے علاوہ اور جتنے فرشتے ہیں ان میں بعض کا مرتبہ بعض سے کم ہے اور بعض کا مرتبہ بعض سے زیادہ ہے یہ فرشتے بھی کسی کام میں لگے ہوئے ہیں۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! کیا انسان کے ساتھ بھی کسی فرشتے کی ڈیوٹی ہے؟

☆.....استاد: ہی ہاں! ہر آدمی کے ساتھ دو فرشتے ہیں ایک فرشتہ اس آدمی کی نیکیاں لکھتا رہتا ہے اور دوسرا اس کے گناہوں کو لکھتا رہتا ہے ان فرشتوں کو "کراماً کاتبین" کہتے ہیں۔

۶.....شاگرد: استادِ گرامی! کیا انسان کے ساتھ اور بھی فرشتے مقرر ہیں؟

☆.....استاد: ہی ہاں! کچھ فرشتے لوگوں کو بلاوں اور تکلیفوں سے بچانے پر مقرر ہیں، جن لوگوں کے واسطے اللہ تعالیٰ جل شانہ کا حکم ہوتا ہے یا ان لوگوں کی حفاظت کرتے رہتے ہیں ان کو حفظہ کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر آدمی کے مرجانے کے بعد دو فرشتے اس سے سوال کرنے کے لئے آتے ہیں ان کو مکرر کیمر کہتے ہیں۔ کچھ فرشتے دنیا میں چکر لگاتے رہتے ہیں، جہاں کہیں اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ذکر ہوتا ہے یادِ دین کی باقوں کا سبق پڑھایا جاتا ہے یا وعظ ہوتا ہے، قرآن شریف یادرو د شریف پڑھا جاتا ہے ہاں آتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے پاس جا کر گواہی دیتے ہیں کہ کون کون آدمی ان نیک کاموں میں مشغول تھا ان فرشتوں کو "سیا مین" کہتے ہیں۔ کچھ فرشتے جنت اور دوزخ کے کاموں کا انتظام کرنے پر مقرر ہیں اور کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے تحنت کے اٹھانے پر مقرر ہیں اور کچھ فرشتے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی خوبیاں بیان کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

۷.....شاگرد: استادِ گرامی! کیا ان فرشتوں کی ڈیوٹی تمام وقت ہوتی ہے؟

☆.....استاد: جو فرشتے دنیا میں لگے ہوئے ہیں ان کی صبح اور عصر کی نماز کے وقت بدی ہوتی رہتی ہے جو صبح کی نماز کے وقت آتے ہیں وہ عصر کی نماز کے وقت چلے جاتے ہیں اور ان کے بدے

رات کو کام کرنے والے آجاتے ہیں پھر یہ صبح کی نماز کے وقت چلے جاتے ہیں اور دن میں کام کرنے والے آجاتے ہیں۔

۰.....شاگرد: استاد گرامی! کیا فرشتوں پر ایمان لانا بھی ضروری ہے؟

☆..... استاد: جی ہاں! ایمان بالملائکہ یعنی فرشتوں پر ایمان لانا بھی ضروری ہے جن کے بغیر بندے کا ایمان نہ تو درست ہوتا ہے اور نہ یہ قبول کیا جاتا ہے اور مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ معزز فرشتوں پر ایمان لانا واجب ہے اور اگر کوئی شخص ان کے وجود، یا ان میں سے بعض کے وجود کا انکار کرے تو وہ کافر ہے اور کتاب و سنت اور اجماع امت کا مخالف ہے۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! کیا فرشتوں کی طرح کوئی اور مخلوق بھی ہے جو انسان کو نظر نہیں آتی؟

☆.....استاد: اللہ تعالیٰ جل شانہ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے وہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتی ان کو جن کرتے ہیں۔ ان میں بھی یہک و بدسب طرح کے ہوتے ہیں، ان کی اولاد بھی ہوتی ہے۔ ان سب میں زیادہ مشہور، شریار ملیک یعنی شیطان ہے۔

۵۔۔۔ مشاگرو: استادِ گرامی! دعا کرو مجھے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو اپنی فرمابنگرداری کی طرف پھیردے۔

☆.....استاد: اللهم رب جبريل و ميكائيل و اسرافيل فاطر السموات والأرض عالم الغيب والشهادة أنت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلرون إهدنِي لما اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطِ مُسْتَقِيمٍ. (سلم،ابوداود،ترمذی)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا أَمْرَتَنَا أَن نُصَلِّي عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرِضِي، لَهُ ۝

اللَّهُمَّ مُصْرِفُ الْقُلُوبِ صَرِفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاغِيْتَكَ . (مسلم، نسائي)  
 اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّذْنِي . (مسلم) سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصْفُونَ وَسَلَّمَ عَلَى  
 الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ٥



## کتابوں کے متعلق عقائد

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟

☆.....استاد: اللہ تعالیٰ جل شانہ کی کتابوں پر ایمان رسولوں کے ذریعے و قائم فتوحات جو ہدایت نامے سمجھے ہیں وہ بہت ہیں اور وہی حق و باطل کی کسوٹی ہیں اور ان ہدایت ناموں میں اللہ تعالیٰ کی بندگی اور بندوں کے لیے زندگی گزارنے کا دستور ہوتا ہے، لہذا ان کی رہنمائی پر پورا پورا اعتماد کیا جائے ان پر عمل پیرا ہونے میں سراسر فرع ہے اور ان کی مخالفت میں سراسر نقصان و خسروں ہے، جن لوگوں نے انہیں اپنا دستور بنایا اور اس کے مطابق چلے تو وہ دنیا و آخرت دونوں حاظت سے کامیاب کامران ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ آسمان سے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں اپنے پیغمبروں پر اتاریں ان میں چھوٹی کتابوں کو صحیفہ کہتے ہیں یہ صحیفے بہت سے پیغمبروں پر اتارے گئے۔ ان میں سے بڑی کتابوں کی تعداد چار ہے۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! بڑی چار کتابیں کون سی ہیں اور کن پیغمبروں پر نازل ہوئیں؟

☆.....استاد: چار بڑی کتابیں یہ ہیں:

(۱).....تورات: حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۲).....زبور: حضرت داؤد علیٰ نبینا و علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۳).....انجیل: حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

(۴).....قرآن مجید: سید المرسلین خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کے متعلق ایک مسلمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

☆.....استاد: ہر مومن مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید سمیت جتنی بھی کتابیں و صحیفہ انبیاء علیہم السلام پر نازل فرمائے وہ سب بحق ہیں ان میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرنا کفر ہے۔

☆.....ارشادِ خداوندی ہے: وَاللَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قِبْلَكَ.

”(چے مون) وہ لوگ ہیں جو اس پر بھی ایمان لائے جو آپ پر نازل کیا گیا اور اس پر بھی جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے نازل کیا گیا۔ (ابقرہ)  
بنتہ یہ بات ضرور ہے کہ اس وقت قرآن کریم کے علاوہ تمام کتب سابقہ منسوخ ہیں اور کوئی بھی دنیا میں اصلی حالت میں موجود نہیں۔“

۵..... شاگرد: استادِ گرامی! ان کتابوں میں مرتبے کے لحاظ سے کون سی کتاب بڑی ہے؟  
☆..... استاد: ان تمام کتابوں میں سب سے زیادہ مرتبہ قرآن مجید کا ہے، قرآن مجید کے آنے سے باقی تمام کتابوں کے قوانین و احکام بند ہو گئے۔ قیامت تک قرآن مجید کے احکام جاری رہیں گے، اب کوئی کتاب آسمان سے نہیں آئے گی۔

اور دوسری کتابوں کو بے دین لوگوں نے بدل ڈالا لیکن قرآن مجید کی حفاظت کرنے کا خود اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ اس لئے قیامت تک اس میں ایک نظر کی بھی کسی زیادتی نہیں ہو سکتی۔  
۵..... شاگرد: استادِ گرامی! تحریف قرآن کے متعلق ایک مسلمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟ کیا باقی کتابوں کی طرح اس میں رو بدل ممکن نہیں؟

☆..... استاد: ہر مومن مسلمان پر یہ عقیدہ رکھنا لازم ہے کہ جو قرآن مجید ہمارے پاس موجود ہے مسپاروں پر مشتمل ہے یہ کامل غیر محرف قرآن ہے جس طرح اور جتنا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے نازل فرمایا اسی طرح اور اتنا موجود ہے جس میں نہ تبدیلی ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے کفار و منافقین نے قرآن مجید میں رو بدل کی نہ موم کوششیں کی ہیں لیکن ہمیشہ ناکام ہوئے۔

☆..... ارشادِ خداوندی ہے: ﴿إِنَّكَ الْكَاتِبُ لَا رَبَّ يَنْهَا فِيهِ﴾ (ابقرہ)  
”یہ ایسی کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔“

☆..... ایک ارشاد مبارک ہے: ﴿إِنَّا نَعْنُونَ نَزَّلْنَا الْذِكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الجم)۔  
”تحقیق ہم نے قرآن اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“  
۵..... شاگرد: استادِ گرامی! احکام قرآنیہ کے متعلق ایک مسلمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟  
استاد: ہر مومن مسلمان پر فرض ہے کہ یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے جتنے بھی احکامات

قرآن کریم میں نازل فرمائے ہیں وہ سب بحق ہیں ان سب کو ماننا اور ان پر عمل کرنا ہر صاحب ایمان پر لازم ہے چاہے ہماری عقل میں آئیں یا نہ آئیں اور معاشرتی حالات اس کے مطابق ہوں یا مخالف اور جو اس کا انکار کرے وہ کافر اور ہمیشہ کیلئے جھنپتی ہے۔

☆.....ارشادِ خداوندی ہے:

**وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ (الْمَائِدَةٌ)**

”اور جس نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کے نازل کردہ احکامات کے مطابق فیصلہ نکیا وہ کافر ہے۔“

☆.....او ر دوسرا مقام پر فرمایا: **وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ وَهُمْ فِيهَا خَلِدُونَ ۝ (الاعراف آیت ۳۶)** ”جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹالیا اور ان سے اعراض کیا (منہ موڑا) وہ سب جھنپتی ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے

5.....شاگرد: استاد گرامی! صحیفے کتنے ہیں اور کن کن پیغمبروں پر نازل ہوئے؟

☆.....استاد: صحیخوں کی تعداد معلوم نہیں ہاں کچھ صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر اور کچھ حضرت شیث علیہ السلام اور کچھ حضرت اور یہیں علیہ السلام اور کچھ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے۔ ان کے علاوہ اور بھی صحیفے ہیں جو بعض پیغمبروں پر نازل ہوئے۔

5.....شاگرد: استاد گرامی! تحریف شدہ تورات، زبور، انجیل اور صحائف کے متعلق کیا عقیدہ رکھنا چاہیے؟

☆.....استاد: ان سب کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کی کتابیں تو ہیں۔ لیکن چونکہ ان کتابوں میں بعد کے لوگوں نے رد و بدل کر دیا ہے لہذا موجودہ کتابیں جو تورات زبور، انجیل وغیرہ کے نام سے مشہور ہیں یہ وہ اصل نازل شدہ کتابیں نہیں ہیں بلکہ ان میں تحریف ہوئی ہے ان کے متعلق یقین نہیں رکھنا چاہیے کہ یہ اصل کتابیں ہیں۔

5.....شاگرد: آسمانی کتابوں میں آخری کتاب کون سی ہے؟

☆.....استاد: آسمانی کتابوں میں سب سے آخری اور کامل و مکمل کتاب قرآن مجید ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور محفوظ بھی ہے۔ یعنی سابقہ کتابوں میں حتیٰ ایسی باتیں تھیں جن کی تبلیغ ہمیشہ اور ہر زمانے میں ضروری ہوتی ہے وہ سب قرآن مجید میں موجود ہیں۔ لہذا یہ تمام کتب

سادویہ کے ضروری مضمایں پر حاوی اور سب سے مستغفی کر دینے والی اور قیامت تک انسانیت کی رہنمائی کرنے والی اللہ تعالیٰ جل شانہ کی آخری کتاب (قرآن مجید) ہے، جس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ جل شانہ نے لیا ہے اور اس حفاظت الہی کی وجہ سے آج تک قرآن مجید کا ایک ایک لفظ حفوظ ہے۔ اس میں ایک نقطہ کی بیشی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہو سکے گی۔ قرآن مجید ایک معجزہ ہے، چنانچہ تمام دنیا میں کراس کی نظیر اور مش پیش نہ کر سکی اور نہ پیش کر سکتی ہے۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! یہ کیسے معلوم ہوا کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے؟

☆.....استاد: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ جل شانہ کی کتاب ہے اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر نازل کی ہے یعنی اتاری ہے۔

۵.....شاگرد: قرآن مجید حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پورا ایک مرتبہ اترایا تھوڑا تھوڑا؟

☆.....استاد: تھوڑا تھوڑا نازل ہوا کبھی ایک آیت کبھی دو چار آیتیں کبھی ایک سورۃ جیسے ضرورت ہوئی گئی اترتا گیا۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! کتنے عرصے میں قرآن مجید نازل ہوا؟

☆.....استاد: تیس سال کے عرصے میں۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! قرآن مجید کس طرح نازل ہوتا ہے؟

☆.....استاد: حضرت جبرائیل علیہ السلام آم کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آیت یا سورۃ سنا دیتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سن کر یاد کر لیتے تھے اور لکھنے والے کو بلا کر لکھوادیتے تھے۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود کیوں نہیں لکھ لیتے تھے؟

☆.....استاد: اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُمیٰ تھے۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! اُمیٰ کسے کہتے ہیں؟

☆.....استاد: جس نے کسی سے لکھنا پڑھنا نہ سیکھا ہوا سے امی کہتے ہیں اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں کسی سے علم نہیں سیکھا تھا لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مخلوق سے زیادہ علم دیا تھا۔

۵..... شاگرد: استاد گرامی! کیا قرآن مجید اللہ تعالیٰ جل شانہ کا حقیقی کلام ہے؟

☆..... استاد: میں ہاں! قرآن مجید اللہ تبارک و تعالیٰ کا حقیقی کلام ہے اور غیر مخلوق ہے، قرآن مجید ایک نور ہے اور باعثِ ہدایت ہے اور اس میں جو کچھ ہے اس کی پیروی کرنا اور اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ آسمانی کتابوں میں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن پاک کو جو مرتبہ عطا فرمایا ہے وہ کسی بھی دوسری کتاب کو عطا نہیں فرمایا۔ کیونکہ کلامِ تکم سے ہے جس کے معنی ہیں پڑھنا، تکم صرف قرآن کریم کا اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے، باقی کتابوں اور صحیفوں کو اتارا تو حق تعالیٰ جل شانہ نے ہے مگر ان کا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے پڑھانہیں ہے۔ اس لیے حقیقت میں کلامِ اللہ صرف قرآن پاک ہی ہے کیونکہ تورات تو ایک ہی دفعہ یکبارگی کتابت شدہ اور لکھنی تکھائی مل گئی۔ لیکن کلامِ اللہ (یعنی قرآن مجید) ہر وقت اس صفت سے متصف رہا ہے کیونکہ کلامِ کلام وہ بات ہے جو بولی جائے اور قرآن کے نزول کی کیفیت بھی اس طرح ہے کہ وحی الہی کی آواز ہوتی تھی جس کو کافنوں سے سناجاتا تھا اور پھر زبان سے ادا کر دیا جاتا تھا۔ لہذا فی الحقیقت قرآن ہی کلامِ الہی ہے جو اللہ کی ذات کے اندر سے نکلا ہے اور بالآخری ذات ہی کی طرف لوٹ جائے گا۔ اسی لئے ایک حدیث میں وارد ہوا ہے:

☆..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تَبَرُّ كُوْا بِالْقُرْآنِ فَإِنَّهُ كَلَامُ اللَّهِ وَخَرَجَ مِنْهُ.

”قرآن سے تمہر کا حاصل کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کا کلام ہے، اور اس سے نکلا ہے۔“

اس کا مطلب یہ ہے کہ کائنات میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کے بے شمار تبرکات و انعامات ہیں لیکن قرآن سب سے اعلیٰ تبرک و انعام ہے۔ اس لئے کہ اور جتنی بھی تبرکات ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے پیدا کردہ تو ہیں مگر اللہ تعالیٰ جل شانہ کے اندر سے کوئی نہیں نکلا لیکن قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور ان کے اندر سے نکلا ہے اور وہ علم خداوندی کا ترجمان ہے۔ لہذا باقی آسمانی کتابوں کے مقابلہ میں قرآن کی یہ خصوصیت ہوئی کہ وہ حقیقی کلامِ الہی ہے۔ جبکہ دوسری کتابوں کا کلامِ الہی ہونا محض حکمی و مجازی درجہ میں ہے۔ (فضائل حفظ قرآن، صفحہ نمبر ۱۸۱)

☆..... ارشاد خداوندی ہے: ذِكْرَ الْكِتَبِ لَا رَبَّ فِيهِ هُدَىٰ لِلْمُتَّقِينَ ۵

اس کتاب میں کوئی شک و شبہ نہیں اور یہ پر ہیر گاروں کے لئے باعث ہدایت ہے۔

☆ ..... نیز فرمایا: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي ~ أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَتْ مِنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۝

”وہ رمضان کا مہینہ تھا جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا۔ جو لوگوں کے لئے باعث ہدایت اور اس میں ہدایت کی اور (حق و باطل کے درمیان) فرق کرنے کی نشانیاں ہیں۔“

معلوم یہ ہوا کہ آسمانی کتابیں بندوں کے لئے دنیا اور خرت کی سعادت کی صاف میں اور ان کے لئے دنیا میں گزر بس رکرنے کے لیے ایک نظام زندگی اور دستور حیات ہیں اور لوگوں کے اختلاف کی صورت میں ان کے درمیان فیصلہ کرنے والی ہیں۔

○ ..... شاگرد: استاد! کتابیں نازل کرنے کی کچھ اور حکمتیں بھی ہیں؟

☆ ..... استاد: اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنی کتابیں متعدد حکمتوں کے پیش نظر نازل فرمائیں ان میں چند حکمتیں یہ ہیں:

(۱) ..... اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنی کتابیں اس لیے نازل فرمائیں تاکہ اس کے بندے اپنے تمام مسائل میں انہیں اپنا مرکز و مرجع بنائیں اور ہر مسئلہ میں ان کی طرف رجوع کریں۔

(۲) ..... دوسری حکمت یہ ہے کہ لوگ ان کے ذریعے فیصلے کر سکیں اپنے باہمی اختلافات کا فیصلہ قرآن مجید کے ذریعے کریں اور تمام تنازعہ امور میں کتاب اللہ کی طرف رجوع کریں، اور کتاب اللہ جو فیصلہ کر دے اس کے سامنے اپنے آپ کو جھکا دیں اور اسے کھلے دل سے تسلیم کریں۔

(۳) ..... تیسرا حکمت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد اللہ کا دین ان کتابوں کے ذریعے محفوظ رہے اس نئے رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان کے بعد (یعنی اگر تم نے انہیں مضبوطی سے تمام لیا تو) کہی گمراہ نہیں ہو گے ایک ہے کتاب اللہ (قرآن مجید) اور دوسری ہے میری سنت، اور یہ دونوں کبھی جدا جانا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ حوض پر میرے پاس آئیں گی۔

☆ ..... فرمانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

مَنْ إِقْتَدَىٰ بِكَتَابِ اللَّهِ لَا يَضُلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَسْقُى فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ تَلَّا . (مشکوٰۃ)

لیعنی جس نے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی کتاب کو اپنارہنمایا، دنیا میں گمراہ نہیں ہو گا اور آخرت میں بد بخت نہیں تھہرے گا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

فَمَنْ أَتَيْعَ هُدًى فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى۔

”جس نے میری ہدایت کا اتباع کیا وہ نہ گمراہ ہو گا نہ بد بخت تھہرے گا۔“

اس سے ثابت ہوا کہ اتباع سنت یہی ہے کہ جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اسی طرح کرے، لگھائے بڑھائے نہیں۔ اتباع کی حقیقت قدم بقدم چلتا ہے، پھر جس طرح اگر ایک قدم پیچھے رہ گیا تو اتباع نہیں رہی، اسی طرح اگر ایک قدم آگے پڑ گیا تو بھی اتباع نہ رہی، اسی لئے کثرت عبادت کچھ کمال نہیں مگر رسول کی اتباع میں عبادت کرنا یہ کمال ہے، گویا کہ عبادت کی حقیقت ہے اتباع رسول اور مصیت کی حقیقت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی۔

خلاصہ یہ ہوا کہ ”عمل صالح کی دو بنیادیں ہیں ایک اخلاق اور دوسرا اتباع سنت اخلاص کو کلمہ کا پہلا جز بیان کر رہا ہے، وہ یہ ہے لا اله الا الله اور اسی کلمہ کا دوسرا جز محمد رسول الله سے اتباع سنت لکھتا ہے اسی لئے طریق صواب وہی ہے جس کو سرا ردو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھا دیا ہے یا جو آپ کے تبعین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمعیں کا تعالیٰ ہے اس کا حاصل یہ نکلا کہ جس عمل میں لا اله الا الله محمد رسول الله شامل ہو گا، یہ عمل صالح ہو گا۔

(۲) ..... چوتھی حکمت یہ ہے کہ یہ کتابیں لوگوں پر اللہ تعالیٰ جل شانہ کی حججت کے طور پر قائم رہیں تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ میرے پاس تو کوئی نصیحت کرنے والا آیا ہی نہ تھا اور چونکہ کتاب اللہ (قرآن مجید) موجود اور بفضل اللہ محفوظ و مامون ہے اس لیے یہ واجب الاتّباع ہے جیسا کہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

إِتَّبِعُوا مَا نَزَّلَ إِلَيْكُمْ مِّنْ رِّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُرْبِهِ أَوْ لِيَاءَ طَمَّ

تم لوگ اس چیز کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تاری طرف نازل کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کو چھوڑ کر دوسرا سر پرستوں کی پیروی مت کرو۔

☆..... اور فرمایا: وَهَذَا كَتَبٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَرَّكٌ فَاتَّبِعُوهُ وَاتَّقُوا لَعْلَكُمْ تُرْحَمُونَ ۵

”اور یہ ایک کتاب ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے، یہ بڑی برکت والی ہے لہذا تم اس کی پیروی کر وادر ڈرتے رہوتا کتم پر حرم کیا جائے۔“

۵..... شاگرد: استاد گرامی! آپ نے تیسری حکمت کے ضمن میں سنت کے متعلق فرمایا ہے، سنت کے متعلق بتادیں کہ سنت کے کہتے ہیں؟

☆..... استاد: لفظ ”سنت“ آپ کثرت سے سنتے ہیں۔ ”سنت“ کے لغوی معنی ہیں ”طریقہ“ جب یوں کہا جائے کہ ”رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت“ تو اس کا مطلب ہے رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کس چیز میں طریقہ؟ پوری زندگی کے اعمال میں زندگی کے تمام شعبوں میں۔

عام طور پر قرآن و سنت کی اصطلاحات میں جب لفظ ”سنت“ بولا جاتا ہے تو اس سے مراد ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ۔ خواہ وہ فرض ہو یا واجب، سنت موکدہ ہو یا غیر موکدہ آداب میں سے ہو یا شرائط میں سے یہ سب سنت کے اصطلاحی مفہوم میں داخل ہیں۔

غرضیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اقوال و افعال جو احادیث میں بیان کئے گئے ہیں، وہ سب کے سب سنت ہیں، کیونکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہیں البتہ پھر حکم کے اعتبار سے کوئی فرض ہے اور کوئی واجب، کوئی سنت ہے اور کوئی مستحب۔

اس کے علاوہ اسلام نے کمال جامعیت کے ساتھ مکمل زندگی گزارنے کا ایک مکمل نظام دیا جس میں سب سے اہم چیز ”ابتاع سنت“ ہے۔ جو پیدائش سے موت تک کے تمام امور پر محیط ہے۔ خیر القرون سے تاہنوز جملہ صلحاء کی زندگی میں جو چیز سب سے زیادہ عیاں ہے وہ ”ابتاع سنت“ کے اہتمام کی فکر ہے۔ اس دور کے چاروں سلاسل کے مشائخ عظام بھی اپنے متعلقین کو ابتاع سنت کے ذریعے سلوک کی منازل طے کرتے ہیں۔

۵..... شاگرد: استاد گرامی! ابتاع سنت کے ثرات کیا ہیں مختصر طور پر بتادیں؟

☆..... استاد: جب آپ سنت پر عمل کرنا شروع کر دیں گے تو کچھ عرصے بعد آپ کو اپنی زندگی میں ایک خوشگوار تبدیلی محسوس ہو گی، چین و سکون نصیب ہو گا، کاموں میں آسانی اور برکت نظر آئے گی دولت اور وقت میں برکت ہو گی اور وہ لوگ جو آپ سے نفرت کرتے ہیں، وہ آپ سے محبت کرنے

والے بن جائیں گے، آپ ہر دعیریز بنتے چلے جائیں گے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر ایسی دلکشی اور کرشش ہے کہ دوسروں کو اپنی طرف کھینچتی ہے، حتیٰ کہ کافر کو اپنی طرف کھینچتی ہے، کافر بھی جب کسی سنت پر عمل کرنے والے کو دیکھے گا تو اس کی طرف مائل ہو گا۔

۵..... شاگرد: استادِ گرامی! اب سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کی پیروی کس طرح کی جائے۔

☆..... استاد: اس کے دورانستے ہیں اور دونوں عمل کرنا ضروری ہے۔

(۱)..... ”انما الاعمال بالیات“ سے ثابت ہے، یعنی علمون کا دارو مدaranیتوں پر ہے اور نیت کا مطلب پختہ ارادہ ہے قلبی نیت کے بغیر صرف لفظی نیت کے الفاظ کافی نہیں، ایسی کپی نیت جس کے بعد عمل کا آغاز ہو۔

(۲)..... سنتوں کا عمل کرنے کی نیت سے صحیح صحیح مطالعہ کرنا یعنی ایک ایک سنت کا مطالعہ کرتے جائیں اور اپنے عمل میں لاتے جائیں اس کے لئے عربی میں تو بے شمار احادیث کی کتب موجود ہیں اور ہمارے اکابر نے (اللہ تعالیٰ انہیں جزاۓ خیر عطا فرمائے) اردو میں بھی بہت بڑا ذخیرہ احادیث منتقل فرمادیا ہے..... اس موضوع پر اردو میں بہترین کتابیں۔ (۱)..... اسوہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (۲)..... علیکم بستی۔ (۳)..... پیارے رسول کی پیاری باتیں۔ (۴) تفصیل کے لیے شائقیٰ کبریٰ کا مطالعہ مفید ہے۔

۵..... شاگرد: استادِ گرامی! اللہ تعالیٰ جل شانہ کتابوں پر ایمان لانے سے ہماری زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوں گے مفترط پر بتا دیں؟

☆..... استاد: اللہ تعالیٰ جل شانہ کی کتابوں پر ایمان لانے سے انسان کی زندگی پر یہ اثر پڑے گا کہ وہ اس سے محبت رکھے گا اس کی تعلیم وہدایت و رہنمائی پر اعتماد اور بھروسہ کرے گا اور اس کو اپنی زندگی کا دستور بنائے گا اور اس کے مطابق چلنے میں خیر و نفع کی امید رکھے گا اور اس کے خلاف سے لرزائ وتر سائ رہے گا، اسی طرح ہر شخص ان کتابوں کی رہنمائی میں دنیا و آخرت کی بھلائی و کامیابی حاصل کر سکے گا۔

لیکن اگر کوئی فرد "کتاب اللہ" پر ایمان لانے کا مردی تو ہے مگر اس کو اپنا دستور نہیں بناتا اس کے مطابق چلنے میں نفع کی امید نہیں رکھتا اور اس کے خلاف چلنے سے لرزائ اور ترسائ نہیں تو ایسا شخص اور طبقہ دونوں کتاب اللہ پر ایمان کے باوجود ایمان سے خالی اور اپنے دعویٰ ایمان میں جھوٹے ہیں۔

صوم ہے ایمان سے ایمان رخصت صوم گم  
قوم ہے قرآن سے قرآن رخصت قوم گم  
مختصر طور پر قرآن پاک ایک عظیم نعمت الہی، ایک عظیم کتاب، نبیین و مصدق ہے، قرآن  
مسلمانوں کا دستور اور منشور اور سرمایہ افتخار ہے۔ خصوصیات قرآن، سرچشمہ ہدایت، حق و باطل کا  
فاصل، تقرب الہی کا ذریعہ انسانی دھنوں کا واحد علاج ہے۔

۵..... شاگرد: استاد جی! دعا فرمادیں اللہ سبحانہ تعالیٰ مجھے اور مجھے جیسے اور نا سمجھ لوگوں کو عمل کی توفیق دیں۔

☆..... استاد: اللہمَ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَمِلْءُ الْأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ  
مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ أَهْلِ الشَّاءِ وَالْمَجِيدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ  
لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْقُضُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (مسلم)  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَلَّا السَّمَوَاتِ وَمَلَّا الْأَرْضِ وَمَلَّا الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۵  
اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعُ الْحِسَابِ أَهْزِمُ الْأَخْزَابَ اللَّهُمَّ أَهْزِمْهُمْ وَرَزِّلْهُمْ (بخاری)  
اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُنْجِرٍ السَّحَابِ وَهَازِمُ الْأَخْزَابِ أَهْزِمْهُمْ وَأَنْصُرْنَا  
عَلَيْهِمْ۔ (بخاری، مسلم، ابو داؤد)

اللَّهُمَّ أَعِنْنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَخُسْنِ عِبَادِتِكَ۔ (ابو داؤد،  
نسائی، احمد، حاکم)

اللَّهُمَّ اتِّبِعْنِي أَفْضَلَ مَا تُؤْتِنِي عِبَادَكَ الصَّلِحِينَ۔ (ابن خزیم، نسائی، ابن حنیف)  
سُبْحَنَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۵ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۵ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
رَبِّ الْعَلَمِينَ ۵



## تقدیر کے متعلق عقائد

۵.....شاگرد: استادِ اسلامی! تقدیر کے کہتے ہیں؟

☆.....استاد: دونوں جہان میں جو کچھ برا بھلا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کے ہونے سے پہلے اس کو جانتا ہے اور ہر چیز کے متعلق اللہ تعالیٰ جل شانہ کا پہلے سے ایک اندازہ مقرر ہے اس اندازے اور علم کو تقدیر کہتے ہیں کوئی چھوٹی چیز اور بات اللہ تعالیٰ جل شانہ کے اندازے سے باہر نہیں ہے۔ بری چیزوں کے پیدا کرنے اور ان کے پیش آنے میں بھی بہت سے راز پوشیدہ ہیں جن کو ہر شخص نہیں جانتا ہم کو تو ایمان لانا چاہیے کہ خدا تعالیٰ جل شانہ کے حکم سے جو کچھ ہوتا ہے سب بحق ہے۔

۵.....شاگرد: استادِ اسلامی! کیا بندے ہر قسم کی بھلائی اور برائی سمجھ سکتے ہیں؟

☆.....استاد: بندوں کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے سمجھ اور ارادہ عطا فرمایا ہے یعنی بندے ہر چیز کی بھلائی اور برائی کو سمجھ سکتے ہیں اور جو گناہ اور ثواب کے کام کرتے ہیں اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔ البتہ بندوں میں کسی کام کے پیدا کرنے کی طاقت نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے بندوں کو کسی ایسے کام کرنے کا حکم نہیں دیا جو بندوں سے نہ ہو سکے، کوئی چیز اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ذمے لازم اور ضروری نہیں ہے وہ جو کچھ کرے اس کی عنایت اور مہربانی ہے اور جو نہ کرے اس کی شکایت کرنے کا کسی کو حق نہیں ہے۔

۵.....شاگرد: استادِ اسلامی! جب کسی انسان کی پیدائش سے پہلے ہی اس کی تقدیر میں گناہ کرنا لکھ دیا گیا ہے تو اس پر پھر سزا ملامت کیوں ہے؟

☆.....استاد: کیونکہ انسان کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اختیار و ارادہ بھی عطا کیا ہے اسے متعدد صلاحیتوں سے نوازا ہے جن کی بناء پر وہا چھڑا اور برے کی تمیز کر سکتا ہے، اور اسی اختیار اور اس کی صلاحیتوں کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اسے مکفی بنایا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَهَدَىٰ نِسْلَةُ النَّجَدَ يُنِينُ<sup>۵</sup> ”اور ہم نے اسے دونوں راستے دکھادیئے۔“ (البلد۔ ۱۰)

لیعنی خیر شر کے ایمان کفر کے اور سعادت مندی اور بد بخشی کے دونوں راستے ہم نے اسے دکھادیئے ہیں اور معاملہ اس پر چھوڑ دیا ہے ہاں اللہ تعالیٰ جل شانہ کو اس بات کا سابق و ازی عالم حاصل ہے کہ وہ کون ہی راہ اختیار کرے گا؟ لیکن اس علم کو انسان کے اچھی یا بری راہ اپنانے میں کوئی دخل نہیں انسان اگر کوئی راہ اپناتا ہے تو اپنے اختیار سے جیسا کہ:

☆.....اللہ تعالیٰ جل شانہ کافرمان ہے: لَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمُ<sup>۵</sup> (الثویر۔ ۲۸)

یہ (نفعیت ہے) اس شخص کے لئے جو تم میں سے سیدھی راہ پر چلتا چاہے۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے، اور ان پر کتنا میں نازل فرمائیں اور ان کے ذریعے حق اور باطل کو واضح فرمادیا، لہذا ان دلائل کی بنا پر انسان کو مجبور مغض قرار دینا بالکل غلط ہے۔

۵.....شاعر گرد: استادِ گرامی! بندے کا تقدیر کے بارے میں کیا الائچے عمل ہونا چاہئے؟

☆.....استاد: بندہ حسپ مقدور واجبات و فرائض پر عمل کرے اور محبتات سے ابھتاب کرے اور اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ جل شانہ سے مدد طلب کرتا رہے اور اس سے دعا کرے کہ وہ اس کے لئے خیر و بھلائی کے اعمال میسر فرمادے، صرف اسی پر توکل کرے اسی کی پناہ طلب کرے اور بھلائی کے حصول اور برائی کے ترک کرنے پر اس کا مختار ہے۔

اور انسان پر لازم ہے کہ وہ تقدیر میں لکھی ہوئی چیز پر جزع و فزع نہ کرے بلکہ صبر کا مظاہرہ کرے اور وہ اس بات پر لقین کرے کہ یہ سب کچھ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے ہے جس پر اسے راضی رہنا چاہیے اور اس سے تشیم کرنا چاہیے۔

☆.....رسول اللہ: صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

اس بات کا اچھی طرح سے یقین کرلو کہ جو چیز اللہ تعالیٰ تجوہ سے روک لے وہ تجوہ ہرگز نہیں مل سکتی اور جو چیز اللہ تعالیٰ تجوہ سے عطا کرنا چاہیں اسے کوئی بھی تجوہ سے روک نہیں سکتا۔ (ترمذی)  
حضرت شیخ عبدال قادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ یہ ہیں کہ بندے پر رضا بالقدر واجب

ہے یعنی قدر میں کشاکش نہ کرے بلکہ موافق قدر رہے اور جو کچھ بھی شیریں و تنخ اس پر گزرتا ہے اور لطف و قدر اس پر جاری ہے ان سب میں کوئی نزاع برپا نہ کرے اور امانت اللہ و خیریہ و شریہ و حلوہ و مُرّہ ”ایمان لا یام اللہ تعالیٰ پر، اس کی شیریں و تنخ پر“ کہہ کر رسول میم خم کر دے۔ رضا کی حقیقت ترکُ الْاعْتِراضِ عَلَى الْفَقَاءِ یعنی قضا پر اعتراض نہ کرنا ہے، نہ زبان سے نہ دل سے۔

شیخ ابن عطاء رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں رضا کا مفہوم یہ ہے کہ روز اول سے اللہ تعالیٰ جل شانہ نے بندے کے لئے جو کچھ مقرر کر دیا ہواں پر اس کا دل مطمئن ہو کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس کے لئے بہترین اختیاب کیا ہے، لہذا وہ اس پر راضی رہے اور کسی قسم کی ناراضی کا اظہار نہ کرے۔ اسی طرح رضا بر قضا کے یہ معنی بھی نہیں ہیں کہ دعا مانگنا بھی چھوڑ دو۔ اور تیر انداز نے جو تیر تمہاری طرف پھینکا ہے باوجود یہ کہ اس کوڈھال پر روک سکتے ہو مگر اس کو نہ روکا اور اپنے بدن پر لگنے دو اور یوں سمجھو کر قضا پر راضی رہنا چاہیے۔ ایسا سمجھنا بھی جہالت و خام خیالی ہے، کیونکہ دعا مانگنے اور شر سے حفاظت و تدبیر کرنے کا تو شرعاً حکم ہے اور محبوب کے حکم سے سرتباً نہیں ہو سکتی۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! کیا تقدیر کے متعلق بحث مباحثہ جائز ہے؟  
☆.....استاد: رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:  
جب تقدیر کا ذکر کیا جائے تو (بحث کرنے سے) ارک جاؤ۔ (طرافی)  
۵.....شاگرد: استاد گرامی! تقدیر پر راضی ہونے اور اس پر ایمان لانے سے انسان کی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

☆.....استاد: اللہ تعالیٰ جل شانہ کا ہر فیصلہ ہر قسم کی بھلائی، عدل اور حکمت سے پُر ہے اور جو شخص اس پر مطمئن ہو جائے وہ حیرت، تردد اور پریشانی سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اس کی زندگی سے بے قراری اور اضطراب کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور پھر وہ کسی چیز کے چھن جانے سے غمزدہ نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ اپنے مستقبل کے بارے میں خوفزدہ رہتا ہے، بلکہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ سعادت مند خوشنگوار زندگی والا اور آسودہ حال ہوتا ہے اور جس شخص کا اس بات پر یقین کامل ہو کر اس کی زندگی

محدود ہے اور اس کا رزق متعین اور محدود ہے تو وہ سمجھ جاتا ہے کہ بزرگی اس کی عمر میں اور بخیل اس کے رزق میں کمی اضافے کا باعث نہ بنے گی، بہر کیف خلاصہ یہ ہے کہ:

انسان کو چاہیے کہ خیال قضا رہے  
ہم کیا رہیں گے جب نہ رسول خدا رہے  
.....شاگرد: استاذِ گرامی! دعا فرمادیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں رضا بالقضاء پر راضی رہنے کی  
 توفیق رفیق دیں؟

☆.....استاذ: اللہمَ لَكَ الْحَمْدُ فِي بَلَائِكَ وَصَبَيْعُكَ إِلَى خَلْقِكَ وَلَكَ  
الْحَمْدُ فِي بَلَائِكَ وَصَبَيْعُكَ إِلَى أَهْلِ بَيْتِكَ وَتَأْوِيلَكَ الْحَمْدُ فِي بَلَائِكَ  
وَصَبَيْعُكَ إِلَى أَنفُسِنَا خَاصَّةً وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا هَدَيْتَنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا  
أَكْرَمْتَنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا سَتَرْتَنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْقُرْآنِ وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْأَهْلِ  
وَالْمَالِ وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْمُعَافَاهِ وَلَكَ الْحَمْدُ حَتَّى تَرْضَى وَلَكَ الْحَمْدُ  
إِذَا رَضِيْتَ يَا أَهْلَ التَّقْوَى وَأَهْلَ الْمَغْفِرَةِ۔ (طبرانی)  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آذُواجِهِ وَذُرِّيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِلَيْهِ ابْرَاهِيمَ  
وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آذُواجِهِ وَذُرِّيْتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِلَيْهِ ابْرَاهِيمَ إِنَّكَ  
حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ (بخاری)

اللَّهُمَّ ارْضِنِي بِقَضَائِكَ وَبَارِكْ لِي فِي مَا قَدِيرَ لِي حَتَّى لَا أُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا  
آخَرُتْ وَلَا تَأْخِيْرَ مَا عَجَلْتْ وَاجْعَلْ غَنَائِي فِي نَفْسِي۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا يُبَاشِرُ قَلْبِي وَيَقِينًا صَادِقًا حَتَّى أَعْلَمَ أَنَّهُ لَا يَصِيْنُ إِلَّا مَا  
كَتَبْتَ لِي رَضِيْتَ بِمَا قَسَمْتَ لِي۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ نَفْسًا بِكَ مُطْمَئِنَّةً تُؤْمِنُ  
بِلِقَائِكَ وَتَرْضَى بِقَضَائِكَ وَتَقْعُدُ بِعَطَائِكَ۔ (حاکم) سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ  
عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ (صفات)



## مجازات کے متعلق عقائد

۵.....شاگرد: استاد گرامی! مجذہ کے کہتے ہیں؟

☆.....استاد: اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے پیغمبروں کی سچائی ثابت کرنے کے واسطے ان کے ہاتھوں سے کبھی کبھی ایسی مشکل اور انوکھی باتیں ظاہر کر دیتا ہے جو دنیا کے دوسرے لوگ نہیں کر کے دکھا سکتے، ایسی باتوں کو مجذہ کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حکم سے پیغمبروں نے بے شمار مجذہ دکھائے ہیں۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! پیغمبروں نے کیا کیا مجذہ دکھائے ہیں؟

☆.....استاد: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں ایک لکڑی رہتی تھی، آپ اپنی سچائی ثابت کرنے کے لیے اس کو زمین پر ڈال دیتے تھے، وہ سانپ کی شکل بن جاتی تھی۔ ایک دفعہ جادو گروں نے جادو کے زور سے بہت سارے سانپ بنا کر آپ کے سامنے ڈال دیے، اور آپ نے اپنی لکڑی ڈال دی وہ اڑ دھا بین گیا اور سب جادو کے سانپوں کو کھا گیا۔

اور اللہ تعالیٰ جل شانہ آپ کے ہاتھ میں ایسی چمک پیدا کر دیتا تھا کہ اس کے سامنے سورج کی روشنی بھی ہلکی پڑ جاتی تھی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لکڑی دریائے نیل پر ماری تو سارے دریا کا پانی جنم گیا اور سڑک بن گئی اور آپ اپنے ساتھیوں کو لے کر اس پر سے گزر گئے، آپ کے پیچھے آپ کا دشمن فرعون اپنی فوج کو لے کر آ رہا تھا جب وہ اس سڑک پر آیا تو سڑک پھٹ گئی، دریا کا پانی دونوں طرف سے آپس میں مل گیا اور وہ اپنی فوج سمیت ڈوب گیا۔

☆.....حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ جل شانہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے، جو لوگ ماں باپ کے پیٹ سے اندر ہے پیدا ہوتے تھے، ان کو آنکھوں والا کر دیتے تھے۔ اور کوڑھیوں کو اچھا کر دیتے تھے۔ مٹی کی چیزیاں کراس میں پھونک مارا کرتے تھے تو وہ زندہ ہو کر اڑ جایا کرتی تھی۔

☆.....حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی سے چاند کی طرف اشارہ کیا تو چاند دیکھ لئے ہو گیا۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو چند آدمیوں کا کھانا سینکڑوں آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھالیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی اجازت سے بہت سی آنے والی باتوں کی ان کے ہونے سے پہلے خبر دے دی پھر جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ اسی طرح ہوئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ قرآن مجید ہے کہ چودہ سورس سے زیادہ کا عرصہ گزر گیا لیکن آج تک عربی زبان کے بڑے بڑے عالم فاضل با وجود اپنی کوشش ختم کر دالنے کے بھی قرآن پاک کی چھوٹی سے چھوٹی سورت کے مثل بھی نہیں کسکے اور نہ قیامت تک پا سکیں گے۔ اس کے علاوہ رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کے سینکڑوں مجنوے ہیں جن کو علماء امت نے اپنی کتابوں میں تحریر کیا ہے۔ ۵۔ شاگرد: استاذ گرامی! دعا فرمادیں اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھے؟

☆.....استاد: اللہُمَّ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالَمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، إِنِّي أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِي هَذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا إِنَّمَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَلَا مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ فَإِنَّكَ إِنْ تَكْلِنِي إِلَى نَفْسِي تُقْرِنِي مِنَ الشَّرِّ وَتَبَعَّدْنِي مِنَ الْخَيْرِ وَإِنِّي أَنْ أَقَلُّ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِيِ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوفِّينِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُحَلِّفُ الْمِيعَادَ۔ (احمد)

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَلْقِكَ، وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ رَضِيَّ نَفْسِكَ، وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ زِنَةَ عَرْشِكَ، وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَدَادَ كَلِمَاتِكَ الَّتِي لَا تَنْفَدُ ۵  
اللَّهُمَّ أَخْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خَزْنِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ

الآخرة۔ (حاکم، احمد، ابن حبان، طبرانی)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَجِيرُكَ مِنَ النَّارِ۔ (ترمذی، نسائی)  
سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۵ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۵ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
رَبِّ الْعَلَمَيْنَ ۵



## قیامت کے متعلق عقائد

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! قیامت کے کہتے ہیں؟

☆.....استادِ اللہ تعالیٰ جل شانہ: جب اس عالم کو فنا کرنا چاہیں گے تو جناب حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم ہو گا وہ صور پھونکیں گے جس کی آواز شروع میں نہایت دھمی اور سریلی ہو گی جو آہستہ بڑھتی چلی جائے گی، جس سے انسان، جنات، چوند، پرنسپ جیرت کے عالم میں بھاگنے لگیں گے، جب آواز کی شدت اور بڑھنے والی توسیب کے جگہ نکڑے نکڑے ہو جائیں گے، پھاڑ ریزہ ریزہ ہو کر روئی کی طرح اڑنے لگیں گے آسمان پھٹ جائے گا، ستارے جھٹ جائیں گے اللہ تعالیٰ جل شانہ کی ذات کے علاوہ کوئی چیز باقی نہیں رہے گی۔

پچھے عرصہ بعد اللہ تعالیٰ جل شانہ، حضرت اسرافیل علیہ السلام کو زندہ کر کے دوبارہ صور پھونکنے کا حکم دیں گے، جس سے پورا عالم ایک بار پھر وجود میں آجائے گا، مردے قبروں سے اٹھیں گے، میں قیامت کا دن ہو گا، ہر بندے کو بارگاہِ الٰہی میں پیش ہونا ہو گا، ربِ ذوالجلال کے سامنے آکر ہم کلام ہونا پڑے گا، درمیان میں کوئی ترجمان نہیں ہو گا، دنیا میں کئے ہوئے سب اعمال سامنے ہوں گے ان کے بارے میں جواب دہی ہو گی انسان کا ہر عمل اللہ تعالیٰ جل شانہ کے علم، اور حفظ اور کراماً کا تین کے رجھڑ میں حفظ ہو گا۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! کیا یوم حساب کا دن بھی بھی ہو گا؟

☆.....استادِ بھی ہاں! انسان کا ہر قول فعل جو کہی اچھا تھا یا بُر اللہ تعالیٰ جل شانہ کی یہ زمین اسے اگل دے گی اور گواہی دے گی کہ اس انسان نے فلاں وقت فلاں جگہ یہ کام (اچھا یا بُر) کیا تھا انسانی اعضاء و جوارح بولیں گے۔

☆.....ارشادِ خداوندی ہے: **حَتَّىٰ إِذَا مَا جَاءَهُ وَهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجَلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝**

”یہاں تک کہ جب وہ اس (آگ) کے پاس پہنچ جائیں گے تو ان کے کان، ان کی

آنکھیں اور ان کی کھالیں ان کے خلاف گواہی دیں گی کہ وہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔ ”

☆..... پھر ارشاد فرمایا: **وَقَالُوا إِلَّا جُلُودُهُمْ لَمْ شَهَدُوهُمْ عَلَيْنَا طَقَالُوا أَنْطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي**  
**أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقُكُمْ أَوْلَ مَرَةً وَاللَّهُ تُرْجِعُونَ ۝**

”وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے کہ: ”تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟“ وہ کہیں گی کہ:  
 ”ہمیں اُسی ذات نے بولنے کی طاقت دی ہے جس نے ہر چیز کو گویاں عطا فرمائی۔“ اور وہی ہے جس  
 نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا، اور اسی کی طرف تمہیں واپس لے جایا جا رہا ہے۔“

☆..... ایک اور ارشاد پاک ہے: **وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا**  
**أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلِكُنْ ظَنَّتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مَمَّا تَعْمَلُونَ ۝**

”اور تم (گناہ کرتے وقت) اس بات سے تو چھپ ہی نہیں سکتے تھے کہ تمہارے کان،  
 تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں، لیکن تمہارا مگان یہ تھا کہ اللہ کو  
 تمہارے بہت سے اعمال کا علم نہیں ہے۔“

اور اسی دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
 پیروکاروں کو یہ سعادت نصیب ہو گی کہ اس سے محروم ہیں گے۔ اور اس دن ایک ترازو قائم ہو گا  
 جس کے ذریعے اعمال تولیں جائیں گے۔

۵..... شاگرد: استاد گرامی! پل صرات کیا ہے؟

☆..... استاد: قیامت کے دن جہنم کی پشت پر پل صرات قائم ہو گا جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار  
 سے زیادہ تیز ہو گا، ہر شخص کی رفتار اس کے اعمال کے مطابق ہو گی قیامت کا دن دنیا کے دنوں کے  
 اعتبار سے پچاس ہزار سال کا ہو گا۔ اس دن موت کو ایک دنبے کی شکل میں لا کر ذبح کر دیا جائے گا جو  
 اس بات کی علامت ہو گی کہ اس کے بعد کسی کوموت نہیں آئے گی، اہل جنت اور اہل جہنم سب کو  
 ہمیشور ہنا ہے، یہ فصلے کا دن ہو گا۔ انجام کا رخصتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں چلے جائیں گے۔

۶..... شاگرد: استاد گرامی! قیامت کی علامات کیا ہیں؟

☆..... استاد: قیامت کی علامات درج ذیل ہیں۔ جن میں بعض کاظم ہو تو آج سے کافی عرصہ پہلے  
 ہو چکا ہے اور بعض کاظم ہو رہا ہے اور بڑی علامات ظاہر ہونے تک سلسلہ جاری رہے گا، علامت  
 صفری بہت ساری ہیں:

ایک حدیث میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے قریب ۲۷ باتیں پیش آئیں گی۔

(۱)..... لوگ نمازیں غارت کرنے لگیں گے۔ (یعنی نمازوں کا اہتمام رخصت ہو جائے گا۔ یہ بات اگر اس زمانے میں ہو جائے تو کوئی زیادہ تجھ کی بات نہیں بھی جائے گی۔ اس لئے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت ایسی ہے جو نماز کی پابندیوں ہے۔ العیاذ باللہ۔ لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس وقت ارشاد فرمائی تھی جب نمازوں کو فرار اور ایمان کے درمیان حدِ فاصل قرار دیا گیا تھا۔ اس زمانے میں مومن کتنا ہی برے سے براہو فاقص فاجر ہو، بدکار ہو، لیکن نمازوں نہیں چھوڑتا تھا۔ اس زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگ نمازیں غارت کرنے لگیں گے۔)

(۲)..... امانت ضائع کرنے لگیں گے۔ (یعنی جو امانتیں ان کے پاس رکھی جائیں گی اس میں خیانت کرنے لگیں گے)۔ (۳)..... سود کھانے لگیں گے۔ (۴)..... جھوٹ کو حلال سمجھنے کرنے لگیں گے۔ (یعنی جھوٹ ایک فن اور ہنر بن جائے گا)۔ (۵)..... معمولی معمولی باتوں پر خوزیری کرنے لگیں گے۔ (یعنی ذرا سی بات پر دوسرے کی جان لے لیں گے)۔ (۶)..... اوپھی اوپھی بلڈنگیں بنائیں گے۔ (۷)..... دین پیچ کر دنیا بچ کریں گے۔ (۸)..... قطع رحمی، (یعنی رشتہ داروں سے بدسلوکی ہوگی)۔ (۹)..... انصاف نایاب ہو جائے گا۔ (۱۰)..... جھوٹ پیچ بن جائے گا۔ (۱۱)..... بیاس رشیم کا پہننا جائے گا۔ (۱۲)..... ظلم عام ہو جائے گا۔ (۱۳)..... طلاقوں کی کثرت ہوگی۔ (۱۴)..... ناگہانی موت عام ہو جائے گی۔ (یعنی ایسی موت عام ہو جائے گی جس کا پہلے سے پتہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اچانک پتہ چلے گا کہ فلاں شخص ابھی زندہ تھا رست تو انا تھا اور اب مر گیا)۔ (۱۵)..... خیانت کرنے والے کو امین سمجھا جائے گا۔ (۱۶)..... امانتدار کو خائن سمجھا جائے گا۔ (یعنی امانتدار پر تہمت لگائی جائے گی کہ یہ خائن ہے)۔ (۱۷)..... جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا۔ (۱۸)..... سچے کو جھوٹا کہا جائے گا۔ (۱۹)..... تہمت درازی عام ہو جائے گی۔ (یعنی لوگ ایک دوسرے پر جھوٹی تہمتیں لگائیں گے)۔ (۲۰)..... بارش کے باوجود گرمی ہوگی۔

(۲۱)..... لوگ اولاد کی خواہش کرنے کے بجائے اولاد سے کراہیت کریں گے۔ (اس کے دو پہلو ہیں ایک یہ کہ لوگ نکاح سے زیادہ زنا کو ترجیح دیں گے جس میں تو البتا مغل مقصود نہیں بلکہ لذت کیشی مقصود ہوتی ہے۔ دوسرا یہ کہ اولاد س کثرت سے نافرمان ہوگی کہ لوگوں کو اولاد کی رغبت نہیں

رہے گی بلکہ نفرت کریں گے یعنی جس طرح لوگ اولاد ہونے کی دعائیں کرتے ہیں، اس کے بجائے لوگ یہ دعائیں کریں گے کہ اولاد نہ ہو۔ (۲۲)..... کمینوں کے ٹھاٹھ بائٹھ ہوگی۔ (یعنی کمینے لوگ بڑے ٹھاٹھ سے عیش و عشرت کے ساتھ زندگی گزاریں گے) (۲۳)..... شریفوں کا تاک میں دم آجائے گا۔ (یعنی شریف لوگ شرافت کو لے کر پیشیں گے تو دنیا سے کٹ جائیں گے) (۲۴)..... امیر اور وزیر جھوٹ کے عادی بن جائیں گے۔ (یعنی سربراہ حکومت اور اس کے اعوان و انصار اور وزراء جھوٹ کے عادی بن جائیں گے، اور صبح شام جھوٹ بولیں گے) (۲۵)..... امین خیانت کرنے لگیں گے۔ (۲۶)..... سردار ظلم پیشہ ہوں گے۔ (۲۷)..... عالم اور قاری بدکار ہوں گے۔ (یعنی عالم بھی ہیں اور قرآن کریم کی تلاوت بھی کر رہے ہیں، مگر بدکار ہیں۔ العیاذ باللہ! ) (۲۸)..... لوگ جانوروں کی کھالوں کا لباس پہنیں گے۔ (جیسے لیدر کے جیکٹ وغیرہ) (۲۹)..... مگر ان کے دل مردار سے زیادہ بد بودار ہوں گے۔ (یعنی لوگ جانوروں کی کھالوں سے بننے ہوئے اعلیٰ درجے کے لباس پہنیں گے۔ لیکن ان کے دل مردار سے زیادہ بد بودار ہوں گے) (۳۰)..... اور الیوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے۔ (۳۱)..... سونا عام ہو جائے گا۔ (۳۲)..... چاندی کی مانگ ہو گی۔ (۳۳)..... گناہ زیادہ ہو جائیں گے۔ (۳۴)..... امن کم ہو جائے گا۔ (۳۵)..... قرآن کریم کے نخنوں کو آراستہ کیا جائے گا اور اس پر نقش و نگار بنایا جائے گا۔ (۳۶)..... مسجدوں میں نقش و نگار کرنے جائیں گے۔ (۳۷)..... اوچے اوچے میثار بنیں گے۔ (۳۸)..... لیکن دل ویران ہوں گے۔ (۳۹)..... شرایبیں پی جائیں گی۔ (۴۰)..... شرعی سزاوں کو معطل کر دیا جائے گا۔ (۴۱)..... لوٹنڈی اپنے آقا کو جنی گی۔ (یعنی بیٹی ماں پر حکمرانی کرے گی۔ اور اس کے ساتھ ایسا سلوک کرے گی جیسا آقا اپنی کنیز کے ساتھ سلوک کرتا ہے) (۴۲)..... جو لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن، غیر مہذب ہوں گے وہ بادشاہ بن جائیں گے۔ (یعنی کمینے اور نجی ذات کے لوگ جو نہیں اور اخلاق کے اعتبار سے کمینے اور نیچ درجے کے سمجھے جاتے ہیں، وہ سربراہ بن کر حکومت کریں گے) (۴۳)..... تجارت میں عورت مرد کے ساتھ شرکت کرے گی۔ (جیسے آج کل ہو رہا ہے کہ عورتیں زندگی کے ہر کام میں مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کی کوشش کر رہی ہیں) (۴۴)..... مرد عورتوں کی نقاٹی کریں گے۔ (۴۵)..... عورتیں مردوں کی نقاٹی کریں گی۔ (یعنی مرد عورتوں جیسا حالیہ بنا کیں گے اور عورتیں مردوں جیسا حالیہ بنا کیں گی۔

آج دیکھ لیں کہ مجھے فیشن نے یہ حالت کر دی ہے کہ دور سے دیکھو تو پتہ لگا نامشکل ہوتا ہے کہ یہ مرد ہے یا عورت ہے۔) (۲۶).....غیر اللہ کی قسم میں کھائی جائیں گی۔ (یعنی قسم تو صرف اللہ کی یا اللہ کی صفت کی اور قرآن کی کھانا جائز ہے۔ دوسرا چیزوں کی قسم کھانا حرام ہے۔ لیکن اس وقت لوگ اور چیزوں کی قسم کھائیں گے۔ مثلاً تیرے سر کی قسم وغیرہ) (۲۷).....مسلمان بھی غیر کہے جھوٹی گواہی دینے کو تیار ہو گا۔ (لفظ ”بھی“ کے ذریعہ یہ بتا دیا کہ اور لوگ تو یہ کام کرتے ہی ہیں، لیکن اس وقت مسلمان بھی جھوٹی گواہی دینے کو تیار ہو جائیں گے) (۲۸).....صرف جان پیچان کے لوگوں کو سلام کیا جائے گا۔ (مطلوب یہ ہے کہ اگر راستے میں کہیں سے گزر رہے ہیں تو ان لوگوں کو سلام نہیں کیا جائے گا۔ جن سے جان پیچان نہیں ہے، اگر جان پیچان ہے تو سلام کر لیں گے۔ حالانکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کافر مان ہے کہ **السلام على من عرف و من لم تعرف** جس کو تم جانتے ہو، اس کو بھی سلام کرو، اور جس کو تم نہیں جانتے، اس کو بھی سلام کرو۔ خاص طور پر اس وقت جب کہ راستے میں اکاڑ کا آدمی گزر رہے ہیں تو اس وقت سب آنے جانے والوں کو سلام کرنا چاہئے۔ لیکن اگر آنے جانے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہو، اور سلام کی وجہ سے اپنے کام میں خلل آنے کا اندیشہ ہو تو پھر سلام نہ کرنے کی بھی گنجائش ہے۔ لیکن ایک زمانہ ایسا آئے گا اکاڑ کا آدمی گزر رہے ہوں گے تب بھی سلام نہیں کریں گے اور سلام کا روایت ختم ہو جائے گا) (۲۹).....غیر دین کیلئے شرعی علم پڑھا جائے گا۔ (یعنی شرعی علم دین کیلئے نہیں، بلکہ دنیا کیلئے پڑھا جائے گا۔ العیاذ بالله۔ اور مقصود ہو گا کہ اس کے ذریعہ ہمیں ذکری مل جائے گی، ملازمت مل جائے گی، پیہ مل جائیں عزت اور شہرت حاصل ہو جائے گی۔ ان مقاصد کیلئے دین کا علم پڑھا جائے گا) (۵۰).....آخرت کے کام سے دنیا کماں جائے گی۔ (۵۱).....مال غنیمت کو ذاتی جاگیر سمجھ لیا جائے گا۔ (مال غنیمت سے مراد قومی خزانہ ہے۔ یعنی قومی خزانہ کو ذاتی جاگیر اور ذاتی دولت سمجھ کر معاملہ کریں گے) (۵۲).....اماں کو لوٹ کا مال سمجھا جائے گا۔ (یعنی اگر کسی نے امامت رکھاوادی تو سمجھیں گے کہ یہ لوٹ کا مال حاصل ہو گیا) (۵۳).....زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھا جائے گا۔ (۵۴).....سب سے رذیل آدمی قوم کا لیڈر اور قائد بن جائے گا۔ (یعنی قوم میں جو شخص سب سے زیادہ رذیل اور بد خصلت انسان ہو گا، اس کو قوم کے لوگ اپنا قائد، اپنا ہیر و اور اپنا سر براد ہاں میں گے) (۵۵).....آدمی اپنے باپ کی نافرمانی کرے گا۔ (۵۶).....آدمی اپنی ماں سے بد سلوکی

کرے گا۔ (۵۷)..... دوست کو نقصان پہنچانے سے گریز نہیں کرے گا۔ (۵۸)..... یوی کی اطاعت کرے گا۔ (۵۹)..... بدکاروں کی آوازیں مسجدوں میں بلند ہوں گی۔ (۶۰)..... گانے والی عورتوں کی تعظیم و تکریم کی جائے گی۔ (یعنی جو عورتیں گانے بجانے کا پیشہ کرنے والی ہیں، ان کی تعظیم اور تکریم کی جائے گی اور ان کو بلند مرتبہ دیا جائے گا) (۶۱)..... گانے بجانے کے اور موسیقی کے آلات کو سنجھاں کر کھا جائے گا۔ (۶۲)..... سرراہ شرائیں پی جائیں گی۔ (۶۳)..... ظلم کو فخر سمجھا جائے گا۔ (۶۴)..... انصاف بنکے لگدا۔ (یعنی عدالتوں میں انصاف فروخت ہو گا۔ لوگ پیے دے کر اس کو خریدیں گے) (۶۵)..... پولیس والوں کی کثرت ہو جائے گی۔ (۶۶)..... قرآن کریم کو نغمہ سرائی کا ذریعہ بنالیا جائے گا۔ (یعنی موسیقی کے بد لے میں قرآن کی تلاوت کی جائے گی، تاکہ اس کے ذریعہ ترمیح کا حاظ اور مزہ حاصل ہو۔ اور قرآن کی دعوت اور اس کے سمجھنے یا اس کے ذریعہ اجر و ثواب حاصل کرنے کیلئے تلاوت نہیں کی جائے گی) (۶۷)..... درندوں کی کھال استعمال کی جائے گی۔ (۶۸)..... امت کے آخری لوگ اپنے سے پہلے لوگوں پر لعن طعن کریں گے۔ (یعنی ان پر تقدیم کریں گے اور ان پر اعتماد نہیں کریں گے، اور تقدیم کرتے ہوئے یہ کہیں گے کہ انہوں نے یہ بات غلط کہی۔ اور یہ غلط طریقہ اختیار کیا ہے۔ چنانچہ آج بہت بڑی حقوق صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخیاں کر رہی ہے، بہت سے لوگ ان ائمہ دین کی شان میں گستاخیاں کر رہے ہیں جن کے ذریعہ یہ دین ہم تک پہنچا، اور ان کو بے وقوف بتا رہے ہیں کہ وہ لوگ قرآن و حدیث کو نہیں سمجھے، دین کو نہ سمجھے۔ آج ہم نے دین کو صحیح سمجھا ہے۔) پھر فرمایا: کہ جب یہ علامات ظاہر ہوں تو اس وقت اس کا انتظار کرو کر۔ (۶۹)..... یا تو تم پر سرخ آندھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آجائے۔ (۷۰)..... یا از لے آجائیں۔ (۷۱)..... یا لوگوں کی صورتیں بدل جائیں۔ (۷۲)..... یا آسمان سے پھر برسیں۔ یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اور عذاب آجائے۔ (اب آپ ان علامات میں ذرا غور کر کے دیکھیں کہ یہ سب علامات ایک ایک کر کے کس طرح ہمارے معاشرے پر صادق آ رہی ہیں۔ اور اس وقت جو عذاب ہم پر مسلط ہے وہ درحقیقت انہیں بداعمالیوں کا نتیجہ ہے۔

۵..... شاگرد: استاذ گرامی! آپ نے فرمایا: یہ علامات صغیری ہیں کیا علامات کبریٰ بھی ہیں؟ ہیں تو وہ کون کون سی ہیں؟

☆..... استاد: وہ نشانیاں جن کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ وہ قیامت کے قریب ظاہر ہوں گی جیسے امام مہدی کاظمیہ اور دجال کا خروج اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا آسمان سے نزول اور یا جو حج اور دابة الارض کا خروج وغیرہ یہ سب بڑی علامات ہیں۔

○..... شاگرد: استادِ گرامی! امام مہدی کون ہیں؟

☆..... استاد: جس "مہدی مدعو" کا ذکر احادیث میں آیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اخیر زمانہ میں اس کے ظہور کی خبر دی ہے اس سے ایک خاص شخص مراد ہے جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہو گا اور اس کا نام محمد اور اس کے باپ کا نام عبد اللہ ہو گا سیرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہے ہو گا، مدینہ کارہے نے والا ہو گا مکہ میں ظہور ہو گا، شام میں عراق کے اولیاء اور ابدال ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے اور جو ترانہ کعبہ میں مدفون ہے وہ نکال کر مسلمانوں پر تقسیم فرمائیں گے۔ پہلے عرب اور پھر تمام روئے زمین کے پادشاہ ہوں گے، دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جیسا کہ اس سے پیشہ ظلم و تم سے بھری ہو گی، شریعت محمدیہ کے مطابق ان کا عمل ہو گا۔

○..... شاگرد: یہ دجال کون ہے؟

☆..... استاد: حدیث شریف میں جس دجال کے خروج کی خبر دی گئی ہے وہ ایک خاص کافر شخص کا نام ہے، جو قوم یہود سے ہو گا اور مسیح اس کا لقب ہو گا، اس لقب کی وجہ یہ ہے کہ وہ کانا ہو گا اور مسیح کا مطلب ہوا جس کی آنکھ ہاتھ پھیر کر صاف اور ہمار کر دی گئی ہو ایک آنکھ میں انگور کے دانے کے برابرنا خوشنہ ہو گا، دونوں آنکھوں کے درمیان "ک ف" رکھا ہو گا۔

○..... شاگرد: استادِ گرامی! دجال کا خروج کہاں ہو گا؟

☆..... استاد: سب سے پہلے اس کاظمیہ اور عراق کے درمیان ہو گا اور نبوت کا دعویٰ کرے گا پھر اصفہان آئے گا وہاں ستر ہزار یہودی اس کے تابع ہوں گے بعد ازاں وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا اور زمین میں فساد پھیلاتا پھرے گا۔ حق تعالیٰ جل شانہ بندوں کے امتحان کے لئے اس کے ہاتھ سے قسم کے کرشمے اور شعبدے ظاہر فرمائیں گے لیکن اخیر میں وہ ایک شخص آتیں کر کے زندہ کرے گا اور پھر اس کو قتل کرنا چاہے گا لیکن اس کے قتل پر ہرگز قادر نہ ہو گا تو اس سے صاف ظاہر ہو جائے گا کہ یہ شخص دعویٰ خدائی میں بالکل جھوٹا ہے۔ اول تو اس کا کانا ہونا ہی اس کے خدا نہ ہونے کی نہایت روشن اور بین دلیل ہو گی۔ دوم یہ کہ اس کی آنکھوں کے درمیان "ک، ا، ف، ر" رکھا ہو گا۔ سوم یہ کہ قتل کرنا ایسا فعل ہے جو

بشر کی قدرت میں داخل ہے، جب اس میں اب یہ قدرت باقی نہ رہی گی وہ دوبارہ قتل کر سکے تو وہ خدا کیوں کر ہو سکتا ہے؟ اور یہ جو چند روز اس کے ہاتھ سے زندگی اور موت کا ظہور ہوتا رہا۔ فی الحقيقةت یہ اللہ تعالیٰ جل شانہ، کافل تھا جو اس کے ہاتھ سے محض استدراج، ابتلاء اور امتحان کے طور پر کرایا کیا۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! دجال کا خروج کب ہوگا؟

☆.....استاد: امام مہدی ظاہر ہونے کے بعد نصاریٰ سے جہاد قیال کریں گے یہاں تک کہ جب قسطنطینیہ کو خفرما کر شام واپس ہوں گے اور شہر دمشق میں مقیم ہوں گے اور مسلمانوں کے انتظام میں معروف ہوں گے، اس وقت دجال کا خروج ہوگا، اس کے بعد دجال میں اپنے لشکر کے زمین میں فساد چاہتا پھرے گا، یہن سے ہو کر مکہ کارخ کرے گا۔ مگر مکہ کرمہ پر فرشتوں کا پھرہ ہو گا اس لئے دجال مدینہ منورہ کا ارادہ کرے گا۔ مدینہ منورہ کے دروازوں پر بھی فرشتوں کا پھرہ ہو گا اس لئے دجال مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ بالآخر پھر پھر اکر شام واپس آئے گا۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کب ہوگا؟

☆.....استاد: قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے شرقی منارہ پر دو فرشتوں کے بازو پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے نازل ہوں گے عصر کی نماز کے قریب اور امام مہدی کے پیچے نماز دا کریں گے۔ اور پھر دجال لعین کو قتل کریں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور دجال کو قتل کرنا جو حق اور حق ہے اور قرآن کریم اور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ اس کی تصدیق کرنا اور پر ایمان لانا فرض اور ضروری ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس میں یہ تاثیر ہو گی کہ فراں کی تاب نہ لاسکے گا اس کے پیچے ہی مر جائے گا اور دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی ایسا کچلنے لگے گا، جیسے نہک پانی سے کچلنے جاتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کا تھا قب کریں گے اور باب الڈ“ میں جا کر اس کو اپنے نیزے سے قتل کریں گے اور اس کا خون مسلمانوں کو دکھائیں گے بعد میں لشکر اسلام دجال کے لشکر کا مقابلہ کرے گا، جو یہودی ہوں گے ان کو خوب قتل کرے گا اور اس طرح زمین دجال اور یہود کے ناپاک وجود سے پاک ہو جائے گی۔ جن کا دعویٰ تھا کہ ہم نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے رسول

عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کو قتل کر دیا۔ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اب تک آسمانِ دنیا پر زندہ تھا اور اب آسمان سے ہمارے قتل کے لئے زمین پر اترے ہیں۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! یا جو ج ماجون کون ہیں اور ان کا خروج کب ہو گا؟

☆.....استاد: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور دجال کی ہلاکت کے پچھے عرصہ بعد امام مہدی انتقال فرمائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کی نمازِ جنازہ پڑھائیں گے، بیت المقدس میں ان کا انتقال ہو گا اور وہیں مدفون ہوں گے امام مہدی کی وفات کے بعد تمام انتظام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں ہو گا اور زمانہ نہایت سکون و راحت سے گزر رہا ہو گا کہ یہاں یک وحی نازل ہو گی کہ عیسیٰ تم میرے بندوں کو وہ طور کے پاس لے جاؤ، میں اب ایک ایسی قوم کو نذکار نہیں والا ہوں کہ جس کے ساتھ کسی کوڑائی کی طاقت نہیں وہ قوم یا جو ج ماجون کی قوم ہے جو یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہے۔

شاد ذوالقرنین نے دو پہاڑیوں کے درمیان ایک نہایت مضبوط آہنی دیوار قائم کر کے ان کا راستہ بند کر دیا تھا قیامت کے قریب وہ دیوارٹوٹ جائے گی اور یہ غارت گر قومِ مژدی دل کی طرح ہر طرف نکل پڑے گی اور دنیا میں فساد پھیلائے گی۔ (جس کا قصہ قرآن کریم کی سوہ کہف آیت ۹۳ تا ۹۸ تا ۹۸ میں مذکور ہے۔) اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں کو لے کر وہ طور کی طرف چلیں جائیں گے، بالآخر خداوندی میں یا جو ج ماجون کو طاعون کی ہلاکت کی دعا کریں گے جب کہ باقی لوگ اپنے اپنے طور پر قلحہ بند اور حفظ مکانوں میں بند ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ، ”یا جو ج ماجون کو طاعون کی وبا سے ہلاک کرے گا اور اس بلاع آسمان سے سب مر جائیں گے، بعد ازاں لمبی گردن والے پندے بھیج گا جو بعض کو تو کھا جائیں گے اور بعض کو اٹھا کر سمندر میں ڈال دیں گے اور پھر بارش ہو گی جس کے سبب مرداروں کی بدبو سے نجات ملے گی اور زندگی نہایت راحت و آرام سے گزرے گی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۲۴ یا ۲۵ سال زندہ رہ کر مدینہ منورہ میں انتقال فرمائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے بعد ایک قحطانی شخص کو اپنا خلیفہ مقرر کر جائیں گے جس کا نام ”جه جاہ“ ہو گا، خوب اچھی طرح عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کرے گا، مگر ساتھ ہی شر اور فساد پھیلانا زبردست ہو جائے گا۔“

۵.....شاگرد: استاد گرامی! خروج دخان کیا ہے؟

☆.....استاد: جہاں کے بعد چند بار شاہ ہوں گے جب کفر والوں، شر اور فساد خوب بڑھ جائے گا یہاں تک کہ ایک مکان مغرب میں اور ایک مکان مشرق میں جہاں مُنکرین تقدیر رہتے ہوں گے وہ دھنس جائے گا اور انہیں دنوں آسمان سے ایک بہت بڑا دھواں ظاہر ہو گا جو آسمان سے لے کر زمین تک تمام چیزوں کے گھیر لے گا جس سے لوگوں کا دم گھٹنے لگتا گا۔ وہ دھواں چالیس دن تک رہے گا۔ مسلمانوں کو زکام سامعلوم ہو گا اور کافروں پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی کسی کو وو دن میں اور کسی کوتیں دن میں ہوش آئے گا قرآن کریم میں اس دخان کا ذکر ہے۔

☆.....ارشاد خداوندی ہے: فَإِنَّمَا يَرْثِي الْمُسْكَنُونَ بِذَخَانٍ مُّبِينٍ ۝ يَغْشَى النَّاسَ طَهْنَادَابَ أَيْمُومٍ ۝ رَبَّنَا أَكْشِفْ عَنَّا العَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۝

”لہذا اس دن کا انتظار کرو جب آسمان ایک واضح دھواں لے کر نمودار ہو گا۔ جو لوگوں پر چھا جائے گا۔ یہ ایک دردناک سزا ہے۔ (اس وقت یہ لوگ کہیں گے کہ:) ”اے ہمارے پروردگار! ہم سے یہ عذاب دور کر دیجئے، ہم ضرور ایمان لے آئیں گے۔“

۵.....شاگرد: استاد گرامی! دلتہ الارض کیا ہے؟

☆.....استاد: قیامت کی ایک بڑی نشانی زمین سے دلتہ الارض کا لکھا ہے جو نص قرآنی سے ثابت ہے۔☆.....ارشاد خداوندی ہے: وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَحْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَةً مِنَ الْأَرْضِ تَكَلَّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِالْيَتَامَةِ لَا يُوْقِنُونَ ۝

”اور جب ہماری بات پوری ہونے کا وقت ان لوگوں پر آپنچھ گا تو ہم ان کیلئے زمین سے ایک جانور زکالیں گے جو ان سے بات کرے گا کہ لوگ ہماری آئیوں پر ایمان نہیں لاتے تھے۔“

جس روز آفتاب مغرب سے طلوع کرے گا اسی دن ارض مکہ مکرمہ کے ایک پہاڑ جس کو کوہ صفا کہتے ہیں وہ پھٹے گا اس میں سے ایک عجیب الحلقہ جانور لکھے گا جس طرح اللہ تعالیٰ جل شانہ نے اپنی قدرت سے حضرت صالح علیہ السلام کی اوثقی کو پتھر سے نکالا تھا اسی طرح اپنی قدرت سے قیامت کی خبر دے گا۔ مومنوں کے چہروں پر ایک نورانی نشانی لگائے گا جس سے مومنین کے

چھرے روشن ہو جائیں گے اور کافروں کی آنکھوں کے درمیان ایک مہر لگائے گا جس سے ان کے چھرے سیاہ ہو جائیں گے جیسا کہ فرمان باری ہے: **وَامْتَأْزُوا الْيَوْمَ أَيْهَا الْمُجْرِمُونَ ۝**  
 ”(اور کافروں سے کہا جائے گا کہ:) ”اے مجرمو! آج تم (ممنوں سے) الگ ہو جاؤ۔“  
 یعنی مسلم اور مجرم کا امتیاز اس طرح شروع ہو جائے گا اور پورا امتیاز حساب و کتاب کے بعد ہو گا۔ دا بتبہ الارض کے نکلنے کے بعد کچھ عرصہ بعد ایک محدثی ہوا چلے گی جس سے تمام اہل ایمان اور اہل خیر مرجائیں گے یہاں تک اگر کوئی مون کسی غاریا پہاڑ میں چھپا ہوا ہو گا تو وہاں بھی یہ ہوا پہنچنے گی اور وہ شخص اس ہوا سے مر جائے گا نیک لوگ سب مرجائیں گے۔ نیکی اور بدی میں فرق کرنے والا بھی کوئی باقی نہیں رہے گا۔ اس کے بعد کچھ عرصہ نہایت عیش و آرام سے گزرے گا فر ہر بت پرستی پھیل جائے گی اور زمین پر کوئی خدا کا نام لینے والا باقی نہ ہو گا اس وقت قیامت قائم ہو گی اور حضرت اسرائیل علیہ السلام کو صور پھوٹنے کا حکم ہو گا۔

۵.....شاگرد: استاذ گرامی! آپ دعا فرمادیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں تمام ظاہری اور باطنی فتنوں سے بچائے اور پاکیزہ زندگی، عمرہ موت ذلت و رسوائی کے بغیر عطا فرمائیں؟

☆.....استاذ: اللہمَ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْأَعْظَمِ وَرِضْوَانَكَ الْأَكْبَرِ۔ (طرانی)  
**اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بَعْدَ أُولَئِكَ الْأَشْجَارِ، وَبَعْدَ الْقَطَارِ الْأَمْطَارِ، وَبَعْدَ دُوَابِ الْبَرَارِ وَالْبَحَارِ، وَعَلَى الْهَوَّاجِ وَسَلَمٍ ۝**  
**اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ.**

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِيشَةَ نَقِيَّةَ وَمِنْتَةَ سُوَيَّةَ وَمَرَدًا غَيْرَ مَخْزِيَ وَلَا فَاضِحٍ۔ (طرانی)  
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ  
 وَأَخْوَذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَاثِلِ وَالْمَغْرُومِ۔  
 (بخاری، مسلم، ابو داؤد،نسائی) سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَمٌ  
**عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝**



## صحابہ کرام ﷺ کے متعلق عقائد

۵.....شاگرد: استادِ حجی صحابی کے کہتے ہیں؟

☆.....استاد: صحابی اس شخص کو کہتے ہیں، جس نے ایمان کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہوا ریماں کے اوپر اس کی وفات ہوئی ہو۔ اور تمام انسانوں میں انہیاً کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد فضیلت میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کا درج ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اگرچہ مصوص نہیں ہیں، مگر ان سے جو بھی گناہ (اللہ تعالیٰ نے کسی حکمت کے تحت صادر کرائے اور) ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرما کر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلا تفریق اپنی رضا کا پروانہ عطا فرمایا ہے، لہذا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر ہمیشہ اپنے لفظوں میں کرنا چاہئے۔ اسلام دشمنوں کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حدیثت کو مک کیا جائے، تاکہ ان کے ذریعے سے ہم تک پہنچنے والے دین میں نقب زنی آسان ہو جائے۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! صحابہ کرام کی تعداد کیا ہے؟

☆.....استاد: ہزاروں میں ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے اور اسلام پر ان کا انتقال ہوا۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مقام و مرتبے میں برابر ہیں یا کم زیادہ؟

☆.....استاد: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مرتبے آپس میں کم زیادہ ہیں لیکن تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم باقی تمام امت سے افضل ہیں، اور قطعی جنت ہیں۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے افضل صحابی کون ہیں؟

☆.....استاد: تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں چار صحابی سب سے افضل ہیں۔

سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جو تمام امت سے افضل ہیں۔

دوسرے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد تمام امت سے افضل ہیں۔

تیسرا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد تمام امت سے افضل ہیں۔

چوتھے حضرت علی رضی اللہ عنہ جو حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے بعد تمام امت سے افضل ہیں۔ یہی چاروں بزرگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یوعدہ تر آنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی ہمارے لئے معیار حق و صداقت ہیں۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! معیار حق و صداقت سے کیا مراد ہے؟

☆ .....استاد: یعنی ہمارے وہی عقائد و اعمال مقبول ہوں گے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عقائد و اعمال کے مطابق ہوں گے، وہ حق ہیں اور جو عقائد و مسائل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مطابق نہ ہوں وہ باطل اور گمراہ ہیں۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہر قسم کی تقدیم سے بالاتر ہیں اور آخرت کے ہر قسم کے عذاب سے محفوظ ہیں۔ وہ مخصوص نہیں البتہ محفوظ ضرور ہیں۔ یعنی ان کی ہر قسم کی خطا بخش دی گئی ہے اور وہ یقینی طور پر جنتی ہیں انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام مخصوص عن الخطاء ہیں اور صحابہ کرام محفوظ عن الخطاء ہیں۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! مخصوص عن الخطاء اور محفوظ عن الخطاء کا کیا مطلب ہے؟

☆ .....استاد: مخصوص عن الخطاء کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے گناہ ہونے نہیں دیتے اور محفوظ عن الخطاء کا مطلب یہ ہے کہ صحابی سے گناہ تو ہو جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ جل شانہ ان کے نامہ اعمال میں گناہ باتی نہیں رہنے دیتے۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! کیا صحابہ کرام واللہ بیت رضی اللہ عنہم سے محبت ضروری ہے؟

☆ .....استاد: صحابہ کرام اور اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے محبت کرنا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کی علامت ہے اور صحابہ کرام واللہ بیت رضی اللہ عنہم دونوں سے بغرض یا ان دونوں میں سے کسی ایک سے محبت اور دوسرے کے ساتھ بغرض رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم سے

بغض کی علامت ہے اور گمراہی ہے۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کیوں ضروری ہے؟

☆.....استاد: وہ اس لیے کہ رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے ڈرومیرے صحابہ کے بارے میں (پھر تاکید فرمایا): اللہ سے ڈرومیرے صحابہ کے بارے میں میرے بعد ان کو شانہ بارے میں (نہ بنا جوان سے محبت رکھے گا وہ میری وجہ سے محبت رکھے گا) اور جوان سے (اور ہدف ملامت) نہ بنا جوان سے محبت رکھے گا جو انہیں تکلیف دے گا اس نے گویا مجھ کو تکلیف دی اور جس نے مجھ تکلیف دی تو اس نے اللہ کو تکلیف دی اور جس نے اللہ کو تکلیف دی تو قریب ہے کہ اللہ اس پر گرفت کرے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ دین خداوندی اور اہل دین کے درمیان بسلسلہ ابلاغ دین بنیادی دو واو سطے ہیں۔ ایک ذات رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم اور دوم آپ کے شاگردان مقبول عند اللہ جن پر رضی اللہ عنہم کا حکم اللہ قرآن شاہد ہے۔

ان دو واسطوں میں سے ایک واسطے سے بھی عقیدت اور اعتماد میں فرق آگیا تو استحکام دین کا خاتمہ ہو جائے گا، اسلام میں مرکز محبت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے اہلی عرب سے محبت اس لئے ہے کہ وہ خدا کے برگزیدہ پیغمبر کا محبوب دُن اور قوم ہے۔

☆.....رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتم اہلی عرب سے تمیں باقویں کی وجہ سے محبت رکھو، اس لئے کہ میں عربی ہوں، قرآن عربی ہے اور اہل جنت کا کلام عربی ہے۔ (یعنی)

☆.....ایک روایت میں رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وہی راستہ حق ہے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! کیا انبیاء کرام علیہم السلام کے بعد صحابہ کرام مقام و مرتبہ میں سب سے افضل ہیں؟

☆.....استاد: جی ہاں! انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد انسانوں میں سب سے اعلیٰ ترین درجہ ہے پترتیب درجے حسب ذیل ہیں:

(۱) ..... خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم علی ترتیب الخلاف

(۲) ..... عشرہ بشرہ رضی اللہ عنہم

(۳) ..... اصحاب بد رضی اللہ عنہم

(۴) ..... اصحاب بیعت رضوان اللہ علیہم اجمعین

(۵) ..... شرکاء فتح مکہ رضی اللہ عنہم

(۶) ..... وہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے اور قرآن کریم میں اہل ایمان کی جس قدر صفات کمال کا ذکر آیا ہے ان کا اولین اور اعلیٰ ترین مصدق صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہیں۔

۵ ..... شاگرد: استادِ گرامی! موعودہ خلافت راشدہ کیا ہے؟  
 ☆ ..... استاد: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق ہیں اور دوسرے حضرت عمر فاروق تیسرے حضرت عثمان چوتھے حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہیں۔ ان چاروں کو خلفاء راشدین اور ان کے زمانہ خلافت کو خلافت راشدہ کا دور کہتے ہیں قرآن کی آیت استخلاف:

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصِّلَاةَ لَيَسْتَخْلِفَهُمْ فِي الْأَرْضِ  
 كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مَا وَلَيْمَكِنَنَ لَهُمْ دِيْنُهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَ  
 لَيَسْتَدْلِلُنَّهُمْ مِنْ ؟ بَعْدَ خَوْفِهِمْ آمَنُوا طَيْعَبُدُونَنِي لَا يُشَرِّكُونَ بِي شَيْئًا طَ وَمَنْ كَفَرَ  
 بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَسِيقُونَ ۝

”تم میں سے جو لوگ ایمان لے آئے ہیں، اور جنہوں نے نیک عمل کئے ہیں، ان سے اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں ضرور زمین میں اپنا خلیفہ بنائے گا، جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو بتایا تھا، اور ان کیلئے اُس دین کو ضرور اقتدار بخشے گا جسے ان کیلئے پسند کیا ہے، اور ان کو جو خوف لاق رہا ہے، اُس کے بعد لے اُنہیں ضرور اُسمن عطا کرے گا۔ (بس) وہ میری عبادت کریں، میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ تھہرائیں۔ اور جو لوگ اس کے بعد بھی تاشکری کریں گے، تو ایسے لوگ نافرمان ہوں گے۔“

میں جس خلافت کا وعدہ ہے وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے شروع ہو کر حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ پر ختم ہو گئی الہذا دور خلافت راشدہ سے مراد خلفائے اربعہ (چاروں خلفاء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم السلام) کا دور ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت، خلافت عاملہ ہے۔

۵.....شاگرد: استاد جی! خلفائے راشدین کی مدت خلافت کتنی کتنی تھی؟

☆.....استاد: **خلفیہ اول:** - خلیفہ برحق حضرت عقبہ بن حیرانؓ مغل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مدت خلافت: دو سال سات ماہ، وفات بائیں جمادی الثانی ۱۳۲ھ ہوئی۔

**خلفیہ دوم:** - خلیفہ برحق حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مدت خلافت: تقریباً ساڑھے دس سال، شہادت ۲۳ ذی الحجه ۲۶۵ھ کی نماز میں زخمی ہوئے کیم محرم الحرام ۲۷ھ کو مدفون ہوئے۔

**خلفیہ سوم:** - خلیفہ برحق حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مدت خلافت: تقریباً بارہ سال، شہادت ۱۸ ذی الحجه ۳۵ھ کو ہوئی۔

**خلفیہ چہارم:** - خلیفہ برحق حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مدت خلافت: تقریباً پانچ سال، شہادت سترہ رمضان المبارک ۴۰ھ (تاریخ خلفاء)

۵.....شاگرد: استاد جی! عشرہ مبشرہ کون سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں؟

☆.....استاد: عشرہ مبشرہ وہ دس خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں جن کو ایک ہی مجلس میں نام بنا محضور نی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زبان اقدس سے جنت کی بشارت دو خوشخبری ملی۔ لیکن اس کے علاوہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم قطعی جنتی ہیں۔

(۱).....حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲).....حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳).....حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۴).....حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۵).....حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۶).....حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۷).....حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۸).....حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۹).....حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۰).....حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵.....شاگرد: استاد گرامی! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جن لوگوں کے بارے میں جتنی ہونا بتایا ہے ان کے علاوہ کسی اور کو جتنی ماننا کیسا ہے؟

☆.....استاد: اللہ تعالیٰ جل شانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علاوہ جن لوگوں کا نام لے کر ان کا جتنی ہونا بتا دیا ہے، ان کے علاوہ کسی اور کے متعلق قطعی اور یقینی طور پر یہیں کہہ سکتے کہ یہ جتنی ہے البتہ کسی شخص کی نیکی اور دینداری دیکھ کر یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ شخص جتنی معلوم ہوتا ہے۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے بارے میں ایک مسلمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

☆.....استاد: ہر مومن مسلمان پر یہ عقیدہ رکھنا لازم ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات اہل ایمان کی مائیں ہیں اور ہر صاحب ایمان کے دل میں ان کا مقام و احترام اپنی ماں کی طرح ہونا چاہئے۔ البتہ تمام ازواج مطہرات میں حضرت سیدہ عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقام سب سے بلند بلکہ کائنات بھر کی خواتین سے بھی بلند ہے۔

☆.....ارشادِ خداوندی ہے: الَّذِي أُولَئِي بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ، أَمْهَاتُهُمْ۔  
”نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان والوں کو اپنی جانوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں اور ان کی بیویاں ان (اہل ایمان) کی مائیں ہیں۔“ (الاحزاب)

☆.....نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَائِشَةِ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الْفَرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔ (ترمذی ص ۵)

”فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت دیگر خواتین پر ایسے ہے جیسے ثریوں کی فضیلت دیگر کھانوں پر ہے۔“  
۵.....شاگرد: استاد گرامی! ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہن کی تعداد کیا ہے؟ اور ان کی  
وفات کب ہوئی؟

☆.....استاد: وہ خوش نصیب اور پاکباز خواتین جن کو حرم نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور  
قیامت تک آنے والے ہر صاحب ایمان کی امہات بنیت کا شرف حاصل ہوا اور جنت میں حضور  
اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہمیشہ کا ساتھ حاصل ہوگا جن کو قرآن کریم نے اہل بیت طیبات  
اور مطہرات قرار دیا وہ یہ ہیں:

- (۱).....ام المؤمنین سیدہ سعیدہ حضرت خدیجہ بنت خویلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، وفات: انبوی بعد بعثت۔
  - (۲).....ام المؤمنین سیدہ سودہ بنت زمہر رضی اللہ تعالیٰ عنہا، وفات: ۲۲ ہجری
  - (۳).....ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا، وفات رمضان ۷۵ ہجری۔ (۴).....ام المؤمنین سیدہ حفصة بنت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہا، وفات: ۳۵ ہجری
  - (۵).....ام المؤمنین سیدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، وفات: ۳۷ ہجری
  - (۶).....ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ بنت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا وفات: ۴۹ ہجری
  - (۷).....ام المؤمنین سیدہ زینب بنت حجش رضی اللہ تعالیٰ عنہا وفات: ۴۰ ہجری
  - (۸).....ام المؤمنین سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا وفات: ۵۰ ہجری
  - (۹).....ام المؤمنین سیدہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان وفات: ۳۳ ہجری
  - (۱۰).....ام المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہا وفات: ۵۰ ہجری
  - (۱۱).....ام المؤمنین سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا وفات: ۵۱ ہجری
- ۵.....شاگرد: استاد گرامی! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحزادیاں کون ہیں اور ان کی  
تعداد کیا ہے؟
- ☆.....استاد: بنات مطہرات رضوان اللہ علیہن یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار  
شہزادیاں صاحزادیاں تھیں۔

(۱) ..... خیر البتات حضرت سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ بہترین بیٹی ہے جو میری وجہ سے مصائب میں بہلا ہوئی آپ کے خاوند، عظیم مجاہد حضرت ابوالعاص اموی رضی اللہ عنہ ہیں جو ۲۳ ہجری میں مسلمان ہوئے اور جنگ یمانہ میں شہید ہوئے۔ اور حضرت زینب کی وفات ۸ ہجری میں ہوئی۔

(۲) ..... دوسری شہزادی حضرت سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا ان کا پہلا نکاح عتبہ سے ہوا تھا لیکن رخصتی سے پہلے ہی طلاق ہو گئی تھی، پھر خلیفہ سوم برحق حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح ہوا۔ آپ کی وفات ۳ ہجری میں ہوئی۔

(۳) ..... تیسرا شہزادی حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کیا (جب سے عثمان ذوالنورین بنے) آپ کا انتقال ۹ ہجری جنگ توب کے ایک ماہ بعد ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی قبر کے پاس تشریف فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنسو جاری تھے (بخاری)

(۴) ..... چوتھی صاحبزادی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا جن کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ اور ان کو سیدۃ النساء اہل الجیہ (خواتین جنت کی سردار) کا لقب ملا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان نکاح خلیفہ چہارم خلیفہ برحق حضرت سیدنا علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا جس کے گواہ خلیفہ اول خلیفہ بلا نصل حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خلیفہ ثانی خلیفہ برحق حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، اور ان کا حق میر خلیفہ سوم خلیفہ برحق حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال سے ادا کیا گیا۔ (کشف الغمہ ص ۱۰۳۷ اatasch ۱۰)

آپ کی وفات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے چھ ماہ بعد ہوئی۔

۵ ..... شاگرد: استاذِ گرامی! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے کتنے ہیں؟ اور ان کی وفات کب ہوئی؟

☆..... استاد: حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صاحبزادے تین تھے

- (۱)..... حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
  - (۲)..... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
  - (۳)..... حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- یہ سب بچپن میں وفات فرمائے تھے۔

۵..... شاگرد: استاد! گرامی! نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نواسے کتنے تھے۔

- ☆..... استاد: حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پانچ نواسے تھے۔
- (۱)..... حضرت علی بن ابی العاص اموی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
  - (۲)..... حضرت عبد اللہ بن حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
  - (۳)..... حضرت حسن بن علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
  - (۴)..... حضرت حسین بن علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
  - (۵)..... حضرت محسن بن علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۵..... شاگرد: استاد! گرامی! حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نواسیاں کتنی تھیں اور ان کے کیا نام تھے؟

- ☆..... استاد: حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تین نواسیاں تھیں۔
- (۱)..... حضرت امامہ بیٹت ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما
  - (۲)..... حضرت زینب بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما
  - (۳)..... حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

یہ کل افراد گیارہ ہیں اور چار بناۃ مطہرات کو شامل کریں تو کل پندرہ افراد ہوئے یہ سب اولاد نبی اہلبیت نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں اور ازادواج مطہرات بھی اہل بیت میں شامل ہیں۔

۵..... شاگرد: استاد! گرامی! مشا جرات صحابہ کیا ہے؟

☆..... استاد: مشا جرات کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آپس میں اختلافات کو جس میں سرفہرست اختلاف سیدنا حضرت علی اور سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کا ہے جس میں باقاعدہ

جنگ کی بھی نوبت آئی اور حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب تھا اور ان کی مخالف خطاضر تھے لیکن یہ خطاضر، خطاء عنادی نہ تھی بلکہ خطاء اجتہادی تھی اور خطاء اجتہادی پر طعن و تشنیع اور ملامت جائز نہیں بلکہ سکوت (خاموشی) واجب ہے اور اس پر ایک اجر کا حدیث پاک میں وعدہ ہے۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید کے اختلاف کے متعلق بتائیں؟

☆.....استاد: حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور یزید کے باہمی اختلاف میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور یزید کی حکومت نے خلافت را شدہ تھی اور نہ خلافت عادلہ اور یزید کے اپنے ذاتی فتنے کے معاملہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بری ہیں۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! تاریخ کی کتابوں میں جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراضات والامات ہیں ان کی حقیقت کیا ہے؟

☆.....استاد: قرآن و سنت کے مقابلہ میں تاریخی روایات کو اہمیت دینا جائز اور حرام ہے۔ جب کہ قرآن و سنت کی تعلیمات کے خلاف ہر روایت قبل تردید ہے۔ چجائے کہ اس پر تکمیل کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر براہ راست اور بالواسطہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر انگلی انھائی جائے، حالانکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین کا مقام تاریخ کے کتابوں سے متعین نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ تاریخ کئی صد یوں بعد لکھی گئی ہے۔

☆.....چنانچہ امام حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مقام صحابہ رضی اللہ عنہم کا تقاضا ہے کہ تاریخ کی ابھی تمام روایتیں لکھنے والوں کے منہ پر مارڈی جائیں۔ (البدایہ والنہایہ ابن کثیر)

☆.....امام نافع رحمہ اللہ کی یہ بات آب زرسے لکھنے جانے کے قابل ہے، اپنے شاگروں سے فرمایا: "سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان پرده ہیں، جو یہ پرده چاک کرے گا، وہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر طعن کی جڑات کر سکے گا۔" (دفع معاویہ)

اہل سنت والجماعت مقام صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے خلاف کسی واقعہ اور روایات کو تسلیم نہیں کرتے، بلکہ اس کے انکار کو پانی ایمان سمجھتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث

طیبہ سے بھی ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت اور ان کے دشمنوں سے نفرت کا درس ملتا ہے۔  
 ۵.....شاگرد: استاد گرامی! کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سب اولاد اور ازواج مطہرات مرتبے میں برابر ہیں یا کم زیادہ؟

☆.....استاد: ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب اولاد اور ازواج مطہرات یعنی یوں سب تعلیم کے لاٹ پیں اور اولاد میں سے بڑا مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدہ نبی رضی اللہ عنہما کا ہے اور یوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں اہل ایمان کا کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

☆.....استاد: صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے متعلق ہر مومن مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ صحابہ کرام اہل بیت عظام ائمہ مجتہدین اولیاء اللہ اور تمام صالحین علماء اللہ تعالیٰ کے پیارے و محبوبین ہیں اور ان میں سے کسی کی بے ادبی و گستاخی اور ان کے بارے میں بدگمانی قطعاً ناجائز ہے اور اللہ تعالیٰ کی نارِ نصیگی کا سبب ہے اور خطرہ ہے کہ ایسے گستاخ کو مرتے وقت کلمہ بھی نصیب نہ ہوگا۔

☆.....حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

مَنْ عَذَّى لِيْ وَلِيَا فَقَدْ أَذْنَتْهُ بِالْحَرْبِ۔ ”جس نے میرے کسی دوست و پیارے کے ساتھ دشمنی رکھی میرا اس کے ساتھ اعلان جنگ ہے۔ (بخاری ص ۹۲۳)

۵.....شاگرد: استاد گرامی! اس کے علاوہ صحابہ کے متعلق اور کیا عقیدہ ہونا چاہیے؟

☆.....استاد: ہر مومن مسلمان پر لازم ہے کہ یہ عقیدہ بھی رکھے کہ تمام صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) عادل تھے اور ان کا ایمان مثالی، معیاری اور دوسروں کیلئے آئیل اور نمونہ تھا۔

☆.....ارشادِ خداوندی ہے: فَإِنْ أَمْتُمْ بِمِثْلِ مَا أَمْتُمْ بِهِ فَقَدْ أَهْتَدَوْا (ابقرہ)

”اگر یہ لوگ ایمان لے آئیں جیسا کہ تم (ای صحابہ کرام) ایمان لائے ہو تو یہ ہدایت پا جائیں۔“

☆.....اور ایک حدیث مبارکہ مقام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے متعلق یوں ہے:

فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابِيْ كَالنَّجُومِ فِيَهِمُ الْفَدَيْتُمْ إِهْدَيْتُمْ (مشکوٰۃ جلد نمبر ۲ ص ۵۵۲)

حضرورا کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ

ستاروں کی مانند ہیں۔ جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔  
اور تمام مسلمانوں کا اجتماعی عقیدہ ہے **الصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ عَذَّوْلٌ** ”کہ صحابہ کرام (رضی  
اللہ تعالیٰ عنہم) سارے عادل ہیں۔

ایک حدیث مبارک میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ سے مردی ہے کہ حضور انور صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں تہتر (۳۷) فرقے بنیں گے ان میں سے صرف  
ایک جتنی ہوگا باقی سب جنہی ہوں گے۔ صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے عرض کیا یا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ایک جتنی فرقہ کون سا ہوگا؟ ارشاد فرمایا:

**مَا آتَ أَنَّا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْهِ لِيَعْنَى جُو مِيرے طریقہ اور میرے صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)**  
کے طریقہ پر ہو گا وہ جتنی ہوگا۔ (مکملۃ شریف کتاب الاعتصام بالكتاب والسنۃ جلد اص ۳۰)  
اس حدیث پاک کی روشنی میں علمائے امت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کا طریقہ سنت کا طریقہ ہے اور صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کا طریقہ جماعت کا طریقہ اور جو  
سنت اور جماعت کے طریقے پر چلے گا وہ اہلسنت واجماعت کہلانے کا۔ حاصل یہ ہوا کہ دنیا بھر  
میں حق جماعت سنت و صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کا اتباع کرنے والی اہلسنت واجماعت چار  
مسکوں پر مشتمل ہے (جس میں حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی) اور دوسرا روایت میں فرمایا:  
**يَذَّلِّلُهُ عَلَى الْجَمَاعَةِ**۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ و نصرت جماعت کے ساتھ ہے۔)

اور فرمایا **تَبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ** یعنی بڑی جماعت کی پیروی کرو۔  
 واضح رہے کہ ہر دور میں مسلمانوں کی بڑی جماعت اہلسنت واجماعت ہی رہی ہے اور ارشاد فرمایا:  
**مَنْ شَدَ شُدُّ فِي النَّارِ**۔ (یعنی جماعت سے ہٹے گا وہ جہنم میں جائے گا۔ اعاذنا اللہ منها).

۵.....شاگرد: استاد جی سنی کسے کہتے ہیں؟

☆.....استاد: سنی اہل سنت واجماعت کا شارت کٹ اور مختلف ہے یعنی سنتوں پر عمل کرنے والا،  
کہ جس کا لباس وضع، قطع، شکل و صورت اور عبادات و عقائد و معاملات غرض ہر کام سنت کے مطابق  
ہو وہ سُتّی ہے اس سے معلوم ہوا کہ جس نے سنت و صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی پیروی کرنے

کی بجائے اپنی طرف سے ثواب کی غرض سے دین میں نئی نئی باتیں داخل کیں جن کا قرودن اولیٰ میں باوجود تقدیم کے کوئی وجود نہ تھا اور اُس پر سنت یا جماعت صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی نہیں نہیں ہے تو وہ اپنے آپ کوئی یا اہل سنت کہلوانے میں یا اپنے عمل و نظریہ پر نظر ٹانی کرے۔

خلاصہ یہ ہوا کہ کسی کے حق پر اور الحسنۃ ہونے کی پچان حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کا اتباع کرنا اور خود ساختہ رسومات و بدعاوں سے مکمل اجتناب کرنا ہے۔

کیونکہ تمام انسانوں میں انبیاء کرام علیہم اصلوہ والسلام کے بعد فضیلت میں حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی کا درجہ ہے۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اگرچہ معصوم نہیں ہیں، مگر ان سے جو بھی گناہ (اللہ تعالیٰ نے کسی حکمت کے تحت صادر کرائے اور) ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ نے

انہیں معاف فرمایا کرتا۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بلا تفریق اپنی رضا کا پروانہ عطا فرمایا ہے، لہذا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ذکر ہمیشہ اچھے لفظوں میں کرنا چاہئے۔ اسلام و شیعوں کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حیثیت کو کم کیا جائے، تاکہ ان کے ذریعے سے ہم تک پہنچنے والے دین میں نقشبندی آسان ہو جائے۔

شاکر: استاد جی! کوئی صحابہ کرام پر طعن و تشنیع کرنے کے بارے میں کیا عدیدیں ہیں مطلقاً فرمادیں؟  
استاد: جیسا کہ اوپر ایک حدیث قدیم میں نے بتائی ہے:

مَنْ عَادَى لِنِي وَلَيَا فَقَدَ الْأَذْنَةَ، بِالْحَرْبِ.

ایک حدیث مبارک میں ہے: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْذِينَ يَسْبُّونَ أَصْحَابِيْ فَقُولُوا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى شَرِّكُمْ۔ (ترمذی ج ۲ ص ۲۲۵)

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اُجھیں کوہرا بھلا کہیں تو تم کہو کہ تمہاری شرارتی پر اللہ کی لعنت ہو۔“

یعنی امت کے آخری لوگ اپنے سے پہلے لوگوں پر لعن طعن کریں گے۔ ان پر تقتید کریں گے اور ان پر اعتماد نہیں کریں گے، اور تقتید کرتے ہوئے یہ کہیں گے کہ انہوں نے یہ بات غلط کہی۔

اور یہ غلط طریقہ اختیار کیا ہے۔ اللہ بارک و تعالیٰ ہمیں بے ادبی و گستاخی سے بچائے۔

مولانا محمد یوسف کا نحلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم ہند..... دین

کی بنیاد ہیں۔☆.....ان کے دل پاک تھے۔☆.....ان کا علم گہرا تھا۔☆.....دین کو سب سے پہلے پھیلانے والے ہیں۔☆.....انہوں نے دین حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا۔☆.....دین کو ہم تک پہنچانے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں۔☆.....یہ مبارک جماعت ہے جسے اللہ مل شانہ نے اپنے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی مصاحت کے لیے بھیجا۔☆.....یہ جماعت اس بات کی مستحق ہے کہ اس کو نمونہ بنا کر اس کی پیروی کی جائے۔☆.....صحابہ رضی اللہ عنہم کا افضل ترین طبقہ ہیں۔☆.....صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کل کے کل متفق تھے۔☆.....صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین شرعی جدت ہیں۔(یعنی جس بات پر تمام صحابہ کا اتفاق ہو، وہ شرعی حکم ہے)۔☆.....صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔☆.....صحابہ کرام رضی اللہ عنہم معاشر ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کا اتباع نصیب فرمائے اور قیامت کے دن ہم سب مسلمانوں کو ان کے قدموں میں جگہ نصیب فرمائے۔(آمین)

۵.....شاگرد: استاد جی آپ کی گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ اگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر اعتماد نہ رہے تو پھر نقوش سیرت کہاں سے معلوم ہوں گے۔ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین والہ بیت سے محبت نصیب فرمائے۔(آمین)

☆.....استاد: **الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلْمَةَ وَالنُّورَ** (سورۃ الانعام آیت نمبر ۱) **اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی الٰ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰی الٰ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ** "مجید" **اللّٰهُمَّ بارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی الٰ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰی الٰ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ** "مجید" (بخاری) **رَبَّنَا اغْفِرْنَا وَلَا خُوَانِنَا الدِّينُ سَبَقَنَا بِالْيَمَانَ** (سورۃ الحشر) **رَبَّنَا لَا تُرْغِبْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَذْنَكَ رَحْمَةً** ۲ **إِنَّكَ أَنْتَ الرَّوَّهَبُ** ۵ (سورۃ ال عمران) **اللّٰهُمَّ أَجْعَلْنَا مُفْلِحِينَ** ۵ (ابن السنی) **اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْمُتَّخِبِينَ الْغُرُّ الْمُحَجَّلِينَ الْوَفِيدَ الْمُتَّهَبِّلِينَ** ۵ (احمد) **سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصْفُونَ** ۵ **وَسَلَّمَ عَلٰی الْمُرْسَلِينَ** ۵ **وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَلَمِينَ** ۵



## اوپر ایاء اللہ کے متعلق عقائد

۵.....شاگرد: استاد گرامی! ولی کے کہتے ہیں؟

☆.....استاد: جو مسلمان خدا تعالیٰ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی تابعداری کرے اور کثرت سے عبادت کرے اور گناہوں سے پچтар ہے اللہ سبحانہ، تعالیٰ اور رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دنیا کی تمام چیزوں کی محبت سے زیادہ رکھتا ہو تو وہ خدا تعالیٰ جل شانہ، کامقرب اور پیارا ہو جاتا ہے اس کو ولی یا اللہ والا کہتے ہیں۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! صحیح ولی کی پیچان کیا ہے؟

☆.....استاد: صحیح ولی کی پیچان یہ ہے کہ وہ مسلمان متqi اور پرہیزگار ہو، کثرت سے عبادت کرتا ہو، خدا اور رسول کی محبت اس پر غالب ہو، دنیاوی حرمس اس کے دل میں نہ ہو، آخرت کا خیال ہر وقت پیش نظر رکھتا ہو۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! کیا کوئی صحابی یا ولی کسی نبی کے برابر ہو سکتا ہے؟

☆.....استاد: ہرگز نہیں صحابی یا ولی کتنا ہی بڑا درجہ رکھتا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! ایسا ولی جو صحابی نہ ہو کسی صحابی کے مرتبہ کے برابر یا اس سے زیادہ مرتبہ والا ہو سکتا ہے؟

☆.....استاد: نہیں صحابی ہونے کی فضیلت بہت بڑی ہے اس لئے کوئی ولی (جو صحابی نہ ہو) مرتبے میں صحابی کے برابر یا بڑھ کر نہیں ہو سکتا۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! بعض لوگ خلاف شرع کام کرتے ہیں۔ مثلاً نماز نہیں پڑھتے یا داڑھی منڈاتے ہیں اور لوگ انہیں ولی سمجھتے ہیں، تو ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا کیسا ہے؟

☆.....استاد: بالکل غلط ہے، یاد کو! ایسا شخص جو شریعت کے خلاف کام کرتا ہو ہرگز ولی نہیں ہو سکتا۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! کیا کوئی ولی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ شرعی احکام مثلاً نماز، روزہ انہیں

معاف ہو جائیں؟

☆..... استاد: جب تک آدمی اپنے ہوش و حواس میں ہوا اور اس کی طاقت اور استطاعت درست ہو کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی اور نہ کوئی گناہ کی بات اس کے لئے جائز ہے جو لوگ ہوش و حواس اور استطاعت درست ہونے کی حالت میں عبادت نہ کریں، خلاف شرع کام کریں اور کہیں ہمارے لئے یہ بات جائز ہے وہ بے دین ہیں ہرگز ولی نہیں ہو سکتے۔

۵..... شاگرد: استاد گرامی! کرامت کے کہتے ہیں؟

۵..... استاد: اللہ تعالیٰ جل شانہ اپنے نیک بندوں کی عزت و توقیر بڑھانے کے لئے کبھی کبھی ان کے ذریعہ سے ایسی باتیں ظاہر کر دیتا ہے جو عادت کے خلاف اور مشکل ہوتی ہیں جو دوسرا لوگ نہیں کر سکتے ان باتوں کو کرامات کہتے ہیں۔ نیک بندوں اور اولیاء اللہ سے کرامتوں کا ظاہر ہونا حق ہے۔

۵..... شاگرد: استاد گرامی! مجرہ اور کرامت میں کیا فرق ہے؟

☆..... استاد: جس شخص نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہوا اور اس کے ہاتھ سے کوئی خلاف عادت اور مشکل بات ظاہر ہوا سے مجرہ کہتے ہیں۔ اور جس نے پیغمبری کا دعویٰ نہ کیا ہو لیکن تلقی پر ہیزگار ہوا اس کے تمام کام شرع شریعت کے اور عین سنت کے مطابق ہوں اگر اس کے ہاتھ سے کوئی ایسی بات ظاہر ہوتا سے کرامت کہتے ہیں اور اگر خلاف شرع اور بے دین لوگوں سے کوئی خلاف عادت بات ظاہر ہوتا سے استدراج کہتے ہیں۔

۵..... شاگرد: استاد گرامی! کیا اولیاء اللہ سے کرامتوں ظاہر ہونا ضروری ہیں؟

☆..... استاد: نہیں یہ کوئی ضروری بات نہیں کہ ولی سے کوئی کرامت ظاہر ہو ممکن ہے کہ کوئی شخص خدا کا دوست اور ولی ہوا اور عمر بھرا سے کوئی کرامت ظاہر نہ ہو۔

۵..... شاگرد: استاد گرامی! بعض خلاف شرع فقیروں سے ایسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں جو اور لوگ نہیں کر سکتے انہیں کیا سمجھنا چاہیے؟

☆..... استاد: ایسے لوگوں سے جو شریعت کے خلاف کام کریں اگر کوئی بات ایسی ظاہر ہو تو سمجھو کر جادو یا استدراج ہے، کرامت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ ایسے لوگوں کو ولی سمجھنا اور ان کی خلاف عادت

باتوں کو کرامت سمجھنا شیطانی دھوکہ ہے۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! کشف اور الہام کے کہتے ہیں؟

☆.....استاد: اولیاء اللہ کو سوتے یا جاتے میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کی مہربانی سے بعض پوشیدہ باتیں معلوم ہو جاتی ہیں اسی باتوں کو کشف اور الہام کہتے ہیں لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ کشف اور الہام شریعت کے قانون کے موافق ہوتب تو اس کو مان لینے میں کوئی حرج نہیں اور اگر شریعت کے خلاف ہو تو شیطانی دھوکہ اور دھندا ہے اس کو ہرگز مت نہیں۔ اگر شریعت کا زیادہ علم نہ ہو تو انکار اور مخالفت بھی نہ کرو شاید تمہاری سمجھ میں نہ آیا ہو کسی بزرگ یا عالم سے پوچھ لینا چاہیے۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! تصوف کیا ہے؟

☆.....استاد: روحانی بیاریوں کی تشخیص اور ان کے علاج کا نام تصوف ہے جس کو قرآن کریم میں ”تزکیہ نفس“ اور حدیث میں لفظ ”احسان“ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

۵.....شاگرد: استادِ گرامی! کیا بیعت ہونا ضروری ہے؟

☆.....استاد: عقائد و اعمال کی اصلاح فرض ہے جس کے لئے صحیح العقیدہ سنت کے پابند دنیا سے بے رغبت اور آخرت کے طالب مجاز بیعت شیخ طریقت سے بیعت ہونا مستحب بلکہ واجب کے قریب ہے۔ کسی مقعِ سنت اللہ والے بزرگ سے اپنا اصلاحی تعلق قائم کر لیں، تزکیہ نفس کے لیے یہ دراصل بنیادی چیز ہے کوئئی نیت کو خالص کرنے کے لیے اپنے آپ کو ان پر عمل پیرا کرنے کے لئے دل کے اندر ایک کشش کی ضرورت ہوتی ہے جسے عشق و محبت کہتے ہیں جس تک اللہ تعالیٰ اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھی محبت اور سچا عشق بھارتے اندر نہیں ہوگا اور ظاہر ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت صرف اور صرف کتابیں پڑھنے سے نہیں آتی، بلکہ اصل محبت تو کسی اہل محبت سے تعلق قائم کر کے اس سے آداب محبت سکھنے اور اس کی محبت و خدمت کرنے سے آتی ہے، اس لئے جس کو جس کسی اللہ والے مقعِ سنت بزرگ سے مناسبت اور محبت ہو اور جس کو جس سے زیادہ فائدہ ہوتا ہو تو ان کی محبت اختیار کرے اور اپنا حال اور کیفیت ان کو بتاتا کرانے سے تعلیم اور مشورہ لیتا رہے اور اس کے مطابق عمل کرتے ہوئے اپنی ساری زندگی گزار دے۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! کیا دعا میں کسی ولی کا وسیلہ جائز ہے؟

☆.....استاد: دنیا میں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کا وسیلہ ان کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد (مثلاً یوں کہنا کہ اے اللہ! فلاں نبی یا فلاں ولی کا وسیلہ سے میری دعا قبول فرم۔) جائز ہے کیونکہ ذوات صالحہ کے ساتھ تو سل درحقیقت ان کے نیک اعمال کے ساتھ وسیلہ ہے اور اعمال صالحہ کے ساتھ وسیلہ بالاتفاق جائز ہے۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! تقلید کسے کہتے ہیں؟

☆.....استاد: اکمال دین کی عملی صورت مجتہد کا اجتہاد اور مجتہد کے اجتہاد پر عمل کو تقلید کہتے ہیں۔ مطلق اجتہاد اور مطلق تقلید ضروریات دین میں سے ہے جس کا انکار کفر ہے البتہ معین چار آئمہ (امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام محمد بن اوریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) کی فقہ اور تقلید کا انکار کرنا گمراہی ہے۔ چونکہ اہل سنت والجماعت مذاہب اربعہ (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) میں بندے اس لئے نفس پرستی اور خواہش پرستی کے اس زمانے میں چاروں اماموں میں کسی ایک کی تقلید واجب ہے۔ ہم اور ہمارے سارے مشائخ تمام اصول و فروع میں امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد ہیں۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! کیا آئمہ مجتہدین کا آپس میں اختلاف بھی ہے؟

☆.....استاد: جی ہاں! اعتقادی اختلاف امت کے لئے زحمت ہے جبکہ مجتہدین کا اجتہادی اختلاف امت کے لئے باعث رحمت ہے اور مقلدین و مجتہدین دونوں کے لئے باعث اجر و ثواب ہے۔ مگر درست اجتہاد پر دوازجہ ہیں اور نادرست اجتہاد پر ایک اجر بشرطیکہ اجتہاد کرنے والے میں اجتہاد کرنے کی اہمیت و مصلحت ہو۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! اصول اربعہ کیا ہیں؟

☆.....استاد: دین اسلام کے اعمال و احکام اور جامعیت کیلئے اصول اربعہ یعنی چار اصول: (۱).....کتاب اللہ (۲).....سنّت رسول اللہ !صلی اللہ علیہ وسلم (۳).....اجماع

امت (۲)..... اور قیاس شرعی کا ماننا ضروری ہے اور ان اصول اربعہ سے ثابت شدہ مسائل کا نام فقرہ ہے، جس کا انکار حدیث کے انکار کی طرح دین میں تحریف کا بہت بڑا سبب ہے۔  
۵..... شاگرد: استاد گرامی! دعا فرماد تبیحی اللہ رب العزت ہمیں ہدات پر قائم و دائم رکھے اور اپنے مقبول بندوں میں شامل فرمادے؟

☆..... استاد: اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُومُ (آل عمران)  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَاحِبِهِ وَسَلِّمْ بَعْدَ مَا فِي جَمِيعِ الْقُرْآنِ حَرْفًا  
 حَرْفًا وَبَعْدَدِ كُلِّ حَرْفٍ الْفَا الْفَا ۝  
 رَبِّ أَعْنَى وَلَا تُعْنِنَ عَلَى وَأَنْصَرْنَى وَلَا تَنْصُرْ عَلَى وَأَمْكُرْنَى وَلَا تَمْكُرْ عَلَى  
 وَاهِدِنَى وَيَسِّرِ الْهَدِى لَى وَأَنْصَرْنَى عَلَى مَنْ مَيْغَى عَلَى، رَبِّ اجْعَلْنَى لَكَ شَاكِرًا  
 لَكَ ذَاكِرًا لَكَ رَاهِبًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوْ أَهَا مُبِيْتًا، رَبِّ تَقْبَلْ  
 تَوْبَتِنِي وَاغْسِلْ حَوْرَبَتِنِي وَاجْبُ دَغْوَتِنِي وَثَبَثُ حَجَجَتِنِي وَسَدِّدْ دَلْسَانِي وَاهِدَقَلْبِنِي  
 وَاسْلُلْ سَخِيمَةَ صَدَرِنِي۔ (ابن ماجہ، بیہقی، طبرانی)  
 اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ آئِمَّةِ الْمُتَّقِينَ (موطا الملک) سُبْخَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَزَّةِ عَمَّا يَصْفُونَ  
 وَسَلِّمْ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝



## چند متفرق عقائد

**۵۔ شاگرد: استاد گرامی! محصیت کے کیا معنی ہیں؟**

☆..... استاد: محصیت کے معنی ہیں نافرمانی کرنا، حکم نہ مانتا جس کام میں خدا تعالیٰ کے احکام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کی نافرمانی ہوتی ہوا سے محصیت اور گناہ کہتے ہیں۔

**۵۔ شاگرد: استاد گرامی! گناہ یا محصیت کو حلال سمجھنا کیسا ہے؟**

☆..... استاد: گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ البتہ جب تک گناہ کو گناہ سمجھتا رہے ایمان جاتا تو نہیں البتہ ایمان کمزور ہو جاتا ہے۔

اور گناہ کرنا بہت بڑی بات ہے خدا تعالیٰ جل شانہ کا غضب اور ناراضگی اور عذاب گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کفر و شرک ہے۔

کافر اور مشرک ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے کافر اور مشرک کی شفاقت بھی کوئی نہیں کرے گا، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مشرک کو میں کبھی نہیں بخشوں گا۔

**۵۔ شاگرد: استاد گرامی! کافر اور شرک کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟**

☆..... استاد: کافر اور شرک کے بعد بدعت بڑا گناہ ہے، بدعت ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کی اصل شریعت سے ثابت نہ ہو یعنی قرآن مجید اور حدیث شریف میں اس کا ثبوت نہ ملے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں اس کا وجود نہ ہوا اور اسے دین کا کام سمجھ کر کیا یا چھوڑا جائے۔

**۵۔ شاگرد: استاد گرامی! بدعت کی کیا تعریف ہے؟**

☆..... استاد: بدعت کی تعریف منْ أَحَدَتْ فِيْ أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ دَّ” (تفہیم علیہ) ”جس نے ہمارے دین مبارک میں کوئی ایسی نئی بات داخل کی جو دین میں سے نہیں وہ مردود ہے۔“

یعنی دین میں کوئی ایسا طریقہ ایجاد کرنا جو ثواب حاصل کرنے کی نیت سے رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین کے بعد اختیار کیا گیا ہو۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مبارک دور میں اس کا سبب موجود ہونے کے باوجود نہ قول آثارت ہونہ فعلاً نہ صراحت نہ اشارہ وہ مردود ہے۔

اس کے علاوہ بدعتی سنت سے دور ہو جاتا ہے۔ بدعت ایک گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جاتی ہے۔ بدعتی پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور تمام لوگوں کی لعنت ہوتی ہے بدعتی چونکہ بدعت کو ثواب سمجھ کر کرتا ہے اس لئے عموماً تو بکی تو فتنہ میں ہوتی۔

بدعت بہت بڑی چیز ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعت کو مردود فرمایا ہے اور جو شخص بدعت نکالے اس کو دین کا ڈھانے والا بتایا ہے اور فرمایا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دونوں میں لے جانے والی ہے۔

۵.....شاگرد: استاد گرامی! افعالی بدعت کو ذرا مثال دے کر پیان فرمائیں؟

☆.....استاد: لوگوں نے ہزاروں بدعتیں نکالیں ہیں چند بدعتیں یہ ہیں، پختہ قبریں بنانا، قبروں پر گنبد بنانا، دھوم دھام سے عرس کرنا، قبروں پر چراغ جلانا، قبروں پر چادریں اور غلاف ڈالنا، میت کے مکان پر کھانے کیلئے جمع ہونا، شادی میں سہرا باندھنا اور ہرجائز کام اور مستحب کام میں الیک شرطیں اپنی طرف سے لگانا جن کا شریعت سے ثبوت نہ ہو بدعت ہے۔

☆.....قبروں پر اناج ڈالنا یا قبروں کی لیپا پوتی کیلئے محرم الحرام یا کسی دن کو مخصوص کرنا۔☆.....مردے کے ساتھ قرآن پاک رکھنا۔ البتہ ایصال ثواب کرنا ہو تو شرعی طریقہ سے پڑھ کر بخشنا جائے۔☆ اسی طرح ایصال ثواب کیلئے کوئی دن متعین کرنا مثلاً: تیجہ، چوتھا، جمعرات، چالیسوال اور وہ وغیرہ۔ البتہ بغیر تین و اجتماع غیر رسی ایصال ثواب منید اور کابر ثواب ہے۔☆.....جنازے پر جمیع میں عرق چھڑ کرنا یا قبروں پر پھول یا چادر وغیرہ پڑھانا۔

☆.....محرم میں ماتم تحریہ وغیرہ بدعت اور خلاف شریعت ہے۔☆..... مجرم یا صفر کوسوگ کا مہینہ سمجھنا اور شادی بیاہ و خوشی کے کام جائز نہ ہونے کا عقیدہ رکھنا۔☆.....شب برأت یا ستائیں

رجب پر حلوہ یا کوئی خاص چیز پکانے کو لازم یا باعث ثواب سمجھنا☆..... صلوٰۃ تسبیح بامجاعت پڑھنا البتہ بلا مجاعت پڑھنا باعث فضیلت ہے۔☆..... ایک سے زائد بار تزویت کرنا۔☆..... رجب کو نذرے پکانا، کھلانا، یا کھانا سب بدعت و حرام ہے۔ کیونکہ ۲۲ رجب امیر المؤمنین کا تب وحی سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا دن ہے یہ نذرے درحقیقت اسی خوشی میں پکائے جاتے ہیں جو کہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی دلیل اور باعث گرامی ہیں۔☆ بدعتی چونکہ بدعت کو ثواب سمجھ کر کرتا ہے اس لئے عموماً توہبہ کی توفیق نہیں ہوتی۔

۵..... شاگرد: استادِ گرامی! دعا فرمادیجیے! اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں نیک اعمال اور اچھے اخلاق اپنانے کی اور بدعاوں سے بچنے کی توفیق دیں۔

☆..... استاد: اللَّهُ أَكْبَرُ ۝ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَقُّ الْقَيُّومُ۔ (آل عمران)  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مَعْطَرِ الرُّوحِ وَالِّيَهُ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ صَلَّةً تَعَظِّرُنَا بِهَا  
 وَبَارِكْ وَسِلِّمْ ۝  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَخَطَائِي وَعَمَدِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَهْدِيْكَ لِأَرْشِدِيْ أَمْرِي  
 وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي۔ (احمد، طبرانی الكبير)  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَائِي وَعَمَدِي، اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي  
 لِصَالِحِهَا وَلَا يَضْرِفَ عَنْ سَيِّهِهَا إِلَّا إِنْتَ۔ (البزار)  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَائِي وَذُنُوبِي كُلَّهَا، اللَّهُمَّ انْعَشْنِي وَاجْعِنِي وَارْزُقْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ  
 الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ إِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَضْرِفَ سَيِّهِهَا إِلَّا إِنْتَ۔ (حاکم، طبرانی)  
 سُبْحَنَ رَبِّ الْعَزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ  
 رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝



# مؤلف کی دیگر تالیفات



خود پڑھیے اور  
دوسروں کو بدھیے کیجیے



رابط نمبر: 0333-0303-5902896